مارچ 91

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرتِ الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناء ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ؑ)

رمضان کی برکات سے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پُر معارف خطبہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ آخِرِ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَشَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَشَھْرٌ یُزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مَغْفِرَۃً لِذُنُوْبِہٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئٌ۔ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِہِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَآخِرُہٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ رواہ البیہقی ________ (مشکوٰۃ ص ۱۷۴/۱۷۳)

ترجمہ :- حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری دن میں ہم سے خطاب فرمایا کہ "اے لوگو! تمہارے قریب وہ مہینہ آگیا ہے جو مہینہ (ماہِ رمضان) بڑی عظمت والا ہے۔ وہ مہینہ بہت برکتوں والا ہے وہ مہینہ ایسا ہے کہ اس میں ایک رات ہزار مہینہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنا فرض کئے اور اس کی راتوں میں قیام کرنا طوعی نیکی ہے جس نے اس میں کسی بھی بھلائی اور نیک کام کو اختیار کیا وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے دوسرے مہینوں میں فریضہ ادا کیا اور جس نے اس میں کسی فرض کو ادا کیا وہ ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں گویا ستر فرائض کو انجام دیا ہے۔ وہ مہینہ اپنے آپ پر کھانے پینے وغیرہ میں کنٹرول کرنے کا مہینہ ہے اور اس صبر و ضبط کا ثواب جنت ہے اور وہ مہینہ ایک دوسرے کی جود و احسان کے ذریعے دلجوئی کا مہینہ ہے جس میں ہر مومن کا رزق (خواہ امیر ہو یا غریب) بڑھایا جاتا ہے جس نے اس مہینہ میں کسی روزے دار کی افطاری کرائی تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور اس کی گردن کے عذاب سے چھڑانے کا موجب ہوگا اور اس روزہ دار کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم کیا جائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب تو مالی طور پر ایسے نہیں کہ کسی روزے دار کی افطاری کرا سکیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس کو بھی عطا کرے گا جو کسی روزے دار کو دودھ کی لسّی پلا کر یا کھجوریں کھلا کر یا ٹھنڈا پانی پلا کر افطاری کرائے اور جو روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ جس کے اوّل رحمت ہے اور وسط میں مغفرت ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی اور رہائی ہے اور جس نے اس مہینہ میں اپنے ماتحت سے تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور آگ سے اس کو آزاد کرتا ہے"۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے متمتع فرماوے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

شعبان ۱۴۱۱ھ - امان ۱۳۷۰ ہش مارچ ۱۹۹۱ عیسوی

جلد ۱۶ شمارہ ۳

مجلس ادارت

صدر مجلس — عبد اللہ واگس ہاؤزر
امیر جماعت احمدیہ

نگران — مسعود احمد جہلمی
مشنری انچارج

ایڈیٹر — عمر خان احمد خان

نائبین
ڈاکٹر عمران احمد خان — انس محمود منہاس
ڈاکٹر وسیم احمد طاہر — خلیق سلطان انور

خطاطی — سعید اللہ خان

پبلشر — اسمٰعیل نوری

مینیجر — فلاح الدین خان

معاون مینیجر — ندیم احمد

قیمت : ایک مارک

فہرست مضامین

اداریہ ۲
حضرت مسیح موعودؑ کا ابتدائی خطاب ۴
حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات ۶
خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ۱۱
۲۳ مارچ یوم البیعت ۱۹
مقالہ خصوصی ۲۲
حضرت مسیح موعودؑ بطور داعی الی اللہ ۲۶
اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن ۳۰
کسرِ صلیب کا کارنامہ ۳۳
قادیان جلسہ سالانہ - تاثرات ۳۴
طاہر مسلم سکول گیمبیا ۳۷
جلسہ پیشوایانِ مذاہب ۳۹
ہمبرگ ریجن کی سرگرمیاں ۴۲
گلاسکو مشن میں روسی سیاحوں کی آمد ۴۵
رمضان المبارک کا پروگرام ۵۴
نظمیں - اعلانات

مسیح موعودؑ نمبر

اداریہ

سو سال گزرنے کے بعد

آج سے سو سال قبل پنجاب کے ایک خطہ میں یکے بعد دیگرے دو متضاد دعووں کی گونج سنائی دی جس نے پنجاب میں ہی نہیں بلکہ برصغیر کے دوسرے علاقوں میں بودوباش رکھنے والے انسانوں کو چونکا کر رکھ دیا۔ فضاؤں میں گونجنے والی ایک آواز تو تھی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ آپ نے روئے زمین کے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت نور حضرت خیرالانامؐ کی غرض سے مجھے مسیح موعود کی حیثیت سے بھیجا ہے۔ میرے ذریعہ سے اسلام کا ساری دنیا میں غالب آنا مقدر ہے اسی لئے اُس نے مجھے یہ بشارت دی ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ چنانچہ اب وہ میرے ذریعے سے اسلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک خود پہنچائے گا۔ اس کے بالمقابل دوسری آواز تھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی ماموریت پر غضبناک ہو کر یہ اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف براہین احمدیہ پر زبردست ریویو لکھ کر میں نے ہی اس شخص کو اٹھایا تھا اور اب میں ہی اسے گرا کر دکھاؤں گا، اس کی تبلیغ کا زمین کے کناروں تک پہنچنا تو کجا میں کسی ایک شخص کو بھی اس کے پاس قادیان نہیں جانے دوں گا۔

ان دو متضاد اعلانوں اور فضاؤں میں گونجنے والی ان دو آوازوں پر سو سال گزرنے کے بعد آج جب ہم صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں تو دل یہ دیکھ کر فرط مسرت سے جھوم اٹھتا ہے کہ بات خدا ہی کی پوری ہوئی اور کیوں نہ پوری ہوتی جبکہ اُس نے اپنے کلام پاک میں اعلان فرمایا ہے۔

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبہ آیت ۴۰)

اور اللہ کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے

یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناکام کرنے کا دعویٰ کرنے والا مع اپنے دعوے کے خود نسیاً منسیا ہو چکا ہے۔ اس کے بالمقابل حضور علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک اس شان سے پہنچ چکی ہے کہ مشرق میں جزائر فجی اور آسٹریلیا سے لے کر مغرب میں شمالی اور جنوبی امریکہ کے آخری کناروں اور ان کے قریبی جزائر تک دنیا کے ۱۲۴ ملکوں میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ جماعت آگے ہی آگے قدم بڑھاتی جا رہی ہے اور بڑھاتی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدہ آیت ۵۷)

یقیناً اللہ کی جماعت ہی غالب ہو کر رہنے والی ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام،

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں، جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیقِ باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبۂ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے، اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتبِ سماوی ہے، اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکامِ فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں، کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

امام آخر الزمان علیہ السلام کا بنی نوع انسان سے نہایت پُرشوکت ابتدائی خطاب

میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے

امام آخر الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصلاح خلق کی غرض سے من جانب اللہ مبعوث ہونے کے بعد ابتداءً جن پُرشوکت الفاظ میں بنی نوع انسان کو مخاطب فرمایا اُس کے بعض اقتباسات افادۂ عام کی غرض سے ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں:

۱۔ "اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی...... دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہ ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی۔"

(فتح اسلام)

۲۔ "میرا دوست کون ہے اور میرا عزیز کون؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے، صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اُس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اُس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اُس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اُس روشنی سے حصہ لے گا۔ جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت در پیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطانوں کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں مگر ایسا کرنے پر

جَرِیُ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ

سَیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السّلام

وہی قادر ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے"۔ (فتح اسلام)

انا الموعود و القائم

(میں مسیح موعود اور امام قائم ہوں)

وانّی انا الموعود و القائم الذی
بہ تملأنّ الارض عدلاً و تُثمرُ
بنفسی تجلّت طلعۃ اللّٰہ للوریٰ
فیا طالبی رشدٍ علیٰ بابی احضروا
خذوا حظکم منّی فانّی امامکم
اُذکّرکم ایّامکم و اُبشرُ

ترجمہ :۔ اور میں مسیح موعود اور امام قائم ہوں جو زمین کو عدل سے بھر دے گا اور ویران جنگلوں کو پھلدار کر دے گا۔ مجھ سے خدا کی صورت خلقت پر ظاہر ہوگی۔ پس اے ہدایت کے طالبو! میرے دروازے پر حاضر ہو جاؤ۔ اپنا حصہ مجھ سے لے لو میں تمہارا امام ہوں۔ تمہیں تمہارے دن یاد دلاتا ہوں اور بشارت دیتا ہوں۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۹۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے انقلاب انگیز ارشادات

بیعت کنندگان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا کرنے والی بیش قیمت نصائح

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی اذن کے ماتحت ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھنے سے معاً قبل اور اس کے بعد مختلف مواقع پر اپنے احباب اور بیعت کنندگان کو اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی جو انقلاب انگیز نصائح فرمائیں انہوں نے اُن کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ وہ خدا تعالیٰ کی یاد میں ایسے محو ہوئے اور اس کے دین کی عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے ایسے سرگرم عمل نظر آنے لگے کہ گویا خدا اور اس کے رسول مقبولؐ کی خوشنودی کے سوا اور کوئی چیز انہیں عزیز ہے ہی نہیں۔ انہوں نے اپنا سب کچھ خدا اور اس کے دین کی راہ میں قربان کر دکھایا۔

اگر اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی ان انقلاب انگیز نصائح کو ہم بالا ستیعاب زیر مطالعہ رکھیں اور ان کے تقاضوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور خدا تعالیٰ سے ان پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق چاہیں تو ہماری زندگیوں میں بھی انقلاب عظیم برپا ہو سکتا ہے اور ہم بھی خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر کے عنداللہ سرخرو ٹھہر سکتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی ان بیش قیمت نصائح میں سے بعض نصائح ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ سلسلۂ بیعت محض تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کیلئے ہے

یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمیٔ طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر

اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں ․․․ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے ․․․․ میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ اس کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱)

اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متّقی بن جاؤ

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے۔ اُسی سنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متّقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۵، ۸۲۶ طبع اول)

تقویٰ یہی ہے کہ تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ

"سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضا۔ ہر ایک نور اور اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں، تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے، وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔"

(ازالۂ اوہام طبع اول صـ ۸۲۸)

وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزّت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزّت آسمان پر دے گا، سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ، سو ان صورتوں سے تم دل گیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

(کشتیٔ نوح)

خدا چاہتا ہے تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔ چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردیٔ خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔"

(اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷)

خدا بڑی دولت ہے اُس کے پانے کے لئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ

"دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا در پیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اُس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اُس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچّہ کی طرح بن کر اُس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ

کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۸۲۹)

آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں

"ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کردوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند باہر نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خباثت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی اُن لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں بلکہ خدا تمہیں پہلے ہلاک کرے گا اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکا نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں۔ اور ابتداء سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوا مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے پُر دیکھتا ہے۔"

(اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد پنجم)

دُکھ اُٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو

"دوستو اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آ گیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اُس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفّارہ آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ۔ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ رونے والوں پر اس کا غضب تھم جاتا ہے، مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مُردوں کی لاشوں کو دیکھ کر۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے ... سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح اُفتاں خیزاں اُس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ و خیرات کی راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بے جا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے وہ وقت آوے کہ انسان کو دیوانہ سا بنا دے بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔"

(اشتہار ستمبر ۱۹۰۳ء الموسوم الوصیۃ بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اُس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ

"اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جاوے گا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا پکڑا جائے گا۔ دیکھو آج میں نے تبلا دیا، زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے

ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں، میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں، دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کرو گے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچالو گے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم سے اگر ایک حصّہ بھی اصلاح پذیر ہوگا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بدقسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ ... آگ لگ چکی ہے اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اس کو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دے۔ پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے مگر یہ تو ضرور چاہیئے کہ اس قدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تم پر رحم کرے آمین۔"

(اشتہار ۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

خوب سمجھ لو کہ سلامتی حکموں کے قبول کرنے میں ہے

(ترجمہ از عربی) "میں نے اس سے پہلے بھی کہا اور تم نے کان نہ دھرے اور میں نے راہ بتائی پر تم نے ہدایت نہ پائی اور میں نے تم کو دکھایا پر تم نے نہ دیکھا۔ آج میرے دل میں آیا ہے کہ پھر ایک دفعہ تمہیں وصیت کر دوں اور اپنی بریّت کے لئے حجت پیدا کر لوں۔ سنو اور منہ نہ پھیرو۔ اور خدا سے ڈرو اور اس کے حکموں کو نہ توڑو۔ اور خدا کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور سست مت بیٹھو۔ اور کہا مانو اور سرکشی نہ کرو۔ اور خدا کو یاد کرو۔ اور غفلت چھوڑ دو اور سب مل کر خدا کی رسّی کو پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو اور اپنے نفسوں کو پاک کرو۔ اور میلے کچیلے نہ رہو اور اپنے باطنوں کو پاک کرو اور آلودگی سے بچو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو۔ اور صدقے دو اور بخیل نہ بنو۔ اور آسمان پر چڑھنے کی کوشش کرو اور زمین کی طرف نہ جھکو۔ اور ضعیفوں پر رحم کرو تا کہ تم پر بھی آسمان میں رحم کیا جائے۔ اور خدا اور اپنے بادشاہوں کی اطاعت کرو اور فساد نہ کرو۔ ... اور جب کوئی خدمت تمہارے سپرد کی جائے تو بہت جلد حکم مانو اور اس کے پورا کرنے کی سعی کرو خواہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا پڑے۔ اور جاہلوں کی مانند عذر نہ تراشو۔ اور خوب سمجھ لو کہ سلامتی حکموں کے قبول کرنے میں ہے اور ملامت نافرمانی اور جھگڑے میں ہے۔"

(اشتہار ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۱ء۔ بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

جو خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا اسے بہت برکت دی جائے گی

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے ... یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔" (اشتہار ۳۰۔ ستمبر ۱۹۰۳ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق مقصود بالذات ہے اور اس مقصد کو پانے کا ذریعہ نماز ہے

جب تک ذریعہ کو صحیح طور پر اختیار نہ کیا جائے اُس وقت تک مقصد کو پانا ممکن نہیں ہو سکتا

جتنا زیادہ نماز سے تعلق اور اس کا عرفان بڑھے گا اتنا ہی زیادہ خدا سے تعلق اور اس کی ہستی کا عرفان بڑھے گا

حقیقی عبدیت یہ ہے کہ انسان اپنے معبود کی پیروی میں ایسا کمال حاصل کرے کہ ایک لحاظ سے اُس کی تصویر بن جائے

نماز چاروں اُمّ الصفات کے جلووں سے ہمکنار کر کے انسان کو تعلق باللہ کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بمقام مسجد فضل لندن بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۰ء مطابق ۲۱ فتح ۱۳۶۹ ہش

مرتبہ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید۔ لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج کا خطبہ بھی گذشتہ خطبات کے سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں مَیں یہ سمجھانے کی کوشش کرتا چلا آیا ہوں کہ کس طرح نماز کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا کیا جائے اور کس طرح نماز کے مطالب میں ڈوب کر نماز سے لذّت حاصل کی جائے اور اس طرح وہ مقصد پا لیا جائے جو نماز کی ادائیگی کا حقیقی مقصد ہے۔

نماز بندے کو خدا سے ملانے کا ذریعہ ہے

سو گویا نماز ایک ذریعہ ہے بندے کو خدا سے ملانے کا لیکن جب تک ذریعے کا صحیح استعمال نہ ہو اُس وقت تک ذریعہ اپنے مقصود کو پا نہیں سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کا وصل، خدا تعالیٰ سے تعلق مقصود بالذّات ہے اور نماز سے جتنا تعلق بڑھے گا، نماز کا جتنا عرفان بڑھے گا اُتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے تعلق بڑھے گا اور خدا تعالیٰ کا عرفان بڑھے گا اس سے ظاہر ہے نماز کے ذریعے آپ اپنی زندگی کے، اپنی پیدائش کے مقصد کو پا سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم نماز سے بے سوچے سمجھے گزرتے چلے جائیں تو تمام عمر کی نمازیں بھی اس عارف باللہ کی ایک نماز کے برابر نہیں ہو سکتیں جو ایک نماز سے گزرتا ہے مگر اس میں ڈوب کر، اُس کو اپنا کر، اُس کا ہو کر اس میں سے نکلتا ہے۔ اس سے بعض دفعہ بعض کم فہم لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں وہ ایک ہی نماز ہوا کرتی ہے جو خدا سے ملا دیتی ہے اور صرف ایک ہی نماز کافی ہے۔ یہ ایک بالکل غلط اور جاہلانہ تصوّر ہے۔ بعض جو زیادہ عارف بننے کی کوشش کرتے ہیں یعنی جو صوفیانہ مزاج رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے مگر لوگوں کو دکھاتے ضرور ہیں، وہ یہ کہا کرتے ہیں کہ بس زندگی کا ایک لمحہ کافی ہے یعنی وہ لمحہ جو خدا سے ملا دے۔ اور مفہوم یہ ہوتا ہے کہ بس ایک لمحے کی ملاقات کے بعد پھر ہمیشہ کے لئے چھٹی حالانکہ ملانے والا لمحہ وہ لمحہ ہوا کرتا ہے جو ہمیشہ کے لئے وابستہ کر دے، جس کے بعد علیحدگی کا کوئی تصوّر نہ رہے۔ پس ایک نماز کا سوال نہیں ہے۔ سوال ایک ایسی نماز کا ہے جو آپ کا نماز کے ساتھ ایسا گہرا اور دائمی رشتہ باندھ دے، ایسا تعلق پیدا کر دے کہ جو پھر کبھی نہ ٹوٹے۔ محبت کے متعلق شعراء کہتے ہیں کہ ایک ہی نظر میں ہو جایا کرتی ہے مگر وہ ایک ہی نظر ایسی تو نہیں ہوا کرتی کہ دوبارہ محبوب کی طرف اٹھنے کی تمنّا سے ہی محروم رہے۔ ایک نظر سے مراد یہ ہے کہ محبت جب ہو جائے تو پھر ہر نظر اپنے محبوب کو تلاش کرتی ہے اور یہی عرفانِ الٰہی اور وصلِ الٰہی کی حقیقت ہے۔ جب ایک دفعہ اللہ تعالیٰ سے سچّا تعلق پیدا ہو جائے جس کا نماز سب سے بڑا ذریعہ ہے تو پھر یہ تعلق دائمی ہو جایا کرتا ہے اور اس تعلق کی سچائی کا نشان ہی اس کا دوام

ہے۔ اس لئے میں آپ کو مختلف پہلوؤں سے نماز کے مضمون پر غور کرنے کے طریق بتانے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ ہر شخص اپنے اپنے مزاج کے مطابق وہ طریق اختیار کرے اور عبادت کا صرف فریضہ ادا نہ کرے بلکہ عبادت کی لذّت حاصل کرے اور عبادت کے پھل کھائے۔

ربوبیّت سے عبودیت کے تعلق کی نوعیت

جب ہم صفاتِ باری تعالیٰ کا ذکر سورۃ فاتحہ کے الفاظ میں کرتے ہیں تو اس کے بعد اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کی دعا ہے۔ اس کا ایک مفہوم مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں، اب ایک اور امر کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات بیان ہوئی ہیں ربّ العالمین، الرحمان، الرحیم، مالکِ یوم الدین۔ پس جب ہم اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتے ہیں تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں، تیرے سامنے سر جھکاتے ہیں اور اپنے وجود کو تیرے حضور پیش کر دیتے ہیں گویا آج کے بعد یہ وجود ہمارا نہیں تیرا ہو گیا۔ اور دوسرا معنی یہ ہے کہ ہم قدم بقدم تیرے پیچھے چلتے ہیں جیسی طرح ایک غلام آقا کی پیروی کرتا ہے اور اپنی مرضی کا مالک خود نہیں رہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ مالک کی تصویر بن جائے جیسا مالک کرتا ہے ویسا ہی وہ کرے تو اس کا نام بھی عبدیّت ہے۔ پس عبدیّت اور عبودیّت، دو مفہوم عبد کے اندر پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک دوسرے مفہوم کا تعلق ہے اس کو پیشِ نظر رکھیں تو نماز آپ کو روزانہ ایک پیغام بھی دے گی اور ایک محاسبہ بھی کرے گی۔ جب آپ کہتے ہیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ تو سب سے پہلے ربّ العالمین کی صفت آپ کے سامنے آ کھڑی ہو گی اور آپ اپنے دل میں یہ سوچیں گے اگر یہ سوچنے کی اہلیت رکھتے ہوں کہ کیا مَیں بھی ربّ بننے کی کوشش کرتا ہوں؟ کیا میری ربوبیّت کا فیض بھی تمام جہانوں پر ممتد ہے یا ممتد ہونے کی کوشش کرتا ہے؟ یہ ایک سوال اتنا گہرا اور اتنا وسیع سوال ہے کہ اس کے حقیقی جواب تلاش کرنے میں بھی مدّتیں درکار ہیں اور اس کو مختلف جگہوں پر باری باری اطلاق کرتے ہوئے پھر اس کا الگ جواب حاصل کرنا ایک بڑی محنت کا کام ہے مگر ایک بہت ہی دلچسپ سیر و سفر ہے۔ جب انسان کسی ذات کو ربّ العالمین تسلیم کرتا ہے اور ساتھ یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ ایک قابلِ تعریف بات ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کے رو سے ربّ العالمین ہونا کوئی برائی کی بات نہیں بلکہ ہر پہلو سے قابلِ تعریف ہے، بلکہ تمام حقیقی تعریفوں کا مستحق ربّ العالمین ہے تو اگر آپ ربّ العالمین بننے کی کوشش نہیں کرتے تو آپ جھوٹے ہیں۔ یہ منہ کی تعریف محض ہونٹوں سے نکلی ہوئی تعریف ہے اور دل سے اس کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ جو چیز آپ کو پسند آئے آپ ویسا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ربّ العالمین کہہ کر، ربّ العالمین کا تعلق حمدِ باری تعالیٰ سے باندھ کر ہر سچے عبادت کرنے والے پر فرض ہی نہیں ہو جاتا بلکہ یہ امر اُس کے دل کی آرزو بن جاتا ہے کہ وہ ویسا بننے کی کوشش کرے۔

گرد و پیش کے حالات پر ربوبیّت کے مضمون کا اطلاق

اب ربّ العالمین کا مضمون تو بہت ہی وسیع ہے لیکن اپنے گرد و پیش سے اگر آپ شروع کریں تو اس کا اطلاق نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اپنے بچوں کے لئے ربّ ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے نہ صرف یہ کہ ربّ نہیں ہوتے بلکہ ربوبیّت کے برعکس اثر دکھاتے ہیں۔ ماں اگر بچوں سے پیار کرتی ہے تو وہ بھی ایک ربوبیّت کا مظہر ہے لیکن وہ ربوبیّت خدا کی نظر میں قابلِ تعریف نہیں ٹھہرتی یا قبولیت کی مستحق قرار نہیں پاتی جب وہی ماں اپنے سوتیلے بچوں سے ظلم کر رہی ہوتی ہے جب دوسرے بچوں سے اس کا منفی سلوک ہوتا ہے تو وہیں ربّ العالمین کا مضمون منقطع ہو جاتا ہے۔ ایسی ربوبیّت جو محدود دائرے سے تعلق رکھتی ہو اُس وقت تک قابلِ قبول ہے کہ جب دائرہ وسیع ہو تو تب بھی ربوبیّت جاری رہے، منقطع نہ ہو جائے۔ لیکن ماں کی اپنے بچوں سے محبت اسی وقت ربوبیّت کی تعریف سے باہر قدم نکال دیتی ہے جبکہ ماں کے تعلقات دوسرے بچوں سے اور دوسرے بنی نوع انسان سے منفی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے مگر اس کو آپ انسانی دائروں پر پھیلائیں تو آپ کے لئے اپنا جائزہ لینا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ جب بھی آپ کسی سے تعلقات قائم کرتے ہیں تو وہ ایک لمحہ اپنے نفس کی اندرونی حالت کو جانچنے کا ہوتا ہے، تعلقات کس قسم کے قائم ہو رہے ہیں، کیوں ہو رہے ہیں؟ کیا ان تعلقات میں ربوبیّت کا کوئی عنصر ہے بھی کہ نہیں؟

ربوبیّت کا تعلق جانچنے کے مختلف مواقع

یہ وہ سوال ہے جو آپ کے تعلقات کو وضاحت سے کھول کے آپ کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے اور جب بھی تعلقات کروٹیں بدلتے ہیں اور لاشعوری حالت سے شعور میں ابھرتے ہیں تو وہ وقت بھی ایسے ہوتے ہیں جب آپ اپنا جائزہ لے سکتے ہیں کہ آپ واقعۃً ربّ العالمین بننے کی کوشش کرتے ہیں کہ نہیں۔ بعض تعلقات جاری و ساری ہیں اور وہ ایک قسم کے لاشعور میں رہتے ہیں۔ مثلاً اپنے ماحول سے، گرد و پیش سے، جانوروں سے تعلقات، یہ اگرچہ دبے ہوئے تعلقات ہیں لیکن ہیں سہی۔

کیونکہ جس کائنات میں ہم سانس لے رہے ہیں یہاں لازماً ہمارے اس سے تعلقات ہیں۔ ایک بچہ چھوٹی سی بندوق لے کر شکار پر نکلتا ہے اور جب وہ شکار کرتا ہے تو اس کا جانور سے ایک قسم کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ شعور سے شعور میں ابھر آتا ہے۔ اس وقت اگر وہ شکار کرتا ہے اور ربوبیّت پر نظر رکھتے ہوئے ان معنوں میں خدا کی حمد کرتا ہے کہ مالک وہی ہے اور ربّ بھی وہی ہے اس نے ہر شخص کے رزق کے انتظام فرمائے ہوئے ہیں اور میرا جو اس جانور سے تعلق ہے بظاہر میں شکاری ہوں لیکن یہاں خدا کی ربوبیّت میرے لئے جلوہ دکھا رہی ہے جس طرح اِسی پرندے کے لئے اس نے اس وقت جلوے دکھائے۔ جب یہ چھوٹے چھوٹے جانوروں کا شکار کر کے خدا کی ربوبیت کے مزے چکھتا تھا تو ربوبیّت کا مضمون بظاہر اس صورت سے متصادم ہونے کے باوجود ایک نئی شکل میں آپ کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ایک پہلو سے ربّ بنتا ہے اور دوسرے پہلو سے بظاہر ربوبیّت کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ایک بنیادی قانون ہے جو ہمیشہ سے کار فرما ہے اور وہ یہ ہے کہ بہتر کے لئے ادنیٰ کو قربان کیا جائے گا۔ یہاں ربوبیّت ایک اور رنگ میں آپ کے سامنے ابھرتی ہے مگر وہی بچہ جب آگے بڑھتا ہے اور ایک ایسے جانور کو جو خدا نے خوبصورتی کے لئے پیدا کیا ہے جو اس کے کھانے کے کام نہیں آسکتا یا ایسے جانور کو جو خدا تعالیٰ نے صفائی کے لئے مقرر فرمائے ہوئے ہیں یا اور مقاصد کے لئے پیدا کئے ہیں اُن کو محض مارنے کی نیّت سے مارتا ہے تو یہاں ربوبیّت سے وہ اپنا تعلق توڑ لیتا ہے اور واضح طور پر ربوبیّت کی حدود سے باہر قدم رکھتا ہے تو بظاہر فعل ایک ہے یعنی جانور سے تعلقات کے دوران کسی جانور کو ذبح کرنا یا شکار کرنا اور کسی جانور کی جان بخشی کرنا لیکن جب آپ ان افعال کو مختلف حالات میں ربوبیّت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھتے ہیں تو یہ ایک ہی نوعیت کے افعال نہیں رہتے۔

پھر جانور جو ضرورتمند ہیں، جو مصیبت میں مبتلا ہیں اُن کے لئے آپ نے مغربی قوموں میں خاص طور پر ربوبیّت کے جذبے دیکھے ہوں گے جو بدقسمتی سے مسلمانوں میں نسبتاً کم پائے جاتے ہیں۔ تو ایک ہی چھوٹی سی مثال سے جو رستہ کھلتا ہے وہ ایک لامتناہی سفر بن جاتا ہے۔ انسان کے گرد و پیش سے تعلقات میں بے شمار قسم کے تعلقات ممکن ہیں اور ہر تعلق میں جب آپ آگے قدم بڑھاتے ہیں یا نئے تجارب حاصل کرتے ہیں، جب لاشعوری تعلقات اچانک شعور میں ابھرتے ہیں تو وہ اوقات ہوتے ہیں جب آپ اپنا جائزہ لے سکتے ہیں اور ربّ العالمین سے اپنے تعلق کو یا قائم کر سکتے ہیں یا منقطع کر سکتے ہیں۔

ربوبیّت کے دائرے میں غرباء سے تعلق

پھر ربوبیّت کے دائرے میں بالعموم جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں غرباء سے تعلق ہے، خدا کے مصیبت زدہ بندگان کی مصیبتوں کا حل ہے اور اس کے برعکس ایسے افعال ہیں جو منفی اثر پیدا کرنے والے ہیں۔ ایک آدمی اگر ایک غریب سے ہمدردی نہیں کر سکتا تو اس کی ربوبیّت کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ افسانوی ربوبیّت ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں ربّ سے محبت کرتا ہوں لیکن حقیقت میں نہیں کرتا کیونکہ خود ویسا بننا نہیں چاہتا۔ لیکن ایک شخص جب ربوبیّت سے برعکس تعلقات کسی سے قائم کرتا ہے، کسی غریب کا حق مارتا ہے، کسی یتیم کے اموال ہضم کرنے لگ جاتا ہے کبھی کمزور پر ظلم اور زیادتی کرتا ہے تو یہ ربوبیّت کی منفی علامات ہیں۔ اب ایسا شخص جب نماز میں الحمدُللہ ربّ العالمین کہتا ہے تو حقیقت میں آسمان سے یہ آواز کیا بن کر اس پر پلٹتی ہے؟ یہ سوال ہے۔ کیا وہ رحمت کے پھول بن کر اس پر برسے گی جیسا کہ آگے رحمان کا ذکر چلا ہے یا برعکس شکل اختیار کرے گی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر انسان کا اپنا عمل ربوبیّت سے منفی ہوگا تو یہ الحمدُللہ ربّ العالمین ہمیشہ اس پر لعنت بن کر گرے گی اور از خود یہ آواز اس پر رحمت کے پھول برسانے کا موجب نہیں بنے گی۔

رحمانیت کے جلوے ربوبیّت کی بالاشان کے مظہر ہوتے ہیں

پس یہ مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے اور اس مضمون کو آپ آگے بڑھائیں اور رحمانیت سے تعلق جوڑیں تو ایّاکَ نعبُدُ دوبارہ کہیں اور پھر سوچیں کہ رحمان خدا نے آپ کے لئے کیا کیا کچھ پیدا کیا ہے۔ رحمان کا تصوّر قائم ہی نہیں ہو سکتا جب تک عدل کا تصوّر نہ ہو کیونکہ رحمان عدل سے بالا ہے اور اوپر ہے۔ بالا اِن معنوں میں نہیں کہ بے نیاز بلکہ عدل کے قیام کے بعد رحمانیت کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ پس جو شخص عدل پر ہی قائم نہیں وہ یہ کیسے کہہ سکتا ہے الحمدُللہ ربّ العالمین ۰ الرّحمان الرّحیم ۰ رحمان تو ضرورت سے بڑھ کر دینے والا، حق سے بڑھ کر دینے والا، بن مانگے دینے والا ہے۔ پس یہاں تعلقات کے دائرے ربوبیّت کی بالاشان دکھانے لگتے ہیں۔ ربوبیّت کا مضمون زیادہ ارتقائی صورت میں انسانی ذہن پر ابھرتا ہے اور اس کے اعمال پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ پس جب ایّاکَ نعبُدُ کہتے ہیں تو یہاں "کَ" سے مراد اللہ تو ہے ہی کہ اے خدا تجھ سے مگر خدا کی کس شان سے تعلق باندھا جا رہا ہے۔ ربوبیّت کا مضمون ایک تعلق پیدا کرے گا تو رحمانیت کا مضمون ایک دوسرا تعلق پیدا کرے گا۔

رحیمیّت اور مالکیّت سے عبد کا تعلق

پھر رحیمیّت کا مضمون ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا محنت کا پورا پورا اجر بلکہ محنت سے کچھ بڑھ کر اجر دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ ایک انسان اپنے تعلقات کے دائرے میں بڑی آسانی کے ساتھ اپنے آپ کو پرکھ سکتا ہے کہ کیا میں جب کہتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ تو رحیم تک میری حمد کی آواز پہنچتی بھی ہے کہ نہیں یا رحیمیّت کو میں واقعی قابلِ تعریف سمجھتا ہوں اور اگر سمجھتا ہوں تو پھر میں خود کیوں رحیم بننے کی کوشش نہیں کرتا۔ پس جہاں جہاں اُس کے اِس سوال کے جواب میں ایک منفی تصویر ابھرتی ہے یا بے رنگ تصویر ابھرتی ہے وہیں وہیں اس کا اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہنا اثر سے خالی ہوتا چلا جاتا ہے۔ جہاں منفی تصویر ابھرتی ہے اس کا مضمون بعد میں بیان ہوگا کہ پھر اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

آگے بڑھیں تو مالکِ یوم الدّین تک آپ پہنچ جاتے ہیں۔ مالکِ میں خدا تعالیٰ کی نہ صرف ملکیّت کی صفت کا بیان ہے بلکہ ملوکیت کی صفت کا بھی بیان ہے یعنی مالک کے اندر سب چیزیں داخل ہو جاتی ہیں لیکن جب یوم الدّین کے ساتھ مالک کا مضاف ہو تو مالکِ یوم الدّین کا مطلب یہ ہے کہ ایسا مالک جس کے قبضۂ قدرت میں تمام انجام ہیں۔ کوئی چیز اس سے بھاگ کر باہر نکل ہی نہیں سکتی۔ ساری عمر کوئی شخص محنت کرے اور وہ سمجھے کہ میری اس کوشش میں کسی اور نے کوئی دخل نہیں دیا اور میں کامیاب ہو گیا لیکن اس محنت کا پھل گھر پہنچتے تک بھی اگر مالک یہ فیصلہ کر لے کہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا تو وہ فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ اگر گھر میں پہنچ بھی جائے اور وہ بظاہر سمجھے کہ میں اپنی محنت کے پھل پر قابو پا چکا ہوں یہ میرا ہو چکا ہے، اگر مالک یہ سمجھے کہ اس سے اس محنت کرنے والے کو فائدہ نہیں پہنچنا چاہیے تو وہ محنت کرنے والا خود دنیا سے اٹھ سکتا ہے یا اور کوئی کیسی بلا اس پر نازل ہو سکتی ہے کہ گھر میں پھل موجود ہے لیکن محنت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تو مالک ایک ایسے کامل صاحبِ اختیار وجود کا تصور پیدا کرتا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز ہے جو سیاست کا بھی بادشاہ ہے، جو ملکیّت کا بھی بادشاہ ہے اور ملوکیّت کا بھی یعنی وہ تمام اختیارات بھی رکھتا ہے جو ایک مالک اپنی کسی چیز پر رکھتا ہے خواہ وہ بادشاہ ہو یا نہ ہو۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا غریب آدمی بھی کچھ نہ کچھ اختیار رکھتا ہے۔ ایک روٹی کا ٹکڑا بھی اگر اس کو بھیک کے طور پر ملا ہو تو وہ اس ٹکڑے پر تھوڑا سا اختیار رکھتا ہے تو مالک کے اندر یہ تمام اختیارات آجاتے ہیں جن میں بادشاہ کو دخل دینے کا کوئی حق ہی نہیں پہنچتا اور اگر وہ چاہے بھی تو ہر ایک کا اختیار چھین نہیں سکتا تو مالک ایسے وجود کو کہتے ہیں جو ہر چیز کا حقیقی مالک ہے۔ چھوٹی ہو یا بڑی ہو اور مَلِک کے اندر بعض ایسی باتیں ہیں یعنی بادشاہ کے اختیارات میں جو مالکیت کے دوسرے اختیارات میں نہیں ہوا کرتیں۔ بادشاہ قانون بنا دیتا ہے۔ بادشاہ جب چاہے کسی کو DISPOSSESS کر دیتا ہے۔ اس کے اختیارات وقتی طور پر چھین لیتا ہے، سوائے اس کے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جن پر انسان کا اختیار رہتا ہی ہے وہ چھین نہیں سکتا وہ اس کو اسکی ہر چیز کے POSSESSION سے محروم کر سکتا ہے لیکن اس کے خیالات کے قبضے سے محروم نہیں کر سکتا۔ پس خدا جب مالک بنتا ہے تو ہر چیز کا مالک بن جاتا ہے وہ بندے کے خیالات کا بھی مالک بن جاتا ہے اور جب چاہے ان کو بھی تبدیل فرما سکتا ہے۔ وہ ہر ذی شعور کے شعور کا مالک بن جاتا ہے اور جب وہ بادشاہ بنتا ہے تو جس سے چاہے جس کو چاہے محروم کر دے۔

یہ مضمون قرآن کریم نے مختلف سورتوں میں مختلف آیات میں بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(سورۃ ال عمران: آیت ۲۷)

یہاں مالک کا معنیٰ صرف کسی چیز پہ قبضہ کرنے والا نہیں بلکہ یہاں ملوکیت کے معنیٰ اور بادشاہت کے معنے بھی اس میں داخل فرما دیئے جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ۔ اے خدا! تو ملک کا بھی مالک ہے۔ یعنی صرف چیزوں کا مالک نہیں، بادشاہتوں کا اور مضامین کا بھی مالک ہے۔ کوئی مضمون ایسا نہیں جس کا تو مالک نہ ہو اور بادشاہت بھی ایک مضمون ہے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ تو جس کو چاہتا ہے ملک عطا فرما دیتا ہے جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔ تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ مالک کی تعریف ہے۔

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز
وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ
مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

(سورۃ ال عمران: آیت ۲۸)

کہ اے خدا! تو رات کو دن میں تبدیل فرما دیتا ہے دن کو رات میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ موت سے زندگی نکالتا ہے اور زندگی سے موت

نکالتا ہے ۔ مُردوں سے زندہ پیدا کرتا ہے اور زندوں سے مُردہ پیدا کر دیتا ہے ۔ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ اور جس کو چاہے بے حساب رزق عطا فرما دیتا ہے ۔ تو اس آیت نے اِس مضمون کو خوب کھول دیا کہ مالک سے مُراد محض کسی چیز کا مالک اُن معنوں میں نہیں ہے جن معنوں میں ہم مالک بنتے ہیں یا مالکیّت کا مضمون سمجھتے ہیں بلکہ بہت ہی وسیع اور گہرا مضمون ہے ۔ اس میں سیاست اور بادشاہت بھی شامل ہو جاتی ہے اور رزق بھی داخل ہو جاتا ہے اور قانون سازی بھی داخل ہو جاتی ہے اور قانون پر پورا قبضہ ہونا بھی داخل ہو جاتا ہے اور قانون کا نفاذ بھی داخل ہو جاتا ہے اور زندگی بھی اس کے ماتحت آتی ہے اور موت بھی اس کے ماتحت آتی ہے گویا یہ مالکیت کا تصوّر اتنا وسیع ہے کہ رحمانیت نے جس تخلیق کا آغاز کیا تھا اور ربوبیّت نے اس تخلیق کو جن جن منازل سے گزارا تھا اور رحمانیت اور رحیمیت نے ان کے اوپر جو جوہر دکھائے اُن سب کے بعد جو آخری صورت وجود کی ابھرتی ہے اس تمام صورت پر ہر پہلو سے خدا کا مکمل قبضہ ہے ۔ پس مالک کا تصوّر ایک بہت ہی عظیم تصوّر ہے اور مالک بننے کی کوشش کرنا یہ مضمون ایک مشکل مضمون ہے لیکن اس کا تعلق پہلے مضامین سے ہے ۔

مالکیت حاصل کرنے کیلئے بھی استعانت ضروری ہے

امرِ واقعہ یہ ہے کہ مالک ظالم بھی ہو سکتا ہے ، سفّاک بھی ہو سکتا ہے ، کسی سے ناجائز چھین کر بھی وقتی طور پر مالک بن سکتا ہے ملوکیّت کے اور ملکیّت کے نہایت خوفناک مظاہر ہم دیکھتے ہیں تو پھر ہم ویسا بننے کی کس طرح کوشش کر سکتے ہیں ۔ لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ جب آپ ربوبیّت کے دائرے میں داخل ہو رہے ہیں اور رب بننے کی کوشش مخلصانہ طور پر کر چکے اور کسی حد تک ربوبیّت سے حصّہ پا لیا ۔ جب رحمانیت کے دروازے میں داخل ہوئے اور رحمان بننے کی کوشش کی اور کسی حد تک رحمانیت سے حصّہ پا لیا ، جب رحیمیت کے دروازے میں داخل ہوئے اور رحیم بننے کی کوشش کی اور رحیمیت سے کسی حد تک حصّہ پا لیا تو درحقیقت آپ ہی ہیں جو مالک بننے کی صلاحیت پیدا کر چکے ہیں ۔ آپ ہیں جن کا یہ حق بنتا ہے کہ کہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ ۔ اے خدا ! کچھ چیزوں میں تو ہم نے واقعۃً کوشش کی اور تیرے جیسے بننے کی کوشش کرتے رہے اور کسی حد تک بن گئے مگر ملوکیت کا مضمون ایسا ہے جس میں ہمارا دخل نہیں ہے اور ہم مالک بن نہیں سکتے کیونکہ یہاں کامل طور پر تیرا قبضہ ہے ۔ اس لئے اب تو ہمیں مالک بنا بھی دے اور یہ توفیق عطا فرما کہ ہم ملوکیت کے وقت ربّ بھی ہوں اور رحمان بھی اور رحیم بھی ہوں اور تیری تمام صفات کے مظہر ہوں اور تیرے مالک ہونے میں جو ایک خاص شان پائی جاتی ہے کہ مالک ہوتے ہوئے بھی تُو دوسروں کو ملکیّت عطا کر دیتا ہے ، یہ شان بھی ہمیں بخش ۔

خدا کی مالکیت اور بندے کی مالکیت میں آسمان زمین کا فرق

اب یہاں خدا کی صفات کے مطابق مالک ہونا اور بندے کی صفات کے مطابق مالک ہونا دو الگ الگ چیزیں بن جاتی ہیں ۔ ان شرائط کے ساتھ جو شرائط سورۂ فاتحہ ہمارے سامنے رکھتی ہے جب ہم مالکیّت کے مضمون پر غور کرتے ہیں اور اس کا موازنہ اس مالکیّت سے کرتے ہیں جو اس مضمون سے عاری ہے ، ان شرائط سے عاری ہے تو زمین و آسمان کا فرق پڑتا ہے یا آسمان اور زمین کا فرق ظاہر ہوتا ہے ۔ ایسا مالک جو اس جذبے سے پاگل ہو کر کہ میری جائیداد بڑھے میرا قبضۂ قدرت بڑھے ، ایسا بادشاہ جو اس ہوس سے پاگل ہو کر خدا کے بندوں پر حملے کرتا ہے اور اس کی مخلوقات کے لئے ایک عذاب بن جاتا ہے کہ کسی طرح میری ملک گیری کی ہوس پوری ہو اور میری مملکت وسیع ہو وہ نہ رب بن سکتا ہے نہ رحمان بن سکتا ہے نہ رحیم بن سکتا ہے ۔ وہ مالکیّت کسی کو دیتا نہیں بلکہ چھینتا چلا جاتا ہے ۔ حالانکہ قرآن کریم نے مالکیت کی یہ تعریف فرمائی کہ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۔ اصل حقیقی مالک وہ ہے جو عطا بھی کرتا ہے ، صرف لیتا ہی نہیں لیکن جب لیتا ہے تو وہ حق لیتا ہے جو اُس کا ہے اور کسی اور کا حق نہیں لیتا اور جب عطا کرتا ہے تو کسی کو اس کا حق نہیں دے رہا ہوتا بلکہ اپنی طرف سے عطا کر رہا ہوتا ہے کیونکہ کلیۃً مالک وہی ہے ۔ دنیا کا بادشاہ جو ملک گیری کی ہوس کے ساتھ حملے کرتا ہے وہ دوسروں سے ان کے ایسے حق چھین رہا ہوتا ہے جو اس کے نہیں ہیں ۔ وہ دوسرے بندگانِ خدا کے حقوق میں دخل اندازی کرتا ہے ۔ اور غاصب کی چھینی ہوئی چیزیں اس کو مالک نہیں بنا دیا کرتیں ۔ ان میں سے وہ کچھ کسی کو دے بھی دے اور کسی کو والی مقرر کر دے اور بظاہر ملوکیت کسی کے سپرد کرے تو جیسا اس کا قبضہ ناجائز ویسے اس کی عطا ناجائز اور بے معنی اور بے حقیقت ہوگی ۔ لیکن جب یوم الدین کی شرط ساتھ لگا دیں تو یہ فرق بالکل ہی نمایاں اور اتنا زیادہ واضح ہو جاتا ہے کہ کوئی مشابہت کی شکل بھی باقی نہیں رہتی ۔ یوم الدین کا مطلب ہے : جزا سزا کے دن کا ، آخری دن کا مالک ہر چیز اس کی طرف لوٹ جائے گی اور ایسا وقت آئے گا جب کوئی دوسرا شخص ملکیّت میں یا ملوکیّت

میں ذرہ بھر بھی اس کا شریک نہیں رہے گا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝
يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

(سورۃ المطففین: آیات ۲۰-۱۹)

کہ تمہیں کس طرح سمجھائیں کہ یوم الدین کیا چیز ہے۔ یوم الدین اس دور کا، اس زمانے کا نام ہے لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا۔ کوئی شخص اپنے لئے یا اپنے کسی عزیز یا تعلق والے کے لئے کسی چیز کا بھی مالک نہیں رہے گا۔ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اور ملکیت کا امر کلیۃً، سو فیصد خدا کی طرف لوٹ چکا ہوگا۔ پس یہ دنیا کے بادشاہ اور دنیا کے مالک عارضی طور پر آپ کو بظاہر مالک دکھائی بھی دیں اور خدا کی صفتِ ملوکیت میں شریک بھی دکھلائی دیتے ہوں مگر اس طرح دنیا سے خالی ہاتھ واپس جاتے ہیں اور اس طرح ان کی ملوکیتیں اور ملکیتیں یا ان سے چھینی جاتی ہیں یا یہ خود اُن سے جدا کئے جاتے ہیں کہ بالآخر خدا کی مالکیت کا مضمون اپنی پوری شان سے بلا شرکتِ غیرے اُبھرتا ہے اور ہر اُمر اس کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

مالکیت حاصل کرنے والا عالم بقا میں رہنا سیکھ لیتا ہے

پس خدا کے بندے کے طور پر اس کی ملوکیت میں حصہ لینا اس مضمون کو بہت وسیع کر دیتا ہے اور جو خدا سے مالکیت مانگتا ہے اور خدا جیسا بن کر مالک بننے کی کوشش کرتا ہے اسے موت اس کی ملکیت سے محروم نہیں کیا کرتی، وہ ایک عالم بقا میں رہنا سیکھ لیتا ہے۔ یہاں جو کچھ پاتا ہے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور ساتھ ساتھ اسے اگلی دنیا میں منتقل بھی کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں جو خدا کی خاطر عاجزی اور انکساری سے بادشاہتیں کرتا ہے اور ربّ اور رحمان اور رحیم بن کر خدا کے بندوں سے اپنے تعلقات قائم کرتا ہے، بڑا ہو کر چھوٹا بنتا ہے، اُس کی ملوکیت بھی قیامت کے دن کے بعد خدا تعالیٰ کی رحمت کے جلوے کی صورت میں اسے واپس کی جائے گی اور بہت بڑھا چڑھا کر واپس کی جائے گی۔ پس اس دنیا میں ہم کس حد تک مالک ہوں گے اور کس حد تک مَلِک ہوں گے اس کا تعلق اس دنیا میں خدا کے مالک اور مَلِک ہونے سے ہے اور اس بات سے ہے کہ ہم نے اس مالک اور مَلِک سے کس حد تک تعلق جوڑ لیا ہے۔ پس نَعْبُدُ کا ایک یہ مضمون ہے۔ ایک یہ مفہوم ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تُو جانتا ہے اور تُو دیکھ رہا ہے کہ جو چیز تیری ہمیں پسند آ رہی ہے ہم ویسا بننے کی کوشش کر رہے ہیں، اس لئے ہمارے اخلاص میں تو کوئی شک نہیں رہا، اگر ہم جھوٹے ہوتے تو منہ کی تعریف کرتے اور عملاً ہم اور رخ اختیار کرتے، کسی اور سمت میں روانہ ہو جاتے مگر جس کو ہم اچھا سمجھ رہے ہیں قدم بقدم اُس کے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ پس اِيَّاكَ نَعْبُدُ۔ اے خدا ہم پورے خلوص کے ساتھ اور صمیم قلب کے ساتھ اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ اور اپنے اعمال کی تصدیق کے ساتھ بار بار یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔

اوامر و نواہی کے جلووں کے ذریعہ خدا کا ظہور

دوسرے معنوں میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی ہے۔ ایک اس کی صفات کی پیروی ہے۔ اس طرح جو دنیا میں ہر جگہ جلوہ گر دکھائی دیتی ہیں اور اس کے لئے کسی مذہبی احکام کی ضرورت نہیں۔ انسان کا ربوبیت کا تصوّر، رحمانیت کا تصوّر، رحیمیت کا تصوّر اور مالکیت کا تصوّر خدا کے تعلق میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے اور اپنے اپنے تصوّر کے مطابق جس حد تک انسان عبدیت کی راہیں اختیار کرتا ہے وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کہنے کا حق رکھتا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس طرف اپنی صفات کے جلووں سے ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اوامر اور نواہی کے جلووں سے ظاہر ہوتا ہے، احکام دیتا ہے اور بعض چیزوں سے منع کرتا ہے، کہیں شجرۂ طیّبہ ہے اور کہیں شجرۂ خبیثہ ہے فرماتا ہے کہ شجرۂ طیّبہ سے جتنے پھل چاہو کھاؤ اور جس طرح چاہو کھاؤ اور حکم دیتا ہے کہ شجرۂ ممنوعہ کی طرف نہ جاؤ۔ وہ خبیث شجر ہے تو یہاں انسان روزانہ دو ٹوک فیصلے کرنے کا اہل ہو جاتا ہے یہاں اس کی سوچوں اور فکروں کا سوال نہیں رہتا بلکہ کھلم کھلا خدا کی عبودیت یا عدم عبودیت کے مراحل اس کے سامنے آتے ہیں اور ہر مرحلے پر وہ فیصلہ کرتا ہے کہ مَیں نے عبودیت کرنی ہے یا عبودیت سے منہ پھیرنا ہے پس ان معنوں میں جب وہ ان شرائط کو پورا کرتا ہے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پورا کرتا ہے، یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی حد تک پورا کرتا ہے تو وہی چار صفات کے جلوے دوبارہ ایک کے بعد دوسرے ہمارے سامنے رقص کرتے ہوئے آجاتے ہیں۔ ایک حسین نظارے کی صورت میں آجاتے ہیں۔ ربوبیت کے معاملے میں ہم نے کس حد تک خدا کے احکامات کی پیروی کی اور اُس کی مناہی سے بچے۔ رحمانیت کے پہلو سے ہم نے خدا تعالیٰ کے کس کس حکم کی پیروی کی اور کس کس حکم کا انکار کیا اور رحیمیت کے پہلو سے ہم نے کس حد تک خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی یا ان کا انکار کیا اور اسی طرح مالکیت کے پہلو سے ہم کس حد تک واقعۃً خدا کے سچے بندے ثابت ہوئے۔ یہ عبودیت کے مضمون کو مکمل کر دیتا ہے اور اسی مضمون میں یہ نماز بھی شامل ہے جس میں ڈوب کر آپ خدا سے یہ تعلقات قائم کر رہے

ہیں۔ خدا نے بھی اپنے تعلق کا ذریعہ بیان فرمایا اور سب سے زیادہ اس کو اہمیت دی۔ تو اس ساری دنیا کی سیر کے بعد جب ایک نمازی واپس اپنے حال میں لوٹتا ہے تو یہ بھی پھر پہنچانتا ہے اور دیکھنے کی کوشش کرتا ہے کہ میں کس حد تک نماز کے تقاضے پورے کر رہا ہوں اور کس حد تک عدل کے ساتھ نماز کے تقاضے پورے کر رہا ہوں اور کس حد تک عدل سے بالا اور اور اونچا ہو کر خدا کے حضور ایسی عبادت بھی کر رہا ہوں کہ اگر نہ بھی کروں تو مجھ پر حرف نہیں لیکن بہت بڑھ کر سلوک کرتا ہوں اور جب یہ مضمون شروع ہوتا ہے تو وہاں احسان کا مضمون داخل ہو جاتا ہے یعنی نماز عدل سے احسان میں تبدیل ہونے لگتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر حسین ہونے لگ جاتی ہے۔

ہر شخص کا استعانت کا طریق مختلف ہوتا ہے

اب آپ ایاک نستعین میں داخل ہوتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ ہر شخص کا ایاک نستعین ہر دوسرے شخص سے کتنا مختلف ہو چکا ہے۔ بظاہر ایک ہی آواز ہے کہ اے خدا! ہم تیری مدد چاہتے ہیں اور صرف تیری مدد چاہتے ہیں، تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کس کس مدد کی اہلیت کے ساتھ مدد چاہتے ہیں، جب بھی سوالی حکومتوں میں پیش ہوا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ان کے BIODATA'S ہوتے ہیں، ان کے اعمال نامے ہوتے ہیں۔ جو چیز انہوں نے حاصل کی، جو حاصل نہ کر سکے ان سب کا خلاصہ بعض صفحات پر درج ہو کر پیش ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی نے چپڑاسی بھی بننا ہو تو اس کے لئے بھی کچھ صلاحیتیں درکار ہیں۔ پس وہ بادشاہ جو چپڑاسی بھی بنا سکتا ہے اور وزیر اعظم بھی بنا سکتا ہے وہ بظاہر مالک تو ہے اور قدرت تو رکھتا ہے کہ جسے چاہے چپڑاسی بنا دے، جسے چاہے وزیر اعظم بنا دے مگر آنکھیں بند کر کے ایسا نہیں کرتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ درخواست کنندہ کے پاس کون سی دوسری صلاحیتیں ہیں، کون سے اس کے مددگار کوائف ہیں جن کی روشنی میں مجھے اس کے ساتھ اپنے تعلقات میں معیّن فیصلہ کرنا ہے کہ کس مرتبے پر میں اس کو نافذ کروں گا کس مقام تک اس کو بلند کروں گا۔ اس کا رفع کہاں تک ہونا ہے۔

پس ایاک نستعین میں ادنیٰ سے ادنیٰ حالت سے لے کر اعلیٰ سے اعلیٰ حالت تک کی دعا مانگ لی گئی مگر اس بات کا فیصلہ کہ یہ دعا کس حد تک قابل قبول ہوگی یہ فیصلہ ایاک نعبد نے پہلے ہی کر دیا ہے اور ایاک نعبد کے مضمون کی تفصیل خدا کی نظر میں ہے اور فرشتے اس تفصیل کو لکھتے چلے جاتے ہیں اور ایک ایسا اعمال نامہ تیار کرتے چلے جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب قیامت کے دن دوسری زندگی میں یہ اعمال نامہ انسان کے سامنے پیش ہوگا تو حسرت سے کہے گا کہ مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً (سورۃ الکہف: آیت ۵۰) کہ کیسی کتاب ہے کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی نہیں چھوڑ رہی اور کوئی بڑی سے بڑی چیز بھی نہیں چھوڑ رہی۔ ہر چیز کا اس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس وہ احاطہ جو قیامت کے دن ہوگا وہی احاطہ اس دنیا میں ایاک نستعین کے وقت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت میں ہر بندے سے الگ الگ سلوک ہو رہے ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک دعا تھی لیکن وہ ایک ایسے شخص کی دعا تھی جو تمام انسانوں کے رفع کے وقت خواہ وہ عام انسان تھے یا انبیاء تھے سب کو پیچھے چھوڑ گیا اور اس کا مقام قرب ہر دوسرے نبی سے ہی بالا نہیں بلکہ تمام فرشتوں تمام ملائک تمام کائنات میں ہر وجود سے آگے گیا تھا۔ پس اس مقام قرب پر جو سفارش ہوتی ہے یا دعا ہوتی ہے اس کا ایک اور مرتبہ ہے اور دنیا میں بھی ہم یہی کچھ دیکھتے ہیں۔ اس لئے خدا کے مضمون کو سمجھنے کے لئے کوئی غیر معمولی صلاحیتیں درکار نہیں۔ آپ روزمرّہ کی دنیا میں اُتر کر اپنے گرد و پیش میں، اپنی فطرت اور فطرت کے نتیجے میں اپنے تعلقات پر غور کریں جو طبعی تعلقات ہیں اور سچائی پر مبنی ہیں تو آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلقات قائم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔ اب ایک بادشاہ کے حضور اس کا وزیر اعظم جو اس کا چہیتا بھی ہو وہ ایک درخواست پیش کرتا ہے۔ اگرچہ وہ درخواست ایسے غریبوں کی طرف سے ہے یا ایسے مجرموں کی طرف سے ہے جن سے بادشاہ کو یا تعلق نہیں ہے یا اُن سے ناراض ہے لیکن جب وزیر اعظم وہ درخواست پیش کرتا ہے تو اس کی حیثیت بالکل بدل جاتی ہے اور قبولیت کا ایک بڑا مرتبہ اس درخواست کو حاصل ہو جاتا ہے ورنہ ہر کس و ناکس کو کہاں یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ بادشاہ کی بعض دفعہ زنجیر بھی کھٹکھٹا سکے کجا یہ کہ اس کی آواز وہاں تک پہنچے تو وسیلے کا مضمون بھی اس سے شروع ہو جاتا ہے۔

ارفع مقامات کے حصول کی دعا

اس مضمون کے معاً بعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا اسی مضمون کو آگے بڑھا رہی ہے اور نئے نئے جہان علم و معرفت کے ہمارے سامنے کھولتی ہے۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ مدد مانگیں تو کیا؟ یہاں نستعین کا عبودیت سے صرف اُن معنوں میں تعلق نہیں جو میں بیان کر چکا ہوں بلکہ نستعین ایک خالی برتن ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں کیا مانگا گیا ہے۔ نستعین کا ایک تعلق ربّ سے ہے، رحمان سے ہے، رحیم سے ہے۔ مالکِ یوم الدین سے

ہے اور عبادتوں سے ہے اور اس کی روشنی میں ہر چیز انسان مانگ سکتا ہے، ایک تسمہ بھی خدا سے مانگتا ہے اور مانگنا چاہیئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ خدا سے صرف بڑی چیزیں نہیں چھوٹی چیزیں بھی مانگو اور صرف چھوٹی نہیں بلکہ بڑی چیزیں بھی مانگو تو نستعین کا ایک بہت ہی بڑا وسیع اور کھلا برتن ہے جس کو آپ نے کچھ نہ کچھ مانگ کر بھرنا ہے لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ اِھدِنا الصِّراطَ المُستَقِیم تو یہاں آپ دنیاوی چیزوں سے ہٹ کر کچھ اور مانگنے لگتے ہیں۔ اب یہاں نعمتیں نہیں مانگ رہے بلکہ مراتب مانگ رہے ہیں اور ان دو باتوں میں بڑا فرق ہے صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم فرمایا، یہ نہیں فرمایا کہ اے خدا! ہمیں اس رستے کی طرف ہدایت دے جس پر نعمتیں ملتی ہوں نعمتیں تو جتنی مانگنی تھیں پہلے ہی مانگ چکا ہے یعنی دنیا کی نعمتیں اور دوسری ایسی چیزیں جو نعمت کہلاتی ہیں۔ یہاں کہیں یہ نہیں فرمایا کہ اے خدا ہمیں اس رستے کی ہدایت دے جہاں نعمتیں ملتی ہوں۔ فرمایا اَنعَمتَ عَلَیھِم۔ اس رستے کی طرف ہدایت دے جہاں تیرے پیار حاصل کرنے والے، تجھ سے انعام پانے والے چلتے ہیں۔ اب یہاں اس دعا میں نَعبُدُ اور نَستَعِین کے دونوں مضامین اکٹھے ہو گئے ہیں۔ یہ بتایا گیا ہے کہ روحانی مرتبے اور قربِ الٰہی کے لئے اگر تم دعا مانگو گے تو یہ ایک ایسا مضمون ہے جو عام حالات میں نعمتیں عطا کرنے سے مختلف مضمون ہے۔ ایک کافر جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے کھلم کھلا بغاوت کرتا ہے وہ بھی خدا کی نعمتوں میں حصّہ پاتا ہے کیونکہ دنیا میں ہر جگہ اس کی نعمتیں پھیلی پڑی ہیں۔ کوئی ایسا انسان نہیں ہے جو خدا کی نعمت سے حصّہ نہ پاتا ہو لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ اَنعَمتَ عَلَیھِم۔ اے خدا! ہمیں اُن لوگوں کا رستہ دے جو مُنعَم علیہ ہیں تو نعمتیں نہیں مانگیں بلکہ خدا سے انعام یافتہ لوگ بننے کی دعا مانگی ہے اور یہاں سارے کافر، تمام خدا سے روگردان اور دنیا دار الگ ہو جاتے ہیں اور ان کا رستہ یہاں ختم ہو جاتا ہے۔

خُدا سے اُس کا پیار مانگنے کا راستہ

اب ایک اور رستہ شروع ہوتا ہے جو قربِ الٰہی کا رستہ ہے۔ خدا سے پیار مانگنے کا رستہ ہے۔ اس سے مراتب حاصل کرنے کا رستہ ہے اور اس کے متعلق ہمیں فرمایا کہ یہ رستہ تمہیں تب عطا ہو گا جب تمہاری عبادت واقعۃً اُن رستوں سے گزرے گی جن رستوں سے انعام پانے والوں کی عبادتیں گزر چکی ہیں۔ جہاں تم نعمت کی دعا نہیں مانگ رہے ہو گے بلکہ نعمت پانے والوں جیسا بننے کی دعا مانگ رہے ہو گے اور یہ دعا پہلی دعا سے بہت زیادہ مشکل دعا ہے۔ لوگ عموماً سمجھتے ہیں اِھدِنا الصِّراطَ المُستَقِیم کہنا بڑا آسان کام ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھے رستے پر چلا۔ بس بات ختم ہو گئی۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا تھا وہ تھے کون کون اور اس دنیا میں کن کن مصیبتوں سے گزرے ہوئے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمام انعام پانے والوں کے سردار تھے اور اس سے پہلے موسیٰؑ نے بھی انعام پائے اور عیسیٰؑ نے بھی پائے اور ابراہیمؑ نے بھی پائے اور نوحؑ نے بھی پائے اور تمام گذشتہ انبیاء جن کی تاریخ قرآن کریم میں محفوظ ہے وہ لوگ ہیں جو مُنعَم عَلَیھِم کے گروہ میں داخل ہیں۔ اُس رستے پر چلتے رہے جس پر خدا نے انعام پانے والے انسان پیدا کئے تھے۔ انعام نہیں رکھے، انعام حاصل کرنے والے انسان پیدا کئے تھے۔ اب اُن پر آپ نظر ڈالیں تو ہر ایک کی زندگی دنیا کی نظر میں ایک مصیبت کی زندگی تھی، ایسے خطرناک مراحل سے گزرے ہیں، ایسے تکلیف دہ حالات کا ساری عمر سامنا رہا، ایسی ایسی آزمائشوں میں مبتلا ہوئے، ایسے ایسے دُکھ ان پر لادے گئے کہ جو عام انسان کی کمر توڑ دیتے ہیں۔ تو کیا آپ یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اے خدا ہمیں وہ بنا دے۔ اچانک ایک جھٹکا انسان کو لگتا ہے اور انسان حیران رہ جاتا ہے کہ میں کہاں پہنچ گیا۔ اِیَّاکَ نَستَعِین کہتے کہتے آرام سے میں ہر چیز مانگتا ہی چلا جا رہا تھا اور اچانک ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں جہاں ڈر لگتا ہے اور دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا مانگ رہا ہوں۔ اور اگر انسان یہ دعا ایمانداری سے مانگتا ہے تو پھر ہر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہونے کی کوشش کرتا ہے اور اَرِنَا مَنَاسِکَنَا (سورۃ البقرہ: ۱۲۹) کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ کہہ رہا ہوتا ہے اے خدا! اب مجھے میری قربان گاہیں دکھا۔ مجھے بتا کہ کہاں کہاں میرے خون کے قطرے تیری راہوں میں بہنے چاہئیں۔ کس کس مقام پر میرے سر قلم ہونے چاہئیں اور میری جان تجھ پر فدا ہونی چاہیئے۔ کتنی عظیم لیکن ایک کتنی مہیب دعا بن جاتی ہے ان معنوں میں کہ انسان مُنعَم علیھم کے گروہ پر جب غور کرتا ہے تو ایک اور ہی تصویر ابھرتی ہے اور اس تصویر کے ساتھ خوف جو پیدا ہوتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج قرآن کریم میں ہی رکھ دیا ہے۔ فرمایا مُنعَم عَلَیہ وہ نہیں ہیں جو صرف انبیاء سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کے مختلف مراتب ہیں۔

وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِینَ اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیھِم مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِینَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیقًا ۝ (سورۃ النساء: آیت ۷۰)

تو اے بندو! خوف نہ کھاؤ لیکن سچائی سے دعا ضرور مانگو۔ اگر تمہیں ابھی یہ

بقیہ: صفحہ ۳۲ پر

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

یوم البیعت

"نہ میں بے موسم آیا ہوں اور نہ میں بے موسم جاؤں گا"

مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر مربیّ سلسلہ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اذنِ الٰہی سے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت لینے کا اعلان عام فرمایا اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر جماعت احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ سیّدنا حضرت اقدسؑ کے اس ارشاد اور اعلان پر مختلف شہروں اور اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ سیّدنا حضرت اقدس بیعت لینے کے لئے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید کی ایک کچّی کوٹھڑی میں تشریف فرما ہوئے اور آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کو جو بعد میں خلیفۃ المسیح الاوّل کے رفیع الشان منصب پر فائز ہوئے، بیعت لینے کے لئے بلوایا۔

سیّدنا حضرت اقدسؑ نے حضرت مولوی صاحب کا ہاتھ کلائی پر سے زور سے پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی اور پہلے دن چالیس افراد نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے جو رجسٹر تیار کیا گیا اس کی پیشانی پر یہ الفاظ لکھے گئے۔

"بیعت توبہ برائے حصول تقوای وطہارت"

اس طرح آج سے ۱۰۰ سال قبل جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس غرض کے لئے جن شرائط بیعت کا اعلان کیا گیا ان کا مقصد تعلق باللہ، تقوای اور حب رسولؐ کا حصول، شرک سے اجتناب بدعادات کا ترک کرنا، فریضہ نماز کی بالالتزام ادائیگی، خدمت خلق، کسی کو نہ زبان سے نہ ہاتھ سے دکھ دینا۔ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرنا۔ بدرسوم سے اجتناب اور قرآنی احکام کے ماتحت اپنی زندگی کو بسر کرنا۔ تواضع اور انکساری سے زندگی گزارنا۔ خدمت اسلام کو اپنی ہر ایک پیاری چیز پر ترجیح دینا اور آخری شرط دہم یہ تھی۔

"یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرارِ طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

آج سے ۱۰۰ سال قبل جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ انیسویں صدی کے اختتام پر معاندین اسلام نے اسلام کے خلاف مسموم فضا پیدا کر رکھی تھی۔ عیسائی مُنادوں نے ہندوستان، اسلامی ممالک اور افریقہ کے ہر شہر اور ہر قریہ میں تبلیغ کا جال پھیلا رکھا تھا۔ یورپ کے مختلف ممالک سے پادریوں کو منتخب کر کے اکنافِ عالم میں بھیجا جاتا۔

ہندوستان کے متعلق عیسائیت کا یہ منصوبہ تھا کہ اس کو ہر قیمت پر ہمیشہ کے لئے عیسائیت کی آغوش میں سلا دیا جائے۔ دوسری طرف آریہ سماج نے اسلام کے خلاف زبردست محاذ قائم کیا ہوا تھا۔ عیسائیت کے اس قدر عروج اور آریہ سماج کے زہریلے موقف نے بعض مسلمانوں میں انتہائی مایوسی پیدا کر رکھی تھی۔ یہ صورت حال اس وجہ سے پیش آئی کہ مسلمانوں کی طرف سے عیسائیت اور دوسرے مذاہب کے خلاف تبلیغ اسلام کے لئے کوئی افادی اور بنیادی لٹریچر موجود نہ تھا جو اس خطرہ کا ازالہ کر سکتا اور اس فتنہ کا سدِّ باب کرتا۔

سیّدنا حضرت اقدسؑ نے وقت کی اس شدید ضرورت کو محسوس کر کے

عیسائیت اور دیگر مذاہب کے خلاف لٹریچر پیدا کیا۔ حضور ؑ نے اپنی متعدد کتب میں عیسائیت کے مروجہ عقائد پر قلم اٹھایا اور حضرت مسیح کی خدائی اور کفارہ کی تردید کی اور لکھا۔

"ان کے مذہب (عیسائیت) کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔"

(ازالہ اوہام)

عیسائیوں کی طرف سے اعتراف

آپ نے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں۔

۱۸۹۳ء میں جنگ مقدس کے نام سے جو تاریخی مناظرہ آپ کا عیسائیوں سے ہوا اس میں آپ کے علم کلام اور فن استدلال کا یہ اثر ہوا کہ ۱۸۹۴ء میں لندن میں اکناف عالم سے جب پادری اکٹھے ہوئے تو اس عالمی کانفرنس میں لارڈ بشپ آف گلوسسٹر ریورنڈ چارلس جان نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان . . . . میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے . . . . اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔"

(THE OFFICIAL REPORT OF THE MISSIONARY CONFERENCE P-64 ۱۸۹۴ء)

یہ وہ واضح اعتراف ہے جس کے ذریعہ اکابرین عیسائیت نے جماعت احمدیہ کی فضیلت اور علمی برتری کو تسلیم کرلیا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے وقت میں جبکہ اسلام کے خلاف ہر طرف سے یلغار ہو رہی تھی یہ پرشوکت اعلان فرمایا۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام)

پھر فرمایا :۔

"وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

(فتح اسلام)

خدا تعالیٰ نے سیّدنا حضرت اقدس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا اور نمایاں کام ایک فعال جماعت کی بنیاد رکھنا ہے جس کے ذریعے آج ہر قوم اور ہر ملک میں اشاعت اسلام ہو رہی ہے اور جماعت کے جملہ افراد اپنے تن من دھن سے غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں سرگرم عمل ہیں۔

سیّدنا حضرت اقدس ؑ کا نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے بیرونی دشمنوں سے اسلام کی حفاظت کی۔ اس سلسلہ میں آپ نے حفاظت کے دونوں طریق اختیار کئے۔ ایک تو مدافعانہ انداز اور دوسرے جارحانہ انداز۔ ان دونوں کے بغیر مذہب اسلام کی حفاظت اور اشاعت نہ ہو سکتی تھی۔ آپ نے معاندین کے اعتراضات کے ٹھوس جواب دے کر صداقت اسلام کو ثابت کیا اور دوسرے ان مذاہب کے بارے میں علمی اور فکری انداز اختیار کرکے ان کا باطل ہونا ثابت کیا اور اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت فرمایا۔ اور اس عظیم مقصد کے لئے اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے لئے اسّی کے قریب مستقل تصانیف شائع کیں۔ ان تمام کتب کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ قرآن زندہ کتاب ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین زندہ رسول ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :۔ ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نُور ہے نُور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

ایک طرف آپ نے دہریت اور مادہ پرستی کا رد کیا اور ہستی باری تعالیٰ کے دلائل دیئے۔ دہریت نے اسلام کے خلاف اعتراضات کا طومار باندھ رکھا تھا۔ آپ نے دہریت کی بیخ کنی کی اور اس کے رد کے لئے عملی دلائل دیئے۔ آپ نے وحی اور الہام کے نظریہ کے ثبوت کے لئے اپنے الہامات کو پیش کیا۔ اور اپنے مشاہدہ اور تجربہ کی بناء پر فرمایا :۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت

ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے ملے اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا"

دراصل اس عظیم کارنامہ سے مذہب کی لامذہبیّت پر فتح مقصود تھی چنانچہ (WITHER ISLAM) کے عظیم مصنف کو یہ لکھنا پڑا۔

"ہماری موجودہ تہذیب زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اسلام کی روحانیت اس میں شامل نہ ہو"

یہ فتح اس عظیم نظریہ کی ہے جسے اسلام نے پیش کیا۔

آپ نے عیسائیت کا رد کرتے ہوئے کئی کتب تحریر فرمائیں چنانچہ نورالقرآن (ہر دو جزء) جنگ مقدس، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ چشمہ مسیحی، انجام آتھم، ضمیمہ انجام آتھم، کتاب البریہ، مسیح ہندوستان میں وغیرہ کتب میں تثلیث اور کفارہ کے خلاف آپ نے قلم اٹھایا اور عیسائیت کا رد کرنے کے علاوہ فضائل قرآن اور اسلام تحریر کر کے دینِ اسلام کی برتری واضح فرمائی اور یوں مسیحی دنیا پر حجت تمام فرمائی ہے۔

اہم کارنامے

اسلام کے خلاف آریہ سماج نے محاذ قائم کر کے فضا کو انتہائی مسموم کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے قدم اٹھایا اور کئی کتب تحریر فرمائیں ان کے عقائد کو باطل ثابت کیا اور آریہ سماج کی حقیقت کو طشت از بام کر کے آریہ فتنہ کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ چنانچہ آپ کی کتب سرمہ چشم آریہ شحنۂ حق، نسیم دعوت، آریہ دھرم اس پر شہادتِ ناطقہ ہیں۔

سکھ مذہب کے بانی حضرت گورونانک صاحب کے متعلق آپ نے بالکل نئی اور زبردست تحقیق پیش کی اور ثابت فرمایا کہ آپ مسلمان تھے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک بنیادی کتاب "ست بچن" نامی تحریر فرمائی جس میں آپ نے تین قسم کے دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت گورونانک صاحب مسلمان تھے۔

۱۔۔۔ آپ نے حضرت بابا نانک کے اقوال اور ملفوظات سے ثابت کیا کہ حضرت باباگورونانک واضح طور پر اسلام، نماز اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے تھے۔

۲۔۔۔ آپ نے حضرت بابا نانک کی سیرت و سوانح سے جو مختلف جنم ساکھیوں میں مذکور ہیں اور

۳۔۔۔ حضرت بابا نانک کے تاریخی تبرکات جن میں سے ایک چولا صاحب ہے یہ باتیں ثابت کیں۔

عاجز راقم کو یہ چولا ڈیرہ بابا نانک میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس چولا پر آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انّ الدّین عند اللّٰہ الاسلام، سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص وغیرہ لکھی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس چولا کی قلمی تصویر شائع کر کے دنیائے مذہب میں تہلکہ مچا دیا۔ چنانچہ کئی سکھ اس کے نتیجہ میں اسلام میں داخل ہوئے۔

سیدنا حضرت اقدس نے مذہب اسلام کی صداقت اور حقانیت پر متعدد کتب تصنیف کیں اور آپ نے ہر مذہب والے کو روحانی مقابلہ کے لئے چیلنج کیا۔ اسلام اور قرآن کے فضائل و محامد کے پر شوکت دلائل نیّرہ سے اسلام کو کامل مذہب ثابت کیا اور ان کتب کے رد کے لئے آپ نے انعامات پیش کئے مگر کوئی شخص مقابل نہ آیا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

چنانچہ براہین احمدیہ، آئینہ کمالاتِ اسلام، اسلامی اصول کی فلاسفی، نورالقرآن کتب اس پر شاہد ناطق ہیں۔

- آپ نے قرآن کریم کے فضائل اور کامل کتاب ہونے پر مختلف دلائل تحریر فرمائے اور قرآن کریم کی صداقت پر دلائل کا انبار جمع کر دیا اور قرآن کریم کی عظمت قلوب میں راسخ کر دی ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

- آپ نے اہل اسلام کی جملہ مشکلات کا حل قرآن کریم سے پیش فرمایا۔ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ ہونے کی آپ نے تردید فرمائی اور اس نظریہ کو باطل کیا۔

- آپ نے عربی زبان کو اُمّ الالسنہ ثابت فرمایا اور اس سلسلہ میں آپ نے ایک معرکۃ الآرا کتاب "منن الرحمٰن" نامی تصنیف فرمائی۔ آپ نے تمام عیسائیوں اور آریوں کو اپنی اس عظیم تحقیق کے متعلق چیلنج کیا۔ ۱۹۲۸ء میں عربی زبان کے مشہور سکالر الاستاذ انستاس الکرملی نے یہ انکشاف کیا کہ میں دنیا میں پہلا شخص ہوں جس نے یہ تحقیق کی ہے کہ عربی زبان ام اللغات ہے مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸۹۵ء میں یہ تحقیق اور انکشاف

بقیہ صفحہ ۵۱ پر

مقالۂ خصوصی
۵-۱-۴

سمجھ والوں کے لئے عظیم الشان نشانِ صداقت

پانی کا اکیلا قطرہ اس قدر بے حیثیت ہوتا ہے کہ گرتے ہی زمین میں جذب ہو کر اپنی ہستی گنوا بیٹھتا ہے۔ یہی حیثیت اکیلے ذرّہ (بے مقدار) کی ہوتی ہے۔ ہوا اُسے اُڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی ہے، وہ ایسا غائب ہوتا ہے کہ پھر اُس کا کہیں سراغ نہیں ملتا۔ اور یقیناً ننھے سے بیج کی حیثیت بھی اس سے کسی طرح مختلف نہیں ہوتی۔ زمین پر گرنے کی دیر ہوتی ہے کہ ذرا سی چیونٹی اسے اپنے نازک سے پنجوں میں جکڑ کر لے جاتی ہے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے پتہ نذارد ہو جاتا ہے۔ لیکن جب اکیلے قطرہ کے ساتھ اور بے شمار قطرات آ شامل ہوں اور ہوتے چلے جائیں تو وہی بے حیثیت قطرہ ایک دریا اور بحرِ ذخّار کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور دور دور تک زمینیں سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح وہی ذرّہ بے مقدار جس کی بظاہر کوئی اہمیت نہیں ہوتی دوسرے لاتعداد ذرّوں کے ساتھ مل کر ایک عظیم پہاڑ بن کر ابھرتا ہے جس کی جسامت اور عظمت سے انسانی دل مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یہی حال اُس ننھے سے بیج کا ہے جسے ایک چیونٹی اپنی گرفت میں لے کر غت ربود کر سکتی ہے۔ وہی ننھا سا بیج جب کسی قدر زمین کی پہنائی میں اُتر کر مٹی کی تاثیر اور زمین میں موجود پانی کی ترائی سے ہم آغوش ہوتا ہے تو قوت نمو سے مالامال ہو کر اولاً ایک کونپل کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔ لوگ اُس کے سائے اور پھلوں سے مستفیض ہونے لگتے ہیں اور پھر اس کے نئے پیدا ہونے والے بیجوں سے نئے درخت اُگنے اور اُگتے چلے جانے کا ایک لامتناہی سلسلہ چل نکلتا ہے۔

ہر مامور من اللہ جب خدائی حکم کے ماتحت اصلاحِ خلق کی غرض سے باہر نکلتا اور لوگوں کو مخاطب کرتا ہے تو شروع شروع میں اُس کی حالت ایک معمولی قطرے، ایک بے مقدار ذرّے یا ننھے سے ایک بے حیثیت بیج کی سی ہوتی ہے۔ زمینی لوگ اُس قطرے کو اپنے اندر جذب کر کے اسے کالعدم کرنے پر تُل جاتے ہیں۔ مخالفت کی آندھیاں چلتی ہیں اور اُس ذرّہ بے مقدار کو اُڑا لے جا کر لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر دینا چاہتی ہیں۔ اسی طرح کیڑے مکوڑے اور دیگر حشرات الارض اُس ننھے سے بیج کی طرف لپکتے ہیں اور اسے ملیامیٹ کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ قطرہ، وہ ذرّہ اور وہ بیج زمین و آسمان پیدا کرنے والے خدا کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کے خطرات سے بچا کر اُس کی حفاظت کرتا ہے اور اُسے ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قطرہ دریا، وہ ذرّہ پہاڑ اور وہ بیج درخت بنے بغیر نہیں رہتا۔ اُس قطرے کا دریا بننا، اُس ذرّے کا پہاڑ کی شکل اختیار کرنا اور اُس بیج کا تناور درخت میں تبدیل ہونا ایک معجزے سے کم نہیں ہوتا۔ یہ معجزہ اُس مامور من اللہ کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھاتا ہے۔

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آج سے سو سال قبل جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنے اور نوعِ انسانی کو اس دین واحد پر جمع کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تو اُس وقت آپ اکیلے اور تنِ تنہا ہونے کے باعث ایک قطرے، ایک ذرّے اور ایک بیج کی طرح ہی تو تھے لیکن اُس قطرے کے لئے بحرِ ذخّار بننا، اُس ذرّے کے لئے پہاڑ بننا اور اُس بیج کے لئے ایک تناور درخت بننا مقدر تھا۔ عناد کے طوفان اُٹھے اور مخالفت کی آندھیاں چلیں اور دنیا والوں نے آپ کو ایک بے حیثیت ذرّہ اور بیج سمجھ کر اپنے پیروں تلے روند ڈالنا چاہا لیکن اس کے باوجود سعید روحیں آپ پر ایمان لائیں اور ہر روز نئی روحیں پہلے سے بڑھ کر تعداد میں ایمان لا کر آپ کے ابتدائی اعیان و انصار میں شامل ہوتی چلی گئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب وہ معجزہ ظاہر ہو کر رہا جو ہر مامور من اللہ کے وقت میں ظاہر ہوتا رہا تھا۔ یعنی قطرہ بحرِ ذخّار، ذرّہ عظیم پہاڑ اور بیج تناور درخت بنا اور اس شان سے بنا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ اس طرح آپ کی صداقت دنیا والوں پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان معجزے کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا۔

ثمّ اذا تمّت کلمة ربّی وملأ الله جوابی تبار القوم بابی وصرت من القطرة کالبحار و
من الذرّة کالجبال الکبّار ومن زرع صغیر کالاشجار المملوة من الثمار ومن دودة ککماة

المضمار ان فی ذالک لآیۃ لاولی الابصار

(الاستفتاء ص ۲۸)

ترجمہ :- پھر میرے رب کی بات پوری ہوئی اور اللہ نے میرے حوض کو بھر دیا تو لوگ جلد جلد میرے دروازے پر آئے اور میں قطرے سے سمندر بن گیا اور ذرّہ سے بڑا پہاڑ بن گیا اور چھوٹے سے پودے سے بڑھ کر بڑے درختوں کی طرح ہو گیا جو پھلوں سے لدے ہوئے ہوں اور کیڑے سے میں بن گیا ایک بہادر انسان ۔ اس میں عقلمندوں کے لئے نشان ہے ۔

یہ معجزہ اور اس کے ذریعہ ظاہر ہونے والا نشان صداقت اپنے ابتدائی ظہور کے وقت سے ہی مسلسل وسعت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور اس معجزے کی عظمت و شان متواتر بڑھتی چلی جا رہی ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت جو اس آخری زمانہ میں حقیقی اسلام کی علمبردار ہے اب تک ۱۴۴ ملکوں میں نفوذ حاصل کر چکی ہے ۔ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے پیدا ہوتے اور پھیلتے جا رہے ہیں ۔ دنیا بھر میں آپ کو مسیح موعود تسلیم کرنے والے ان ایک کروڑ سے زائد مخلص و فدائی افراد نے اسلام کو کرۂ ارض پر غالب کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا رکھی ہے ۔ وہ دن بھی آئے گا اور جلد آئے گا جب قطرے سے بننے والے سمندر، ذرّے سے بننے والے پہاڑ اور بیج سے بننے والے درخت سے کل دنیا فیضیاب ہو رہی ہو گی اور اس طرح یہ امر آشکار ہوئے بغیر نہ رہے گا کہ پوری نوع انسانی کا ایک ہی مذہب ہے یعنی اسلام اور پورا کرۂ ارض ایک ہی نبی کی امت سے آباد ہے اور وہ ہیں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں جس طرح خدائے تعالیٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے اور صدہا امورِ غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے ۔ اس زمانہ کی گذشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی ۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہو گا ۔ گویا وہ آسمان سے اُترے گا ۔ اس نے بہت مدّت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا اور دُنیا اُس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی اُن کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے یہ اس لئے ہو گا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا ۔ ہونٹوں پر اُس کا ذکر ہے لیکن دل اُس سے پھر گئے ہیں ۔ اس لئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا ۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے ۔ گویا مر گئے ۔ کیونکہ خدا کا چہرہ اُن سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصّوں کے ہو گئے ۔ سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور آسمان بناوے ۔ وہ کیا ہے نیا آسمان ؟ اور کیٔ ہے نئی زمین ؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہو گا ۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اُس کے بندے کے ہاتھ سے اور اُسی کے اِذن سے ظاہر ہو رہے ہیں ۔"

(کشتیٔ نوح صفحات ۱۰، ۱۱)

یہ اسی بہشت کا پھول ہے

تو حلول سمجھا مثال کو ترے علم و فکر کی بھول ہے
یہ مسیح اور مسیح ہے نہ حلول ہے نہ نزول ہے
وہی خوشبو وہی بو سہی وہی رنگ ہے وہی ڈھنگ ہے
وہ علیٰحدہ یہ علیٰحدہ گو اسی بہشت کا پھول ہے
یہ ہے پیشگوئی رسول کی وہ نبی تو ہے مگر اُمّتی
وہ جو آنے والا تھا آگیا ترا انتظار فضول ہے
نہیں آنکھ دیکھتی کیا تری، ہے یہ فتنہ فتنۂ آخری
وہی دجل ہے وہی کافری وہی عرض ہے وہی طول ہے
نہ خضوع تیرے قعود میں نہ خشوع تیرے سجود میں
نہ ترا خلوص ہے معتبر نہ تیری نماز قبول ہے
وہی آپ حافظِ ذکر ہے تجھے مفت دین کی فکر ہے
وہ علیم ہے وہ خبیر ہے تو ظلوم ہے تو جہول ہے
وہ بھی مصطفےٰ کا جلال تھا یہ بھی مصطفےٰ کا جمال ہے
یہی ختمیت کا کمال ہے یہی ارتقاء کا اصول ہے

روشن دین تنویر، الفضل ۲۰ر مارچ ۱۹۶۳ء

"مرزا غلام احمد کی جے"

نبوّت کوئی ڈرنے کی نہیں شے
یہ بلکہ اک بڑا فضلِ خدا ہے
محمّد مصطفیٰؐ کا ہے یہ دربار
یہاں ہمسر گدا و قیصرو کَے
مسیحاؑ نے چکھایا ہے ہمیں بھی
محمّدؐ کے سبو سے قطرۂ مے
اذاں میں ہے وہی سوزِ بلالی
اٹھی ہے مسجدِ ربوہ سے یہ لے
زمیں کے گونج اٹھے ہیں کنارے
کہو "مرزا غلام احمد کی" ہے "جے"

(روشن دین تنویر)

شائع شدہ الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء

وفا پرستوں کا شعار

جو لوگ تیری نظر کا شکار ہوتے ہیں
وہ بے نیازِ غمِ روزگار ہوتے ہیں
کوئی تو روگ ہے آخر ترے فقیروں کو
کہ بات بات پہ یوں اشکبار ہوتے ہیں
جو حادثات ترے آستاں پہ لے آئیں
وہ حادثات بڑے خوشگوار ہوتے ہیں
دکھا دیا ہے جہاں کو وفا پرستوں نے
کہ تیرے نام پہ کیسے نثار ہوتے ہیں
کوئی تو جام اِدھر بھی بنامِ میخانہ
کہ ہم بھی بادہ کشوں میں شمار ہوتے ہیں
درِ حرم پہ مبشّر انہیں تلاش نہ کر
خراب حال سرِ کوئے یار ہوتے ہیں

(مبشر احمد راجیکی مرحوم)

اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔

(مسیح ہندوستان میں)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور داعی الی اللہ

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب - لاہور

۱۸۷۹ء میں ایک درد مند مسلمان شاعر علامہ الطاف حسین حالی نے اس وقت کے مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ بڑے حقیقت پسندانہ رنگ میں اپنی مسدس میں کھینچا، دین اسلام و مسلمانوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسرٰی
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ سرا ہے
ہے دین ترا اب بھی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے
عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے، مفلس و گدا ہے
وہ قوم کے آفاق میں سر بفلک تھی
وہ یاد میں اسلاف کے اب رُو بقضا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ خدا ہے"

مایوسی کے اس عالم میں حضرت امام آخر الزماں مہدیؑ دوراں۔ مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ پُرشوکت اعلان فرمایا :۔

"خداوند تعالیٰ نے اس احقرِ عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ، قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرمائے اور اپنی حجت اُن پر پوری کرے۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ صـ۵۷۴)

جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدیؑ، مسیح دوراں کو اصلاح خلق کے لئے بحیثیت داعی الی اللہ مامور فرمایا اس کا حال یہ تھا کہ ایک عیسائی قوم یعنی انگریز کی ملک ہند میں بڑی مستحکم حکومت قائم تھی پورے ہندوستان میں عیسائی تنظیموں نے جنہیں حکومت وقت کی پشت پناہی اور یورپ و امریکہ وغیرہ عیسائی دنیا کی دولت بھی حاصل تھی، بڑے منظم طریق پر فعال تبلیغی مراکز کے ذریعہ جو پورے ملک میں قائم تھے غیر قوموں بالخصوص مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مؤثر مہم چلا رکھی تھی کروڑوں روپوں کی اناجیل و دیگر عیسائی لٹریچر متعدد زبانوں میں چھپوا کر جگہ جگہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں ہزاروں کی تعداد میں عیسائی پادری زبانی تبلیغ بھی کرتے تھے اسی طرح کھلے عام عیسائی مناد مسلمانوں سے مناظرے بھی کرتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ لاکھوں مسلمان عیسائی بن گئے اناللہ وانا الیہ راجعون !

چنانچہ ۱۸۸۸ء میں عیسائی پادریوں کے ایک اجلاس میں اُن کے لشب صاحب نے بڑے طمطراق سے یہ اعلان کیا :۔

"جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار یا پانچ گنا زیادہ رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔"

اسی زمانہ میں ہندوؤں کے ایک نئے اور پر جوش جنونی فرقہ آریہ سماج نے بھی مضبوط تنظیم قائم کر کے اس عزم کے ساتھ کام شروع کیا کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو مرتد کر کے پھر ہندو دھرم میں لوٹایا جائے گا چنانچہ

اس بدگو، متعصب و دریدہ دہن قوم نے بھی اسلام اور مقدس پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزاروں گندے اعتراضات جمع کر کے پورے ملک کے قریہ قریہ میں پھیلا دیئے۔

ایک اور فرقہ برہمو سماج کے حامیوں نے بھی ملک کے جرائد و رسائل میں دینِ اسلام کے خلاف علمی مضامین شائع کر کے قلعہ اسلام پر حملے شروع کر رکھے تھے۔ گویا اسلام اور مسلمانوں پر کفار کی عام یلغار کا یہ زمانہ تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ان تمام دشمن اسلام تحریکوں اور ان کے ہزاروں شعلہ بیان مبلغوں کا تن تنہا بڑی مردانگی سے مقابلہ کیا۔ حضورؑ کے مخالفین نے بھی باوجود دشمن ہونے کے اس بات کا کھلا کھلا اعتراف کیا ہے۔ چند آراء پیش کرتا ہوں۔

۱۔ "صادق الاخبار" ریواڑی کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا۔

"چونکہ مرزا (غلام احمد صاحب ناقل) صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصنیف سے مخالفینِ اسلام کے اُن لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حق، حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حقِ حمایتِ اسلام۔ کماحقہ، ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامیٔ اسلام اور معین المسلمین، فاضل اجل، عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

۲۔ جمعیت احرارِ اسلام کے چوہدری افضل حق صاحب نے بھی باوجود شدید معاند ہونے کے لکھا:۔

"آریہ سماج کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی سوامی دیانند کی مذہبِ اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا مگر حسبِ معمول جلد ہی خوابِ گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صـ۴۶)

۳۔ اخبار علی گڑھ "انسٹی ٹیوٹ گزٹ" نے لکھا۔

"بے شک مرحوم (حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔ ناقل) اسلام کا ایک بہت بڑا پہلوان تھا۔"

۴۔ جناب مرزا حیرت دہلوی صاحب جو اخبار "کرزن گزٹ" کے ایڈیٹر تھے۔ اپنے اخبار کے یکم جون ۱۹۰۸ء کے شمارے میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے تحریر کیا۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کے لئے کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اُس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریا اور بڑے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کی رو میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفینِ اسلام کو دیئے گئے آج تک معقولیت سے اُن کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ آریہ نے نہایت بدتہذیبی سے اُسے یا پیشوانِ اسلام یا اصولِ اسلام کو گالیاں دیں کوئی معقول جواب اب تک نہ دیا نہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ سارے ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں!!! ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تھا تو جچے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ مولوی نورالدینؓ سے جو لوگ واقف ہیں وہ اپنی غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ان کتابوں میں مولوی نورالدینؓ نے بہت مدد دی ہے۔ مگر ہم اپنی ذاتی واقفیت سے کہتے ہیں کہ حکیم نورالدین مرحوم مرزا کے مقابلہ میں چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتا تھا۔ اگرچہ مرحوم کے اردو

عِلم ادب میں بعض مقامات پر پنجابی رنگ اپنا جلوہ دکھا دیتا ہے تو بھی اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی باقاعدہ تعلیم عربی علمِ ادب اور صرف نحو کی کہیں سے حاصل نہیں کی تو بھی اپنی خداداد ذہانت اور طبیعت کی جودت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی کہ بے تکلف عربی لکھتا تھا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں "ضرورت الہام و وحی" "روح اور مادے کا حادث ہونا"۔ قرآن مجید اور ہندوؤں کے ویدوں اور تورات و انجیل کی تعلیمات کا مقابلہ وغیرہ پر ایسے غیر معمولی عالمانہ رنگ میں مضامین تحریر فرما کر مختلف اخباروں اور رسائل میں شائع فرمائے جنہیں پڑھ کر دشمنانِ اسلام کے کیمپوں میں کھلبلی مچ گئی اور مسلمانوں کی مایوسی امید سے بدل گئی۔ یہی وہ معرکہ آرا مضامین ہیں جو "پرانی تحریریں" کے نام سے بعد میں (۱۸۹۹ء میں) کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ ان کے علاوہ "سرمہ چشم آریہ" "شحنۂ حق"، "ہندو دھرم" "چشمہ معرفت" وغیرہ ضخیم کتب تصنیف فرما کر حضرت اقدس مسیح و موعودِ کل ادیان نے کروڑوں نفوس پر مشتمل ہندو قوم پر حجّت اسلام قائم کر دی۔ اسی طرح عیسائیوں کے صلیبی مذہب کو بھی ناقابلِ تسخیر دلائل سے پاش پاش کر دیا۔ حضورؑ کی ۸۰ سے اوپر لاجواب ضخیم کتب اس پر شاہد ناطق ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور کردہ داعی الی اللہ کی حیثیت سے آپؑ نے اسلام کی حقانیت پوری دنیا پر واضح فرما دی۔ دلائل و براہین کے انبار لگانے کے ساتھ ساتھ غیر مسلم دنیا کو آپؑ نے روحانی مقابلہ کے لئے بھی للکارا۔ چنانچہ جو بدقسمت بھی اس میدان میں اُترا وہ ذلّت کے ساتھ شکست کھا کر اسلام کی حقانیت پر اپنی موت و ذلت آمیز شکست سے مہر لگا گیا۔ جیسے لیکھرام ہندو آریہ۔ عبداللہ آتھم عیسائی مناظر اور مسٹر ڈوئی مدّعی مسیحیت آف امریکہ وغیرہ۔

حضرت امام زمان علیہ السلام نے اہلِ اسلام، اپنے کلمہ گو بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے مسلمانو! اگر تم سچّے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناء ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا وہ یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصّوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے! افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانونِ قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اُس روحانی قانونِ فطرت سے جو اُس کا ہم شکل ہے بکلّی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام)

حضرت امام آخر الزمان مہدی معہودؑ کی بعثت کا مقصد قرآنِ مجید نے یوں بیان فرمایا ہے۔

هو الّذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه

یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ حضور کے سوانح پر نظر کرنے والا ہر منصف و خدا ترس انسان اعتراف کرے گا کہ حضورؑ کی پاکیزہ زندگی کا ایک ایک لمحہ اسی جہادِ اکبر میں گزرا۔ محترم ماسٹر عبدالرحمان صاحب نومسلم سابق مہر سنگھ کی روایت ہے کہ

"ایک دفعہ کئی مہمان بڑے باغ میں آئے اور حضورؑ کے کلمات طیبّات سے مستفید ہوئے۔ ایک مرتبہ ان مہمانوں کی پھل فروٹ سے حضور علیہ السلام نے دعوت کی۔۔۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ بعض صحابۂ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی بہت لمبی عمریں ہو گئی تھیں جن میں وہ اشاعتِ اسلام کرتے رہے اسی طرح جو شخص اپنی عمر لمبی کرانا چاہتا

ہے وہ تبلیغ میں میرا دست و بازو بن جائے۔"

(اصحاب احمد۔ حالات ماسٹر عبدالرحمان صاحب ص ۱۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی مہم میں دنیا کے بڑے بڑے تمام مذاہب کے خلاف مقدس جنگ لڑنا پڑی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے آپؑ کو ہر محاذ پر فتح نصیب فرمائی اس مقصد کے لئے حضورؑ کو ضخیم علمی کتب تصنیف کرنا پڑیں اور ہزاروں اشتہار طبع کروا کر شائع کرنا پڑے۔ تصنیف و تالیف کے مشکل کام سے واقف انسان خوب جانتا ہے کہ اس بے حد دشوار اور محنت طلب کام کے لئے کتنی فراغت، کتنا سکون اور کتنا وقت درکار ہوتا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے ایسا انسان دوسرے کاموں کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کو دشمنوں کی طرف سے کئے گئے فوجداری مقدمات کے لئے بھی بڑے سفر کرنے پڑے اور اپنے عزیز وقت کا بڑا حصہ ان مقدمات کے لئے دینا پڑا۔ یکسوئی اور سکون کے لمحات کہاں میسر تھے لیکن حضورؑ کی بے بہا اور انمول علمی تصانیف کو دیکھنے سے یہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ جن حالات میں یہ اہم بالشان لٹریچر آپؑ کے قلم سے لکھا گیا اگر خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور روح القدس کی تائید آپؑ کو حاصل نہ ہوتی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اطمینان قلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کام آپ ہرگز انجام نہ دے سکتے۔ پھر یہ دیکھ کر انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ ان شدید مصروفیات میں بھی حضورؑ روزانہ پنجوقتہ نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرتے۔ نمازوں کے بعد بالعموم مسجد میں بیٹھ کر مہمانوں کو وعظ و نصیحت فرماتے لوگوں کے شکوک دور کرتے اور اسلام کی حقانیت ظاہر کرنے کے لئے بڑی پُر مغز اور طویل تقاریر فرماتے سوالوں کے جوابات عطا فرماتے۔ حضورؑ کے یہ ملفوظات بھی ڈائری نویسوں کی سعیٔ مشکور سے ہزاروں صفحات پر مشتمل کتابی صورت میں کئی جلدوں میں "ملفوظات" کے نام سے طبع ہو چکے ہیں جن کے مطالعہ سے آج بھی ایمان میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور یہ علمی خزانہ آج بھی ہر قسم کے شکوک و شبہات کو دور کرنے میں ویسا ہی مؤثر ہے۔

لیکن حضورؑ کی حیاتِ طیبہ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ اگر کبھی ایک شخص بھی تحقیق حق کے لئے قادیان آیا تو حضورؑ نے اس ایک روح کو بچانے کے لئے بھی پوری پوری کوشش فرمائی اور اپنے انمول و قیمتی وقت کا بڑا حصہ تبلیغ اسلام و پند و نصائح میں صرف کیا۔ مثلاً ایک انگریز سیّاح مسٹر ڈکسن کے متعلق لکھا ہے کہ

حضورؑ صرف تبلیغ کی غرض کے لئے قادیان سے نہر کے پل تک جو چار میل کے فاصلہ پر ہے پا پیادہ تشریف لے گئے اور تمام راستہ میں ہمہ وقت اسے تبلیغ دینِ اسلام کرتے رہے۔ (ملفوظات جلد سوم)

ایسا ہی واقعہ سراج الدین عیسائی کے ساتھ بھی پیش آیا۔ اسے بھی مسجد میں کئی بار تبلیغ کرنے کے باوجود بوقت رخصت ۳/۴ میل کا سفر حضورؑ نے پیدل اختیار کیا اور راستے سارا راستہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتاتے رہے۔ (ملفوظات جلد سوم)

ایک موقع پر حضورؑ نے فرمایا:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین یعنے اسلام کی اشاعت کریں .... اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر پھر کر تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۰ خلاصہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "داعی الی اللہ" کے لئے صرف مسئلہ مسائل، دلائل و براہین وغیرہ کو کافی نہیں سمجھا بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ روحانی انقلاب کے لئے ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعائیں کیا کرے کہ مخلوقِ خدا کے دلوں کے زنگ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے کٹ جائیں اور اسلام کا نور ہر دل میں داخل ہو سکے چنانچہ ایک طرف تو حضورؑ نے تمام دنیا کے انسانوں کو ڈنکے کی چوٹ یہ پیغام دیا کہ

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب)

دوسری طرف دعاؤں کی اہمیت یوں واضح فرمائی:۔

"وہ جو عرب کے بیابان میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری

(بقیہ صفحہ ۵۱)

چھ مارچ اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی

از مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی (واقف زندگی)

"یہ پیشگوئی بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ہمارے سید و مولے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے"

(حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ)

چھ مارچ کا دن اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن ہے۔ یہی وہ فیصلہ کن دن ہے کہ جس میں خدا تعالیٰ نے اسلام کے بہادر پہلوان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آریوں کے نامی پہلوان کو پچھاڑ دیا۔ آریہ قوم کے پنڈت کو نہ صرف یہ کہ ہزیمت اٹھانی پڑی بلکہ خدا تعالیٰ کی غیبی تلوار نے اسے موت کے گھاٹ اتار چھوڑا۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ دن تاریخ عالم میں یوم الفرقان کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ مقابلہ دو شخصوں کے درمیان ہی نہیں تھا بلکہ مقابلہ اسلام اور کفر کے درمیان تھا۔ اور حق و باطل کی جنگ تھی جس کا آخری فیصلہ اس روز ہوا یعنی ۶ رمارچ ۱۸۹۷ء کو آریہ قوم کے مشہور و معروف لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری کو خدا تعالیٰ کی قہری تجلی سے اچانک خارق عادت طور پر قتل کیا گیا اور اس طرح خدائے حیّ و قیّوم نے ۶ رمارچ کو اسلام کی صداقت اور سیّدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے ایک روشن اور چمکتا ہوا نشان ظاہر کیا۔

مخالفین اسلام میں سے آریہ سماج خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت اور اسلام اور سیّدنا حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر نہایت گندے حملے کرنے میں پیش پیش تھی۔ اور آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام تو حد درجہ گستاخی میں بڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے تو اسلام کے خلاف وہ کیچڑ اچھالا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان کے خلاف وہ زہر اگلا اور اس قدر دریدہ دہنی اور بد زبانی کی کہ اس کے تصور سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت کو دنیا میں آشکار کرنا اور سیّدنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کو ظاہر کرنا تھا۔ پنڈت لیکھرام کو بہت روکا۔ اور اسے بہت سمجھایا۔ لیکن بجائے اس کے کہ اس کی غلط روش میں کوئی کمی پیدا ہوتی اضافہ ہی ہوتا گیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو اُن کی قضا و قدر کی نسبت پیشگوئی شائع کی جائے۔ تو اندرمن تو ڈر گیا لیکن لیکھرام نے بڑی جسارت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ جو چاہو میری نسبت شائع کرو وہ بہتر ہوگا کہ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری پیشگوئی آپ کے اپنے الفاظ میں پیش کر دی جائے جس سے اس پیشگوئی کا مقصد اور اُس کا پس منظر بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔

لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی

"واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔ اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو ان کی قضاء قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا۔ لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عجلٌ جسد لہ خوارٌ لہ نصب وعذابٌ

یعنی یہ ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی اور خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اَب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر سزا بھگتنے کو میں تیار ہوں۔

اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قدر اسلام کی تڑپ اور درد اپنے سینہ میں رکھتے تھے اور آپ اپنے آقا و پیشوا سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اس طرح سرشار تھے کہ اپنے پیارے اور محبوب آقا کے خلاف کچھ بھی سننا گوارا نہ کرتے تھے۔ لیکھرام کے طور و طریق سے جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان اعلیٰ میں روا رکھا تھا آپ کا دل چھلنی ہو رہا تھا۔ آپ نے برداشت بھی بڑی کی اور لیکھرام کو متنبہ بھی کیا۔

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ برّانِ محمدؐ

کہ اے نادان اور بے راہ دشمن۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چمکتی ہوئی تیز تلوار سے ڈر۔ پر افسوس کہ وہ باز نہ آیا۔

پیشگوئی کا خلاصہ

اس پیشگوئی میں تین چیزوں کا بیان ہے۔

اوّل :۔ یہ کہ لیکھرام کو اس کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کے عوض میں عذاب ضرور مل کر رہے گا۔

دوم :۔ عذاب کا وقت بیان کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے لے کر چھ سال کے اندر اندر وہ عذاب نازل ہو گا اور رسالہ کرامات الصادقین میں ۱۸۹۳ء میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے

وبشّرنی ربّی وقال مبشّرًا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ نے بشارت دی اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے قریب ہو گا۔" یعنی لیکھرام کی ہلاکت عید کے دن کے قریب واقع ہو گی۔

سوم :۔ یہ عذاب معمولی تکالیف سے نرالا اور اس قدر خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو گا کہ آریہ قوم خواہ کتنی ہی دعائیں اور کوششیں کر لے وہ اس قدر دردناک عذاب کو لیکھرام سے ہٹا نہیں سکے گی یہ ایک اٹل فیصلہ خداوندی ہے۔ وکان امرًا مقضیا۔

خدائی فیصلہ کا دن

اب دیکھئے خدائے قہار کیا فیصلہ کرتا ہے۔ مذکورہ پیشگوئی کے مطابق ایسا ہی وقوع پذیر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی (۲۰ فروری ۱۸۹۳ء) سے پانچویں سال یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء عید کے عین دوسرے روز بروز شنبہ ۴ بجے شام کے بعد کسی نامعلوم غیبی ہاتھ نے لیکھرام کے پیٹ کو چاک کر دیا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوا اپنے خون سے اسلام کی صداقت پر مہر ثبت کرتا ہوا نہایت حسرت و دکھ کی موت مرا۔ باوجود پوری تگ و دو اور ہر امکانی کوشش کے قاتل کا کوئی سراغ تک نہ چلا۔

پیشگوئی کا ردِّ عمل

اس پیشگوئی کا پورا ہونا تھا کہ ملک بھر میں شور مچ گیا اور آریہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہوئے کہ مرزا صاحب نے خود لیکھرام کو قتل کروایا ہے۔ بڑے سیخ پا ہوئے اور خطرناک غیظ و غضب سے بھر گئے۔ بعض جگہوں پر مسلمانوں کو شدید تکلیفیں دیں۔ حضورؑ کو آریوں کی طرف سے کئی خطوط موصول ہوئے جن میں قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ اس پر پھر شیرِ خدا خادمِ اسلام اور سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا غلام میدان میں نکلا اور آریوں کو للکارا اور ان کے سامنے ببانگ دہل یہ فیصلہ رکھا۔ آپؑ نے بذریعہ اشتہار خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنی بریت کا اظہار کیا اور لکھا کہ

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر

کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحبؑ ناقل) سازش قتل میں شریک ہے یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو، مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص (یعنی ایسی قسم کھانے والا) ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجے والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔"

(اشتہار مؤرخہ ۱۵ ؍مارچ ۱۸۹۷ء)

ظاہر ہے یہ طریق فیصلہ نہایت عمدہ اور انصاف پر مبنی تھا۔ لیکن جیسا کہ شروع سے خدا تعالیٰ کے ماموروں کی مخالفت کرنے والوں کی یہ عادت ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ صحیح طریق کو اختیار کریں۔ وہ کج روی ہی دکھاتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس آسان طریق فیصلہ کی طرف ذرا توجہ نہ دی۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعلان پر انہوں نے اپنی خاموشی سے ایک اور نشان صداقت پر مہر لگا دی۔

پیشگوئی کا اصل مقصد

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا مقصد صرف اور صرف سیدنا حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور صداقت اسلام کا اظہار تھا۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اس جگہ ایک ضروری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے اور جو ہماری اس کتاب کی روح رواں اور علّت غائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی بڑے مقصد کے ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی یعنی اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ آریہ مذہب بالکل باطل اور وید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور ہمارے سیّد و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پاک رسول اور برگزیدہ نبی اور اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہے۔" (سراج منیر)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ربِّ کعبہ کی قسم جیتیں گے ہم

ہم نے دیکھے ہیں جہاں کے زیر و بم
ہے رہِ منزل پہ اپنا ہر قدم
مہدیٔ معہودؑ کے دم سے ہوئیں
یثربی اپنی نوا ہائے عجم
آنکھ بطحا کے نظاروں پر نثار
دل غبارِ جادۂ ارضِ حرم
چشم و دل اپنے ہیں گردوں آشنا
خاکِ پائے احمدِ مختارؐ ہم
وارثِ علمِ پیمبر ہیں ہمیں
کچھ غمِ فردا نہ فکرِ بیش و کم
کشتِ دیں کی آبیاری کے لئے
کام آئے گی ہماری چشمِ نم
آج ہم لکھیں گے تقدیرِ جہاں
آج ہم ہیں وارثِ لوح و قلم
رزمِ خیر و شر میں آخر دیکھنا
ربِّ کعبہ کی قسم جیتیں گے ہم

(عبدالمنان ناہید)

الفضل ۲۲ ؍نومبر ۱۹۷۶ء

آریہ سماج کا زوال و استیصال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دورِ سعادت میں جن محاذوں پر علمی اور عملی طور پر اسلام کی خدمات سرانجام دیں ان میں ایک ویدک دھرم سے مقابلہ کا محاذ بھی تھا۔ آریہ سماج کے زوال و استیصال کے اسباب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات آج ہر ایک پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔

پنڈت اوپے بھانوے اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

"چاند پور میں مولوی مشتاق احمد صاحب کے شکست کھاکر مع دیگر مولویوں کے شدھ ہونے پر ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا ہوگیا۔ مولویوں نے اکٹھے ہوکر مشورے شروع کر دیئے لیکن کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ سوامی دیانند کے سامنے کھڑا ہو سکتا۔ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پنجاب کے آریوں نے سوامی دیانند کو دعوت دی کہ وہ پنجاب میں بھی آکر ویدک دھرم کا پرچار کریں یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ سوامی جی کو پنجاب آنے میں کچھ دیر ہوگئی اس عرصہ میں قادیان کے مرزا غلام احمد نے ویدک دھرم کے خلاف نہایت شدت سے حملہ کر دیا اور وہ حملہ اس قدر سخت اور اچانک تھا کہ آریہ سماجی یہ وچار ہی نہیں کر سکے کہ اس کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ مرزا قادیانی نے ایک اشتہار وزیر ہند پریس امرتسر میں چھپوایا اس میں انہوں نے سوامی دیانند کو مباحثہ کے لئے بار بار للکارا۔ لیکن سوامی جی کے بروقت نہ آسکنے کی وجہ سے سارے کا سارا پروگرام درہم برہم ہوگیا۔ اور چند تعلیم یافتہ مسلمان جو کہ ویدک دھرم سے متاثر ہو چکے تھے پھر مسلمانی دھرم میں پکے ہو گئے۔"

"از آریہ مسافر" آگرہ ۱۲ فروری ۱۹۰۷ء
شائع شدہ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ جون ۱۹۶۳ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ انجام پانیوالا کسرِ صلیب کا عظیم الشان کارنامہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد کسرِ صلیب بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے اس عظیم مقصد کو اس شان سے پورا فرمایا کہ بعض انصاف پسند غیر احمدی علماء بھی اس ضمن میں آپ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ذیل میں مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک شہادت درج کی جاتی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ انجام پانے والے کسرِ صلیب کے عظیم الشان کارنامہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں ایک پادری نصراتی پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف لے کر ولائت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولائت کے انگریزوں نے روپے سے بڑی مدد کی اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرۃ و احکام پر جو اس کا حملہ ہوا وہ تو ناکام ثابت ہوا۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر مجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے کارگر ثابت ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا نام لیتے ہو وہ دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھے قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے نصراتی کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولائت تک کے پادریوں کو شکست دی۔"

دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ نمبر ۳۰
از مولانا اشرف علی تھانوی
شائع شدہ الفضل ۹ جون ۱۹۶۳ء

قادیان کا بابرکت جلسہ سالانہ اور اُس کا روح پرور ماحول

ذاتی مشاہدات و تجربات اور قلبی تاثرات

(محترم عبداللہ واگس ہاؤزر۔ امیر جماعت احمدیہ جرمنی)

۱۹۹۰ء کے اواخر میں محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں سے واپس تشریف لانے کے بعد آپ نے اس سفر کے بہت ایمان افروز حالات انگریزی میں بیان فرمائے جو آپ کے ذاتی مشاہدات و تجربات اور قلبی تاثرات پر مشتمل تھے۔ افادۂ عام کی غرض سے ان کا خلاصہ اُردو میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

دسمبر ۱۹۹۰ء میں مجھے ربوہ اور قادیان کا سفر اختیار کرنے اور خاص طور پر قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

جرمنی سے روانہ ہو کر اپنے اس سفر کے پہلے مرحلہ کے طور پر مَیں پہلے پاکستان میں ربوہ پہنچا۔ چونکہ میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی غرض سے جلد از جلد قادیان جانا چاہتا تھا اِس لئے اُس وقت ربوہ میں میرا قیام بہت مختصر تھا۔ تاہم اس دوران مجھے بعض بزرگوں اور دوستوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ خاص طور پر محترم نوابزادہ منصور احمد خاں صاحب وکیل التبشیر سے ملاقات میرے لئے بہت مسرّت کا موجب ہوئی۔ آپ جرمنی میں بطور مبلغ انچارج خدمت بجالاتے رہے ہیں۔ جرمن زبان پر آپ کو بہت عبور حاصل ہے۔ آجکل آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں جرمن زبان کے متعلق لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ آپ کے ساتھ مل کر مجھے ہمیشہ ہی بہت خوشی ہوتی ہے۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور خدام الاحمدیہ لاہور کے خصوصی تعاون اور بھرپور مساعی کے طفیل سفر قادیان کا بندوبست ہونے کے بعد میں پہلے ربوہ سے لاہور آیا۔ وہاں مجھے جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا بھی موقع ملا۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ ہدایت پاکستان میں اب ہر ایک مقام کی جماعت اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتی ہے) جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ میں مَیں نے احباب سے مختصر خطاب فرمایا جس میں مَیں نے دیوارِ برلن کے انہدام سے قبل اور پھر اس کے معاً بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشرقی جرمنی کے تاریخی سفر کے خوشکن نتائج و اثرات اور وہاں پیش آنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا۔

جب میں قادیان کے بابرکت سفر پر روانہ ہونے کے لئے لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچا وہاں ایک ہزار پاکستانی احباب نیز دنیا کے مختلف ممالک کے تین چار سو کے قریب احمدی و غیر احمدی احباب قادیان جانے کیلئے پہلے سے جمع تھے۔ جب ہم نے پاکستان اور ہندوستان کی درمیانی سرحد عبور کی تو احباب نے بہت جوش سے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے بلند کئے۔ پاکستان میں عرصہ دراز کی گھٹن اور بندش کے بعد وہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے میں ایک خاص لذت اور کیف و سرور محسوس کر رہے تھے۔ اُس وقت اِن کا جوش و خروش اور ذوق و شوق دیدنی تھا۔

اٹاری پہنچ کر قافلے کے جملہ احباب نے لاریوں اور بسوں کے ذریعے قادیان کی جانب سفر کا آغاز کیا۔ حفاظت کی غرض سے ملٹری کے ٹرکس ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ قافلہ کے آگے بھی ملٹری کے ٹرکس تھے اور پیچھے بھی۔ بارڈر کی طویل اور صبر آزما چیکنگ کے بعد بقیہ سفر بہت سہولت اور آرام سے گزرا۔ جب ہم قادیان میں داخل ہوئے تو اہلِ قادیان نے قافلہ کا بہت والہانہ انداز میں پرتپاک استقبال کیا۔ شہر کے بازاروں کو بینروں اور جھنڈیوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اہلِ قادیان اپنے آنے والے بھائیوں پر گلاب کے پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے بہت پرجوش خیر مقدمی نعرے لگا رہے تھے۔

قادیان میں خاص طور پر میرے ساتھ اور جماعت احمدیہ جرمنی کے دیگر احباب کے ساتھ محبت و خلوص کا آئینہ دار بہت ہی دل موہ لینے والا سلوک روا رکھا گیا۔ ہماری عزّت افزائی میں کوئی کسر اٹھا

نہ رکھی گئی۔ ہم اس حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئے اور جذبات تشکر سے لبریز ہوئے بغیر نہ رہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض دینے کا خصوصی اعزاز بخشا گیا پھر یہی نہیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ کے افتتاح کے موقع پر خاکسار کو لوائے احمدیت لہرانے کا اعزاز بھی بخشا اور پھر آپ نے افتتاحی دعا بھی خاکسار ہی سے کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے نتیجہ میں جرمنی کی جماعت مالی قربانیوں اور تبلیغی مساعی کے اعتبار سے بحمد اللہ تعالیٰ ایک مثالی جماعت سمجھی جاتی ہے۔ اس اعزاز پر ہم جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ قربانیوں اور تبلیغ کے ہمارے اس جذبہ کو اپنے فضل سے فزوں سے فزوں تر فرمائے، ہمیں اپنے فرائض کو بہتر سے بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر کوششیں اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پر منتج ہوں۔ اگرچہ اُردو زبان نہ جاننے کی وجہ سے میں جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کو پورے طور پر سمجھنے اور تفصیلی طور پر ان سے مستفیض ہونے سے قاصر تھا لیکن ہر تقریر کا پیغام اور لب لباب مجھ پر واضح ہوتا چلا گیا۔ اس سے مجھے جو روحانی فیض پہنچا اور جو برکات مجھے حاصل ہوئیں اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے نتیجہ میں میں انہیں جسمانی طور پر محسوس کر رہا تھا اور میرا روآں روآں حمد کے ترانے گا رہا تھا۔

جب جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا تو جملہ حاضرین جلسہ نے حضور کے ارشادات کو خاص توجہ اور انہماک کے عالم میں نمناک آنکھوں کے ساتھ اس حال میں سنا کہ وہ فرط عقیدت و محبت سے جھوم رہے تھے اور مجسم دعا بنے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں اس خواہش اور ارادے کا اظہار فرمایا تھا کہ حضور اگلے سال یعنی ۱۹۹۱ء کے اواخر میں قادیان میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اگلے سال کا جلسہ جماعت احمدیہ کا سوواں جلسہ سالانہ ہوگا کیونکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقدس و بابرکت جلسہ کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں ڈالی تھی۔ حاضرین جلسہ حضور کا پیغام کمال محویت کے عالم میں سن رہے تھے اور ساتھ کے ساتھ حضور کی اس خواہش کے پورا ہونے کے لئے زیر لب دعائیں بھی کر رہے تھے۔

قادیان میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ شرکت کرنے والے ہر احمدی کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ قادیان کی مقدس بستی اور اس کے روحانی ماحول سے بھرپور انداز میں مستفیض ہو اور اس کے زیر اثر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے اور اس طرح اس کی جناب میں سرخرو ٹھہرے۔ قادیان کی بستی وہ مقدس بستی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی کے شب و روز بسر کئے۔ اس کی مٹی کے ذرّوں کو آپ کے مبارک قدموں کو چومنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں کے پتھروں، درختوں اور پورے ماحول نے آپ کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی آواز اور پُر اثر خطاب کو بار بار گوش دل سے سنا اور اس کی فضا نے اسے اندر جذب کر کے اسے اپنی لہروں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کیا۔ اس لئے وہاں کا ذرہ ذرہ مقدس اور بابرکت ہے۔ اگرچہ قادیان سے حق و صداقت کی جو ندا بلند ہوئی اور جو پیغام نشر ہو کر فضائے بسیط میں پھیلا وہ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے اور اس پیغام پر لبیک کہنے والے دنیا کے ایک سو بیس سے بھی زائد ممالک میں پائے جاتے ہیں اور اس طرح رفتہ رفتہ روئے زمین میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے لیکن اس انقلاب عظیم کے باوجود قادیان کی مقدس بستی ابھی تک اُسی ہیئت و حالت میں قائم ہے جیسی کہ وہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں تھی۔ اس بستی کے لئے بڑھنا اور پھیلنا اور ایک بڑے شہر میں تبدیل ہونا مقدر ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں پائے جانے والے احمدیوں کے اندر خاص طور پر جرمنی میں بود و باش رکھنے والے ہر احمدی کو جسے بحمد اللہ مالی استطاعت حاصل ہے اور جس کی راہ میں کوئی قانونی روک بھی حائل نہیں چاہیئے کہ قبل اس کے کہ قادیان کی حالت تبدیل ہو اور وہ ایک بہت بڑے شہر کا روپ اختیار کرے قادیان جا کر اس کی ضرور زیارت کرے اور قادیان کی بستی کو اُس حال میں اپنی آنکھوں سے دیکھے جس حال میں وہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں تھی۔ ہر احمدی کے لئے قادیان کی زیارت کا بہترین موقع اگلے جلسہ سالانہ کا تاریخی موقع ہوگا۔ کیونکہ وہ سوواں جلسہ سالانہ ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت اور عظیم الشان روحانی برکات کا حامل ہوگا۔ میں جرمنی کے ہر احمدی سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیان کے اگلے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا عزم ابھی سے باندھ لے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے اور اس میں حضور ایدہ اللہ کی شمولیت کے ساتھ ساتھ خود اپنی شمولیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کرتا رہے۔

قادیان میں مجھے ایک بہت بڑی سعادت یہ نصیب ہوئی کہ مجھے

بیت الدعا میں دعا کرنے کا انمول موقع میسر آیا لیکن مجھے بیت الدعا میں دعا کرنے کے لئے چند منٹ ہی میسر آ سکے کیونکہ دن اور رات کے تمام اوقات میں بیت الدعا میں دعا کرنے کے خواہشمندوں کی بڑی لمبی لمبی قطاریں لگی رہتی تھیں۔ ہر احمدی کی یہی خواہش تھی کہ اس بابرکت جگہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کیں اسے وہاں دعا کرنے کے لئے چند لمحات ہی میسر آجائیں۔ اگلے جلسہ پر جانے والے جرمن احمدی اس غیر معمولی سعادت سے بھی حصہ لے سکیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو دیکھنے والوں سے فیض پانے کا بھی انمول موقع نہیں وہاں میسر آسکے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے مالامال ہو کر وہاں سے واپس لوٹیں گے انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

قادیان کی زیارت، جلسہ سالانہ میں شمولیت اور افضال و انعامات سے بہرہ ور ہونے کے بعد میں قادیان سے پاکستان میں ربوہ واپس لوٹ آیا اور کچھ عرصہ وہاں بھی قیام کیا۔ ربوہ میں قیام خود اپنی ذات میں کچھ کم روح پرور اور ایمان افروز نہیں ہوتا۔ مساجد میں اذانوں پر ناروا پابندی کے باوجود ان میں بروقت نمازوں کا خصوصی التزام اور نمازوں میں خشوع و خضوع کی کیفیت سے دل متاثر ہوتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ بہشتی مقبرے میں حسن کی نفاست و نظافت کا اہتمام اور روحانی ماحول اپنے اندر ایک خاص جذب رکھتا ہے۔ بزرگان دین کے مزاروں پر دعاؤں کی توفیق کا ملنا بہت بڑی سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ اس سعادت کے بار بار حصول کے علاوہ میں امسال بھی محمد الیاس منیر اور دیگر اسیران راہ مولیٰ کی ملاقات سے بھی مشرف ہوا۔ جو نہایت قابل قدر نمونہ اس زمانہ میں اسیران راہ مولیٰ نے دکھایا ہے اس کی وجہ سے میں چاہتا تھا کہ میں ہی نہیں بلکہ میری پوری فیملی کو بھی ان کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ چنانچہ اس مرتبہ میں اپنے بال بچوں سمیت فیصل آباد جیل میں محترم الیاس منیر صاحب اور بعض دیگر اسیران راہ مولیٰ سے ملا۔ ہر چند کہ وہ مسلسل چھ سال سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں تاہم اس مرتبہ بھی میں نے محمد الیاس منیر صاحب کو اس قدر ہشاش بشاش، مطمئن، پرسکون اور راضی برضا پایا کہ ہم گھر بیٹھ کر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میرے بچوں کی یہ خوش نصیبی ہے کہ وہ بھی دین کی راہ میں بکمال بشاشت کے ساتھ سختیاں جھیلنے والے مرد مجاہد کی زیارت سے مستفیض ہوئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(مرتبہ عمران احمد خان)

وقف جدید

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے قبل الہام الٰہی میں آپ کی ایک پر شوکت صفت یہ بتائی گئی تھی کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا ـ ـ ـ ـ" آپ کی ہر تحریک میں یہ صفت جلوہ گر ہے۔ اور ان تحریکات میں حصہ لینے والے وجودوں میں بھی روشن تر دکھائی دیتی ہے۔ یہ صفت "وقف جدید" کی تحریک میں بہت نمایاں رنگ میں موجود ہے۔

حضرت مصلح الموعودؓ وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا ... خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

وقف جدید کی تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس تحریک کی افادیت کے پیش نظر فرمایا "وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے عالمی سطح پر پھیلا دیا ہے۔ آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ اس مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ افراد کو شامل ہونا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"پس وقف جدید میں جب ہم افراد کی تعداد میں اضافہ پر زور دیتے ہیں تو میری نیت اس میں ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ وہ احمدی جو اب تک مالی قربانی کی لذت سے محروم ہیں ان کو اس بہانے ایک موقع میسر آجائے اور پھر خدا کے فضل کے ساتھ وہ ہر دوسری تحریک میں بھی خود بخود آگے بڑھنے لگیں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس راہ میں ضمیر کی آواز بلند کرتے ہوئے آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالکریم زاہد۔ سیکریٹری وقف جدید۔ جماعت احمدیہ جرمنی)

طاہر احمدیہ مسلم ہائی سکول گیمبیا میں نائب صدر مملکت کی تشریف آوری

سکول کے طلباء، ممبران سٹاف اور دیگر سربرآوردہ اصحاب سے نائب صدر مملکت کا پُر مغز خطاب

گرانقدر تعلیمی خدمات پر جماعت احمدیہ اور احمدیہ مشن گیمبیا کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین

گیمبیا (مغربی افریقہ) کے نائب صدر ہز ایکسی لنسی بی بی ڈابو نے (جو ملک کے وزیر تعلیم بھی ہیں) ۱۸ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو محکمہ تعلیم نیز نوجوانوں کے اور ثقافتی امور کے محکموں کے ایک درجن سے زائد اعلیٰ افسران کے ہمراہ لوئر ڈویژن کے مقام مانساکونکو (MANSAKONKO) میں واقع طاہر احمدیہ مسلم ہائی سکول میں تشریف لاکر سکول کے مختلف شعبہ جات نیز تعلیم اور کھیلوں وغیرہ کے خصوصی انتظامات کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اس موقع پر آپ نے سکول کے طلباء اور ممبران سٹاف نیز علاقہ کے سربرآوردہ اصحاب سے خطاب بھی فرمایا۔

اپنے خطاب میں ہز ایکسی لنسی بی بی ڈابو نے فرمایا اس سکول کے قیام اور اس کے اہتمام و انصرام پر میں احمدیہ مشن گیمبیا کا ازحد شکر گزار ہوں حکومت اپنی سالانہ آمدنی کا پانچواں حصہ تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ حکومت کا منشا اور کوشش یہ ہے کہ ملک کے دارالحکومت بانجول سے دور دراز کے شہروں اور خصوصاً دیہی علاقوں میں سکول کھولے جائیں تاکہ ملک کے دور دراز کے علاقوں کے رہنے والے بھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو سکیں۔ مانساکونکو میں قائم ہونے اور تعلیم کو عام کرنے والا یہ ہائی سکول حکومت کے اس منشاء کو پورا کرنے کی ایک بہت کامیاب اور قابل قدر کوشش پر دلالت کرتا ہے۔

ہز ایکسی لنسی بی۔ بی۔ ڈابو نے خطاب جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا مجھے آج اس سکول میں آکر اور آپ حضرات کے درمیان اپنے آپ کو پاکر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ خوبصورت چیز بہرحال خوبصورت ہوتی ہے۔ اسے جو بھی پہلی دفعہ دیکھتا ہے وہ اسے پسند کرتا اور سراہتا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی خوبصورت چیز کو اس کے ابتدائی مرحلہ میں دیکھنے کے بعد اس کی ترقی یافتہ حالت میں بھی اس کا مشاہدہ کریں تو یقیناً آپ اسے پہلے کی نسبت کہیں زیادہ پسند کرنے کی وجہ سے اور زیادہ سراہیں گے۔ آج میں کچھ ایسی ہی کیفیت سے دوچار ہوں۔ ۱۹۸۸ء میں جب میں اس سکول کا سنگ بنیاد رکھنے آیا تھا تو اس عظیم چیلنج کو دیکھ کر جو اس سکول کے بانیوں کو درپیش تھا میں خود مرعوب ہوئے بغیر نہ رہا تھا۔ ایک گھنے جنگل کو جو درختوں اور جھاڑیوں سے اٹا ہوا تھا صاف کرکے اسے سکول کی عمارتوں میں تبدیل کرنا اور گردونواح کے ماحول کو اس قابل بنانا کہ لوگ وہاں آباد ہو سکیں اور بسہولت کاموں میں مصروف رہ سکیں ہنسی کھیل نہ تھا میرے لئے یہ امر بہت ہی خوشکن حیرت و استعجاب کا موجب ہے کہ آج میں دو سال بعد یہاں آکر ایک یکسر مختلف منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ یہ منظر پہلے بھیانک منظر سے اس قدر مختلف ہے کہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ہز ایکسی لنسی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی بڑی تعداد سے بھی متاثر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا۔ اگر اس دور افتادہ علاقہ میں یہ سکول قائم نہ ہوتا تو ان طلباء کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے کوئی ہائی سکول تلاش کرنے میں بہت بھاگ دوڑ اور تگ و دو کرنا پڑتی۔ ہز ایکسی لنسی زمین کی تبدیل شدہ ہیئت، اس کی پلاننگ اور اسے عملی جامہ پہنانے کے عزم بالجزم سے بہت متاثر ہوئے۔ سکول میں زراعت کو جو خصوصی اہمیت دی جارہی ہے اس نے بھی ہز ایکسی لنسی کو بہت متاثر کیا۔ انہوں نے فرمایا زراعت کو اہمیت دینا بہت ہی مناسب اقدام ہے اور وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ جس حد تک بھی ہمارے لئے ممکن ہو ہمیں اپنے تعلیمی نظام کو حقیقی زندگی سے ہم آہنگ بنانے اور ہم آہنگ رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

نائب صدر مملکت نے سکول کے انتظام و انصرام کو بھی بہت سراہا اور فرمایا ایک ایسے ادارے کو ترقی دینے کے لئے بہت سی صلاحیتوں اور اوصاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ طاہر احمدیہ مسلم ہائی سکول کو نہ صرف یہ صلاحیتیں میسر ہیں بلکہ بہت وافر انداز میں ان کی بہم رسانی اسے حاصل ہے۔ ان صلاحیتوں میں سے ایک صلاحیت یہ ہے کہ جو مقصد پیش نظر ہے اس کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ اس ضمن میں دوسرا وصف ہے نظم و ضبط کی فراوانی اور یہ نظم و ضبط آج اپنے اردگرد ہر طرف ہمارے مشاہدے میں آرہا ہے۔ اوّلیت کی آئینہ دار پیش قدمی، دماغی زرخیزی اور جدت طرازی کو بھی یکساں طور پر بے اندازہ اہمیت حاصل ہے۔

میں سمجھتا ہوں خود یہ جگہ جہاں اس وقت یہ تقریب ہو رہی ہے اس سکول کی انتظامیہ کی طبعی پیش قدمی، دماغی زرخیزی اور جدت طرازی پر شاندار ناطق ہے۔

ہز ایکسی لنسی سکول کے تابناک مستقبل کے بارے میں بہت پُر امید تھے چنانچہ انہوں نے فرمایا جب تک کارپردازوں میں اولیت کی آئینہ دار پیش قدمی قائم ہے جب تک مقصد کی طرف بڑھنے کا جذبہ موجزن ہے اور جب تک ذرائع کی کمیابی کے باوجود نئے ذرائع پیدا کرنے کی روح کارفرما ہے میں اس سکول کی ترقی کے بارہ میں پُر امید ہوں اور ہمیشہ پُر امید رہوں گا۔

نائب صدر مملکت نے امداد و اعانت کا یقین دلاتے ہوئے فرمایا یہ تعلیمی ادارہ حکومت کی جانب سے میری وزارت کی پوری پوری حمایت پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ اس ادارہ کی امداد و اعانت کرنا ہمارا فرض ہی نہیں بلکہ بہت خوشگوار فرض ہے۔ ہم پرنسپل صاحب اور ان کے سکول کو یقین دلاتے ہیں کہ طاہر احمدیہ مسلم ہائی سکول ہمارے وسیع و عریض تعلیمی خاندان کا ایک اہم حصّہ ہے۔ ہم اس سکول کی تائید و حمایت اور امداد و اعانت کرتے رہیں گے۔

ہز ایکسی لنسی نائب صدر کے خطاب سے پہلے سکول کے پرنسپل صاحب نے جناب نائب صدر اور ان کے ہمراہ تشریف لانے والے دیگر سربرآوردہ حضرات کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اپنی رپورٹ میں جناب پرنسپل نے اس مقتدر تقریب کے شرکاء کو مطلع کیا کہ سکول کا سنگ بنیاد ہز ایکسی لنسی نائب صدر مملکت نے ۵ راگست ۱۹۸۸ء کو رکھا تھا اور سکول نے ۱۰ راکتوبر ۱۹۸۸ء سے کام شروع کر دیا تھا۔ ویسے سکول کا باقاعدہ افتتاح ری پبلک آف گیمبیا کے صدر ہز ایکسی لنسی سر داؤد جاورا نے ۲ راکتوبر ۱۹۸۹ء کو فرمایا۔

آخر میں جماعتہائے احمدیہ گیمبیا کے امیر اور مشنری انچارج مولانا داؤد احمد حنیف نے نائب صدر مملکت اور ان کے ہمراہ آنے والے دیگر سربرآوردہ حضرات کا شکریہ ادا کیا۔

مہمان گرامی کی خدمت میں سکول کی طرف سے پانچ جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کی تفسیر، جرمن ترجمہ قرآن کی ایک جلد نیز سکول میگزین کا تازہ شمارہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

(مرسلہ وکالت تبشیر۔ اُردو ترجمہ ڈاکٹر عمران احمد خان)

بقیہ : خطبہ جمعہ

حوصلہ نہیں کہ منعم علیھم لوگوں کے سرتاجوں جیسا بننے کی کوشش کرو اور خدا سے یہ دعا مانگو کہ جس طرح اُن کی زندگیاں گزریں ویسی ہی ہماری زندگیاں بھی گزریں تو پھر ذرا نیچے اُتر جاؤ۔ نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لو۔ وہاں نہیں ہمت پڑتی تو اس سے نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لو یہ سب سے آخری چوکھٹ پر کھڑے ہو جاؤ۔ صالحین کے اندر ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن سے کمزوریاں بھی سرزد ہوئیں۔ جن کے اندر زیادہ بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں تھی، اللہ اُن سے درگزر فرماتا رہا مگر کسی میں تو ضرور شامل ہو اور کچھ نہ کچھ ویسے نمونے ضرور دکھاؤ جیسے انعام پانے والوں نے اس سے پہلے دکھائے ہیں تو دیکھیے یہ سورۂ فاتحہ کی دعا ہمیں کن کن راہوں سے گزارتی رہی ہے۔ کن کن نئے مطالب اور معارف کے جہان ہمارے سامنے کھولتی چلی جا رہی ہے اور کھولتی رہی ہے اور کس طرح ہمیں رفتہ رفتہ سلیقہ سکھاتی ہے۔ تربیت دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کس طرح ادا کرو، اس سے کیا فائدہ اٹھاؤ۔ کس طرح اس سے دلی تعلق قائم کرو لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ مضمون تو شاید اور ایک دو خطبوں کا محتاج رہے۔ اب وقت ختم ہو رہا ہے۔ ایک گھنٹے کے قریب وقت گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو آئندہ یا اس سے آئندہ خطبے میں انشاء اللہ اس مضمون کو جاری رکھیں گے۔ السلام علیکم۔

بقیہ : شعبہ تبلیغ اعلانات

یا جہاد کے بارے میں سوالات پوچھے۔ جن کا تسلی بخش جواب اُن کو دیا گیا۔ دو اخباری نمائندوں نے بھی اس بارے میں سٹال پر آکر ہمارا نقطۂ نظر جاننا چاہا۔ چنانچہ ہمبرگ مشن سے اسلامی نقطۂ نظر سے متعلق لٹریچر منگوا کر اُن کو دیا گیا۔ جس کو انہوں نے ۲۷ دسمبر کے اخبار WOCHEN BLAH میں شائع کیا۔

• مؤرخہ ۲۲ ستمبر بروز ہفتہ شام ۵½ بجے جماعت DIEBURG نے ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا۔ جس میں مقامی جرمن احباب کے علاوہ شہر کے میئر مسٹر پیٹر کرسٹ نے بھی شمولیت کی۔ تلاوتِ قرآنِ کریم و ترجمہ کے بعد مکرم مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج نے جماعت کا تعارف کروایا۔ مکرم ہدایت اللہ جبش نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر لیکچر دیا۔ آخر میں حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی گئی جن کے جوابات مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم مشنری انچارج صاحب اور مکرم ہدایت اللہ جبش صاحب نے دیئے۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ مکرم نعیم احمد صاحب صدر جماعت DIEBURG نے شہر کے میئر کو قرآنِ کریم اور صد سالہ جوبلی کی یادگار شیلڈ پیش کی۔

• اس شعبہ تبلیغ میں مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب، مکرم طارق لطیف بھٹی صاحب اور مکرم محمود احمد طاہر خدمات بجالا رہے ہیں۔ شعبہ تبلیغ سے متعلق کسی بھی امور میں دوست ان سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

جماعت جرمنی کا دوسرا جلسہ پیشوانِ مذاہب

چوھدری حفیظ الرحمٰن ۔ شعبہ تبلیغ

مؤرخہ ۲۴ اکتوبر کی شام GAERN GYMNASIUM فرینکفرٹ کے ہال میں جرمنی کے دوسرے جلسہ پیشوانِ مذاہب کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ کے انعقاد اور تیاری کے لئے مکرم امیر صاحب جرمنی نے ایک کمیٹی تشکیل دی جو مندرجہ ممبران پر مشتمل تھی۔ برادرم ہدایت اللہ ہبش صاحب چیئرمین مکرم عرفان احمد خان صاحب، مکرم رانا صفدر صاحب، مکرم طاہر محمود صاحب، مکرم راشد گڈاٹ صاحب ممبران و خاکسار چوہدری حفیظ الرحمٰن سیکرٹری کمیٹی۔

اس جلسہ کی تشہیر کے لئے اخبار میں اشتہار دیئے گئے۔ دس ہزار دعوتی اشتہار (LEAFLETS) فرینکفرٹ شہر میں مقامی جماعت کے تعاون کے ساتھ تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ بہت بڑے سائز کے تقریباً ۷۰ پوسٹرز شہر کے مختلف LITFABSAULE پر اور دیگر مناسب جگہوں پر چسپاں کئے گئے۔

اجلاس کی کارروائی ٹھیک ۸ بجے شام مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ ہر مقرر کے لئے ۲۰ منٹ کا وقت مخصوص تھا۔ مکرم پروفیسر اندو پرکاش پانڈے صاحب نے کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی کے بارے میں تقریر کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق پروفیسر ڈاکٹر میخائل بروم لِک صاحب نے اپنے خیالات سے حاضرین کو مستفیذ کیا۔ مہاتما گوتم بدھ کا مکمل تعارف ڈاکٹر الفرڈ وائل صاحب نے نہایت اچھے انداز میں کرایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں میخائل ڈیرشش صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا تعارف مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب مشنری انچارج نے نہایت احسن اور مؤثر رنگ میں کرایا۔ حضرت بابا نانک کے بارے میں تقریر گیانی ہرجیت سنگھ صاحب نے کی۔ ان تقاریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مختلف مکتبہ ہائے فکر کی طرف سے مختلف سوالات کئے گئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ یہ اجلاس دلچسپ سوال و جواب کی وجہ سے ایک پُروقار غیر متعصب اور دلچسپ محفل میں تبدیل ہو گیا جس سے اکثر حاضرین نے بہت فائدہ اٹھایا۔ سب سے زیادہ سوالات اسلام اور احمدیت کے بارے میں کئے گئے۔ ان سوالات کے نہایت مؤثر اور مدلل جوابات مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب نے دیئے۔ بعض حاضرین کی غلط فہمیوں کو دور کیا گیا۔ اور بعض کو مزید تحقیقات کی غرض سے نور مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی۔

یہ جلسہ اسلامی رواداری اور وسیع القلبی کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھا میٹنگ میں حاضرین کی کل تعداد ۲۰۵ تھی جن میں سے ۱۰۵ غیر از جماعت حاضرین موجود تھے اور ان میں سے ۹۰ فی صد جرمن خواتین و حضرات تھے۔ مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جرمنی ساری کارروائی کے دوران موجود تھے۔ اور کارکنان کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے بھی رہے۔

اجلاس میں شریک تمام مذاہب کی نمائندگی کرنے والوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے لٹریچر اور کتابوں کی نمائش اس موقع پر کر سکتے ہیں۔ مگر اس سے صرف جماعت احمدیہ نے فائدہ اٹھایا۔ مکرم اسماعیل نوری صاحب نے ہال کے قریب ہی اسٹال کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ جس میں غیر مسلم حاضرین نے پوری دلچسپی لی۔

جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے ایک گھنٹہ قبل معزز مقررین اور ان کے ساتھ آنے والے احباب کو کھانا کھلایا گیا۔ کھانے میں گوشت نہ کھانے والوں کی پسند کو بھی ملحوظ رکھا گیا۔ کھانے کا انتظام مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نے بہت اچھے طریقے سے کیا۔ اس کے علاوہ اجلاس کی کارروائی کے دوران تمام حاضرین کی چائے، کافی اور دیگر مشروبات سے تواضع کی گئی۔

یہ جلسہ ملٹی کلچرل سوسائٹی کے تعاون سے کیا گیا۔ مکرم عرفان احمد خان صاحب اور مکرم طاہر محمود صاحب نے اس سوسائٹی کے سامنے جلسہ پیشوانِ مذاہب کی اہمیت واضح کی اور اس کے مقاصد بیان کئے گئے کہ اس سے معاشرے میں محبت، رواداری اور باہمی افہام و تفہیم کی فضا پیدا کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ چنانچہ جماعت کے اس کام کو سراہتے ہوئے اس سوسائٹی نے اپنی طرف سے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

مکرم امیر صاحب، مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب اور مکرم عبدالشکور خان صاحب نے نہ صرف اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا بلکہ اس جلسہ کے کامیاب انعقاد میں عملی طور پر شامل بھی رہے۔ فرینکفرٹ سٹی کی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے خدام و انصار کے علاوہ جماعت WETTER کے خدام نے اس جلسہ کی تیاری و دیگر انتظامات میں عملی طور پر مدد کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مشرقی حصّہ جرمنی میں تبلیغی سرگرمیاں

"JENA" سٹڈ میں تبلیغی مساعی کی رپورٹ

مکرم طارق لطیف بھٹی ۔ شعبہ تبلیغ

جماعت احمدیہ جرمنی کو خدا کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپؐ کے صحابہؓ کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جرمنی کے مشرقی حصّہ کو مغربی حصّہ سے ملا دیا گیا تو جماعت احمدیہ جرمنی نے فوراً سابقہ "DDR" میں تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دینے کی توفیق پائی۔

"DDR" میں ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورۂ ارفورٹ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دورے اور ارفورٹ میں کامیاب اسلامک ایوننگ کا پروگرام منعقد ہونے کے بعد اہلِ DDR نے خواہش ظاہر کی یہ جماعت اپنا یہ مشن جو انسانی خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے جاری رکھے۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے شعبہ تبلیغ کے ذمہ یہ کام لگایا گیا۔ مکرم عبدالشکور اسلم نیشنل سیکرٹری تبلیغ، مکرم رانا صفدر صاحب اور مشنری انچارج مسعود احمد جہلمی صاحب نے JENA میں مختلف اداروں سے رابطہ کیا اور بالآخر متعلقہ حکام سے اجازت حاصل کی اور JENA میں مؤرخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جماعت کی طرف سے ایک تبلیغی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نمائش ۲۳ نومبر تک جاری رہنی تھی۔

یہ نمائش JENA سٹڈ میں یونیورسٹی کی بلڈنگ کے ساتھ ایک مشہور گیلری . . . میں لگائی گئی۔ نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے فوٹوز آویزاں کئے گئے۔ اور قرآنی آیات کے تراجم پر مشتمل چند فریم لگائے گئے۔ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی پوری دنیا میں تبلیغی مساعی، وقارِ عمل، خدمتِ خلق اور دوسرے اصلاحی کاموں کو خصوصاً دکھایا گیا۔ کچھ فریم میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مختلف دورہ جات اور مختلف ممالک کے سربراہان کے ساتھ تصاویر شامل تھیں۔ سکول کے بچوں کے ساتھ حضور کے حسنِ سلوک اور پیار کی کچھ تصاویر بھی آویزاں کی گئیں۔ کچھ فریم میں اخباری تراشے لگائے گئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ جات جو انہوں نے مختلف شہروں کے کئے اور جرمنی کے لوگوں اور اخباری نمائندوں کے تاثرات تھے۔

اہلِ JENA روزانہ نمائش دیکھنے تشریف لاتے اور نمائش کے مختلف موضوعات کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے۔ قرآن کریم خریدتے اور لٹریچر حاصل کرتے اور جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے۔

۶ نومبر ۱۹۹۰ء کی شام کو JENA میں اسلامک ایوننگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس دن جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام اور احمدیت کا تعارف اور احباب کے سوالوں کے جواب دینے کا انتظام کیا گیا۔ تقریباً ۴ بجے کے قریب لوگوں نے آنا شروع کر دیا۔ شام کو تقریباً ۷ بجے تک سارا حال جو اسلامک ایوننگ کے لئے مخصوص تھا بھر گیا۔ زیادہ تر دوستوں کی تعداد جوان طبقہ پر مشتمل تھی جو طالب علم تھے۔

اسلامک ایوننگ کی تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے شروع کیا گیا جو کہ مکرم عبدالشکور اسلم صاحب نے کی اور ترجمہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے پڑھا۔ بعد میں ہدایت اللہ ہبش صاحب نے اسلام اور احمدیت کا مختصر مگر جامع تعارف کرایا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ لوگوں نے مختلف نوعیت کے سوال کئے جن کے جوابات مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مشنری انچارج و مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے دیئے۔ سوال و جواب کی محفل کے بعد جو کہ رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہی تمام احباب کو پاکستانی کھانا پیش کیا گیا جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا اور چند ایک فیملی کھانا ساتھ بھی لے کر گئیں۔ کھانے کے دوران بھی مختلف گروپس کی شکل میں لوگوں کے سوال و جواب جاری رہے۔

آخر کار یہ اسلامک ایوننگ کی تقریب رات ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ ۶ نومبر کی کامیاب اسلامک ایوننگ کی وجہ سے لوگ بعد میں بھی نمائش دیکھنے کی غرض سے تشریف لاتے رہے اور مختلف قسم کے لٹریچر بھی حاصل کرتے رہے زیادہ تر السیالٹریچر لوگ اپنے ساتھ لے کر گئے جن میں منتخب آیات و احادیث نبویؐ اور اقتباسات مسیح موعودؑ قابلِ ذکر ہیں۔

نمائش سے تقریباً تین ہزار افراد مستفیذ ہوئے۔ ۲۵ قرآن کریم چھوٹے ۱۰ بڑے اور دو ہزار کے قریب دوسرا لٹریچر لوگوں نے حاصل کیا۔

شعبہ تبلیغ و اصلاح و ارشاد کی مساعی و اعلانات

عبد الشکور اسلم۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت جرمنی

فرینکفرٹ میں یومِ تبلیغ

۱۔ تمام جماعتوں کو یومِ تبلیغ ۱۲ جنوری کو منانے کی اطلاع دی گئی۔

۲۔ مختلف مقامات پر سٹال لگانے کے لئے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے کر تبلیغی سٹال لگائے گئے۔

۳۔ شہر میں پھر کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۴۔ پھول خرید کر ہسپتال میں مریضوں کو پیش کئے۔ ان کی عیادت کی نیز جماعت کا تعارف کرایا گیا۔

۵۔ تبلیغی سٹالز پر ۴۰۰ افراد کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ۲۵۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ قرآن مجید کے ترجمہ سے لوگ بہت متاثر ہوئے ایک مصری دوست نے اصرار کر کے ۵۰ مارک عطیہ دیا۔ قرآن کریم کے تراجم بھی لوگوں نے خریدے۔

محترم عبد السمیع صاحب تحریر کرتے ہیں۔

"مجھے اپنا عزم کہ کاسل شہر کو خدا تعالیٰ۔ اس کے رسولؐ اور مہدیؑ کے لئے فتح کرنا ہے ہر دم یاد ہے۔ اس سلسلہ میں میں قریباً روزانہ کاسل شہر میں تبلیغ کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اس طرح بہت سے لوگوں سے رابطہ ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں الجزائر کے ایک دوست اپنی جرمن بیوی اور بچّی کے ساتھ احمدیت میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک یوگوسلاوین لڑکی نے بھی اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو سمجھ کر اپنے گھر نماز ادا کرنا شروع کی ہے۔ نیز پانچ یمنی دوست بھی احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔"

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد ہدایت نصیب کرے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہونے کی توفیق پائیں۔ آمین۔

- مجلس شوریٰ جرمنی منعقدہ ۱۹۹۰ء نے بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس منعقد کرنے کی جو تجویز پاس کی تھی اس کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحمت فرمادی ہے۔ اس کانفرنس کا عنوان ہے۔ "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" یہ کانفرنس ۱۹۹۲ء کے وسط میں فرینکفرٹ میں منعقد کرنے کا ارادہ ہے۔

اس کانفرنس کی تیاری اور کامیاب انعقاد کے بارے میں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے شعبہ تبلیغ کو جلد از جلد آگاہ کریں۔

اس عظیم تاریخی کام میں عملی طور پر مدد و تعاون کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

اس بین الاقوامی کانفرنس کی کماحقہٗ کامیابی کے لئے دردِ دل سے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

- وہ دوست جو خوش الحانی سے تلاوت یا نظم پڑھ سکتے ہوں شعبہ تبلیغ کو اپنے نام، پتہ جات اور فون نمبر سے مطلع کریں تاکہ جلسہ سالانہ اور دیگر جماعتی اجلاسات میں شمولیت کے لئے ان کا انتخاب کیا جاسکے۔ بہتر ہوگا کہ وہ اپنی آوازیں تلاوت و نظم کی صورت میں کیسٹ پر ریکارڈ کر کے بذریعہ ریجنل امیر بھجوائیں۔

- جماعت WETTER نے ماہ جنوری میں کل ۴ اسٹالز لگائے گئے۔ تقسیم لٹریچر کی کل تعداد ۱۸۳، اسٹال پر تشریف لانے والوں کی تعداد ۹۵، ماہ جنوری میں جو قیمتاً لٹریچر فروخت ہوا، ۸۳ مارک۔

- جماعت احمدیہ AURICH ریجن ہمبرگ نے ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا جس میں جرمن احباب کو دعوتی خطوط ارسال کر کے مدعو کیا گیا چنانچہ ۳۰ جرمن احباب و خواتین نے اس فنکشن میں شمولیت کی۔ ان میں شہر کے میئر بھی شامل تھے۔ تلاوتِ قرآن کریم و جرمن ترجمہ کے بعد مکرم فضل الرحمٰن انور نے حاضرین سے جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں اُن کو آگاہ کیا۔ جس کے بعد شہر کے BURGAMASTER نے مہمانوں کی طرف سے مقامی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ حاضرین نے اسلام میں عورت کا مقام، ایران عراق جنگ، سلمان رشدی و دیگر اسلامی مسائل پر سوالات کئے۔ اس مجلس میں تین اخباری نمائندے بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے اخبارات میں اس فنکشن کی خبر کو شائع کیا۔ آخر میں حاضرین کو جماعتی کتب کی نمائش سے متعارف کروایا گیا۔ محترم BURGAMASTER کو قرآن کریم بطور تحفہ اور اُن کی بیگم کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔ (محمد لطیف۔ صدر جماعت)

- جماعت احمدیہ STADE بہت باقاعدگی سے تبلیغی سٹال لگاتی ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں میں سٹال پر آنے والوں نے عراق کویت تنازعہ، مذہبی جنگ

ہمبرگ ریجن کی سرگرمیاں

نو احمدی مسلم روسی عالم راویل بخارالیوف صاحب کی ہمبرگ میں آمد

نعیم الدین احمد ۔ نمائندہ خصوصی ہمبرگ

ہمارے نو احمدی مسلم بھائی راویل بخارالیوف اپنے دورہ جرمنی کے دوران ۲۷ تا ۲۹ نومبر ۹۱ء کو ہمبرگ تشریف لائے۔ مکرم راویل بخارالیوف صاحب روسی عالم ہیں اور شاعر بھی ہیں۔ روس کے ادبی حلقوں میں شناسا ہیں۔

ہمبرگ میں اُن کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل ہی RUSSIAN DESK کا باقاعدہ قیام عمل میں آچکا تھا اور اعجاز احمد صاحب اسی ڈیسک کے انچارج مقرر ہوئے تھے۔ مکرم اعجاز احمد صاحب گذشتہ ایک سال سے جرمنی میں ہیں اور جرمن زبان سے بالکل تھوڑی واقفیت رکھتے ہیں۔ اس سے قبل یہ تعلیم کے سلسلہ میں دو سال روس میں قیام کر چکے تھے اور اسی نسبت سے روس زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔

برادرم راویل بخارالیوف صاحب کے ہمبرگ میں تین روزہ قیام کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلا حصہ ہمبرگ مسجد میں روسی زیرِ تبلیغ احباب سے ملاقات رکھا گیا۔ دوسرا پروگرام ہمبرگ کے مقیم احمدی احباب سے ملاقات اور سلسلۂ سوالات وجوابات کی صورت پر مشتمل تھا۔ تیسرا اور آخری مشرقی جرمنی کے شہر SCHWERIN میں کرایہ کا ہال لے کر روسی احباب اور افواج کو مدعو کرنے پر ترتیب دیا گیا۔

ہمبرگ میں پانچ روسی مرد اور خواتین سے ملاقات کروائی گئی اور برادرم راویل بخارالیوف صاحب کی زبان سے سچے اسلام یعنی احمدیت کا پیغام دیا گیا روسی زبان میں موجود لٹریچر سے متعارف کروایا گیا۔ یہ دلچسپ مجلس دو گھنٹے سے زیادہ جاری رہی۔ آخر میں مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

پروگرام کا دوسرا حصہ بھی خوب دلچسپ رہا۔ ہمارے پاکستانی احمدی احباب اپنے روسی بھائی کی آمد پر بہت خوش تھے اور ملاقات اور سوالات کے جوابات کے دوران گہری واقفیت ہوئی اور محبت میں اضافہ کا باعث ہوا۔ مشرقی جرمنی میں ہمارے ہمبرگ ریجن کے نگران برادرم فضل الرحمان صاحب انور مقرر ہیں ان کی زیرِ سرکردگی راویل بخارالیوف صاحب کی شہر SCHWERIN میں تبلیغی نشست کی تیاریاں کی گئیں۔ باوجود نہایت قلیل وقت کے تین روز متواتر تبلیغی سٹال لگایا گیا جس پر دعوتِ عام کے کارڈ تقسیم کئے گئے۔

ایک مقامی اخبار میں بھی اشتہار دیا گیا۔ برادرم اعجاز صاحب نے ایک روسی زبان میں دعوت نامہ تیار کیا اور اس دعوت نامے کو روسی افواج اور روسی شہریوں میں تقسیم کیا۔ یہ یاد رہے کہ SCHWERIN شہر روسی افواج کی چھاؤنی ہے اور سب جانتے ہیں کہ واقفیت نہ ہونے کی صورت میں فوجی چھاؤنیوں میں داخلہ کس قدر مشکل اور صبر آزما ہوتا ہے لیکن مکرم اعجاز صاحب نے اعلیٰ روسی افسران تک رابطہ کیا اور اُن کو دعوت دی۔

SCHWERIN شہر ہمبرگ سے ۱۴۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ لیکن تکلیف اور سفر کی صعوبتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے احباب نے تبلیغی سٹال کے لئے تین روز متواتر دیئے۔

بہرحال مقررہ روز کاروں میں SCHWERIN روانگی ہوئی۔ مکرم راویل صاحب کی بیگم بھی ہمراہ تھیں۔ اُن کی دلداری کی خاطر انتظامات میں مدد کے لئے تین مقامی احمدی خواتین بھی ہمراہ گئیں یہ خواتین خاطر خواہ جرمن زبان بول سکتی ہیں اِس اجلاس کا انتظام ایسے کیا گیا کہ ایک بڑا کمرہ راویل صاحب اور روسی مہمانوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ اور ایک دوسرے بڑے ہال میں لٹریچر رکھا گیا۔

دعوت ناموں اور اشتہارات میں شام پانچ بجے کا وقت دیا گیا تھا۔ عین پانچ بجے مہمان آنے شروع ہو گئے۔ جرمن اور روسی دوست مع اپنی بیگمات کے تشریف لا رہے تھے۔ بعض افسران باقاعدہ یونیفارم میں تھے۔ چونکہ ہماری سب کی آپس میں پہلی ملاقات تھی اور ایک دوسرے سے گہرا تعارف نہ تھا۔ لہٰذا ماحول بہت محتاط نظر آتا تھا۔ فوجی وردیوں میں ملبوس افسران نے تصاویر کھینچنے سے منع کر دیا۔ اُن کی خواہش کا احترام کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق مخصوص ہال میں مکرم راویل صاحب، مکرم ریجنل امیر صاحب اور مکرم مربی صاحب سلسلہ کے ساتھ مجلس کا آغاز ہوا۔ مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے تلاوتِ قرآن کی اور پھر انگریزی زبان میں جماعت کا تعارف کروایا اور مکرم راویل صاحب نے ترجمہ کے فرائض ادا کئے۔ مکرم ظہور احمد صاحب ریجنل امیر نے بھی جماعت کے مختلف معاملات میں نقطہ ہائے نظر پیش کئے

اور ضروری وضاحتیں فرمائیں۔ مہمانوں کے لئے یہ نعرہ کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" نہایت کشش کا باعث بنا۔ مکرم راویل صاحب نے اپنے قبول اسلام اور اس کے بعد کے تجربات بیان کئے جو نہایت ایمان افروز تھے۔ سامعین کی محویت اور چہروں کے آثار چڑھاؤ سے اُن کی کیفیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ مکرم راویل صاحب نے روسی زبان میں اپنی دو نظمیں بھی سنائیں جن کو بہت سراہا گیا۔

دوسری طرف ۳۰ جرمن احباب بھی تشریف لا چکے تھے اور لٹریچر اور نمائش میں بہت دلچسپی لے رہے تھے۔ اس موقعہ پر مختلف گروپس بن گئے اور بے تکلفی سے تبادلہ خیال شروع ہو گیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں نہایت پُر مغز سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ بعض احباب اس دوران آتے رہے اور اپنی ضرورت کے مطابق استفادے کے بعد جاتے بھی رہے۔ عجیب سماں بندھ گیا۔ ہمیں قطعاً یہ اندازہ نہ تھا کہ خدا تعالیٰ ہماری اتنی حقیر اور بے معنی کوششوں کا ایسا عظیم اجر دے گا۔ تمام کے تمام مہمان نہایت سلجھے ہوئے اور تعلیم یافتہ تھے۔ اور نہایت سلیقہ سے پیش آتے رہے۔ خواتین بھی بڑی دلچسپی سے حصہ لیتی رہیں۔ فضا نہایت بے تکلف ہو گئی۔ مختلف احباب سے پتہ جات لئے گئے اور اپنے دیئے گئے۔ یہ سارا پروگرام دو گھنٹے سے زیادہ جاری رہا۔

تشریف لانے والوں میں روسی افواج کے SCHWERIN کے کمانڈر مع ترجمان خاتون موجود تھے۔ اور ان کے ہمراہ دو کرنل مع بیگمات بھی تھے۔ دوسرے بھی اعلیٰ فوجی افسران تشریف لائے تھے۔ کمانڈر صاحب اور اُن کی ترجمان صاحبہ کو قرآن مجید تحفہ پیش کیا گیا۔ وہ جذبات سے مغلوب ہو گئے۔

آج کے پروگرام کا آغاز بہت محتاط طریقہ سے ہوا تھا۔ مہمان حضرات بہت کھنچے کھنچے تھے۔ لیکن ان دو تین گھنٹوں میں ایسا محبت اور اپنائیت کا ماحول پیدا ہو گیا کہ وہی فوجی افسران جو فوٹو اتروانے سے گھبرا رہے تھے خود اصرار کر کے مع اپنی بیگمات کے تصاویر اتروا رہے تھے۔ بلکہ بلا بلا کر کھنچوا رہے تھے کہ کوئی رہ نہ جائے۔ نہایت محبت سے بغلگیر ہو رہے تھے اور بار بار ملاقات پر اصرار کر رہے تھے۔ اُن کا فرمان تھا ہم قانوناً مغربی جرمنی نہیں جا سکتے مگر آپ لوگ تو ہر وقت آ سکتے ہیں۔ ہمارے پاس جلدی جلدی اور بار بار آتے رہیں۔

آنے والے فوجی افسران میں ایک کرنل سلطانوف تھے جو کہ خود بھی مسلمان تھے اور ترکی زبان سے بھی واقف تھے۔ مکرم ڈاکٹر جلال شمس کے ساتھ نہایت ہی مختصر وقت میں برادرانہ تعلقات قائم ہو گئے۔ ان کرنل صاحب نے بتایا کہ اُن کے دادا روس میں اپنے علاقہ کے مشہور مذہبی راہنما تھے۔ اور آج تک بھی لوگ اُن کو اسلام کی خدمت اور محبت کی وجہ سے یاد کرتے ہیں۔

تقریباً چار گھنٹے یہ ملاقات جاری رہی اور رات گئے مہمانوں نے اجازت طلب کی اور مستقبل میں حسین تعلقات برقرار رکھنے کے وعدوں پر رخصت ہوئے۔ اسی طرح موجود جرمن احباب کا اُن کی آمد پر نہایت محبت اور عجز سے شکریہ ادا کیا گیا۔ اور آئندہ بھی ملاقات کے وعدہ پر رخصتی ہوئی۔

مکرم راویل بخارایوف صاحب نہایت خوش تھے اور آج کے پروگرام کی کامیابی پر دعا گو تھے۔ آخر میں دعا ہے کہ تمام احباب جماعت دعا کریں کہ ہماری کوششیں مثبت نتائج پیدا کریں اور خدا تعالیٰ ان تمام مساعی کو قبول فرمائے۔ مکرم راویل صاحب نے ایک نہایت اعلیٰ امید دلائی کہ یہ تمام فوجی افسران مستقلاً ایک جگہ پر تو رہتے نہیں لہٰذا جہاں بھی جائیں گے جماعت احمدیہ کے انشاء اللہ سفیر ثابت ہوں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ریفریشر کورس داعیان الی اللہ

مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ۲۵ نومبر ۱۹۹۰ء کو داعیان الی اللہ کا سہ ماہی ریفریشر کورس منعقد ہوا جو صبح گیارہ بجے سے شام پانچ بجے تک جاری رہا۔ تمام ریجن سے آنے والے داعیان الی اللہ کو مختلف احزاب میں تقسیم کر دیا گیا اور اپنے اپنے حزب میں تبلیغی مساعی کی رپورٹ زیر گفتگو لانے کا موقع دیا گیا۔ اور ساتھ ہی ریجنل امیر صاحب نے ہر حزب کو تبلیغی دشواریاں اور لائحہ عمل کے مضمون کے تحت مختلف ممکنہ خیالات اور آراء جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ اس طرح شام کے اختتامی اجلاس سے قبل جب تمام احزاب دوبارہ اکٹھے ہوئے تو ہر حزب کے صدر نے اپنے خیالات اور عزائم کا اظہار کرتے ہوئے تبلیغی مساعی کے نئے انداز اور مشکلات کا ذکر کیا۔ آخری اجلاس میں مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے تمام داعیان الی اللہ کو قرآن کی روشنی میں تبلیغی میدان میں آگے بڑھنے کے گر بتائے۔ اعلیٰ اخلاق اور اسلامی آداب سکھلانے پر زور دیا۔ آخر میں مکرم ریجنل امیر صاحب نے تمام شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا اور تاکید کی کہ واپس جا کر اپنی اپنی جماعتوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو شامل کریں۔ ہمبرگ ریجن کی ۲۰ جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ۸۸ داعیان الی اللہ نے شرکت فرمائی۔

جرمن اسکولوں کے طلباء کی مشن میں آمد

اللہ کے فضل سے فضلِ عمر مسجد کو ہمبرگ شہر میں سب سے پہلی مسجد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ گاہے بگاہے ہمبرگ کے مختلف سکولوں سے مسجد دیکھنے کی درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ اس طرح حقیقی اسلام یعنی احمدیت سے متعارف کروانے کا موقع بھی ملتا ہے اور نوجوان جرمن نسل کے خیالات اور رجحانات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ یکم نومبر اور ۱۴ دسمبر کو نسبتاً بڑی عمر کے طلباء مسجد میں آئے۔ دونوں کلاسوں کی تعداد ملا کر ۴۱ تھی۔ اساتذہ اس کے علاوہ تھے۔ ان کلاسوں کے لئے خصوصی نمائش کا انتظام کیا گیا اور لٹریچر کی تقسیم کی گئی۔ حسبِ معمول سوال و جواب کی دلچسپ مجالس منعقد ہوئیں۔ آخر میں ہر دو کلاسوں کی چائے اور بسکٹ وغیرہ سے ضیافت کی گئی۔ دونوں کلاسوں کا مجموعی وقت ۲½ گھنٹے مسجد میں گزرا۔

تبلیغی نشستیں

ماہ نومبر اور دسمبر ۹۰ء میں ۷ اجتماعی تبلیغی نشستیں کی گئیں اور ۸ کو انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا گیا۔ ان مجالس میں مکرم ڈاکٹر شمس صاحب اور مکرم ریجنل امیر صاحب کے علاوہ فضل الرحمن صاحب انور مختلف مواقع پر حاضر رہے۔ اس عرصہ میں باوجود موسم کی شدت کے چھ تبلیغی سٹینڈز پانچ مختلف جگہوں پر لگائے گئے جن میں ۲۰۰ جرمن لٹریچر اور ۳۰۰ ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ MULTI KUTUR AMT SCHWERIN میں کو پانچ سو کی تعداد میں جماعتی لٹریچر مہیا کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ ۲۵۰ ہینڈ بلز روسی زبان میں تقسیم کئے گئے۔

جماعتوں کے دورہ جات و انتخابات

مکرم ریجنل امیر چوہدری ظہور صاحب اور مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے نومبر اور دسمبر کو ۱۷ جماعتوں کے دورے کئے اور پانچ جماعتوں میں انتخاب کروائے۔ باقی بھی تمام صدران صاحبان کو تاکید کی گئی کہ وہ بھی اپنے اجلاسات باقاعدہ ہر ماہ کیا کریں۔ ترک احباب سے رابطہ کی مہم کو تیز کریں۔ ترک احباب کے ساتھ مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب سے ملاقات کروائیں۔ گذشتہ دو ماہ میں تین مختلف مواقع پر ڈاکٹر صاحب کا ترک قوم کے افراد سے تبادلہ خیالات ہوا۔

صدر خدام الاحمدیہ کا ہمبرگ ریجن کا دورہ

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے ہمبرگ ریجن کا دورہ کیا اور مختلف شہروں میں خدام سے ملاقات کی۔ مکرم ریجن امیر صاحب کے ہمراہ متعدد جماعتوں میں بھی تشریف لے گئے اور اجلاسات میں شرکت کی۔

کولون مشن میں ہمبرگ کے نمائندگان

کولون میں جرمن بولنے والے احباب کے سالانہ اجتماع میں ہمبرگ سے آٹھ نمائندگان نے شرکت کی توفیق پائی اور تین روز وہاں قیام کیا اور بھرپور حصہ لیا۔

اسیران رہ مولیٰ کے سلسلہ میں کاوشیں

براہ راست لندن سے آنے والے مرکزی پیغامات اور ہدایات وصول کرنے کے بعد تمام متعلقہ جماعتوں کو اسیران رہ مولیٰ کے تازہ حالات سے آگاہ کیا گیا اور اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے علاوہ مقامی تنظیموں سے رابطہ کی تاکید کی گئی۔

سٹڈی سرکل و تربیتی کمیٹی کا قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی روشنی میں ریجنل سطح پر سٹڈی سرکل اور اصلاح کمیٹی کی تشکیل دی گئی۔ جس کے ذریعے ہر علاقہ کے مقامی رسم و رواج اور تہواروں پر تحقیق کر کے اُن کو اسلامی تعلیم سے روشناس کروانے کی کوشش کی جائے اور مزید راہنمائی کے لئے مرکز سے ہدایات لی جائیں۔ اسی طرح سکولوں اور کالجوں میں بچوں کو پیش آمدہ مسائل، اسلامی پردہ اور تیراکی وغیرہ مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ بچوں کو حقیقی اسلام سے واقفیت کی بھرپور کوشش کی جائے۔ مکرم ریجنل امیر صاحب نے مندرجہ ذیل احباب کو اس کمیٹی میں شامل کیا۔ مکرم کو ملبس خان صاحب، ملک شریف احمد صاحب، ملک مختار احمد صاحب مکرمہ فائزہ جلیل صاحبہ اور خاکسار نعیم الدین کو نگران کمیٹی مقرر کیا۔

تجہیز و تکفین کمیٹی کا قیام

مرکز کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے مکرم ریجنل امیر ظہور صاحب اس کمیٹی کا قیام عمل میں لائے اور مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔ یہ کمیٹی یہاں پر وفات پانے والے احباب کے ورثا کو پیش آمدہ مسائل میں راہنمائی کرے گی اور تجہیز و تکفین کے تمام مراحل پر احباب جماعت کی مدد کرے گی اور اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جو جرمنی میں تجہیز و تکفین کے لئے دس مارک ہر چندہ دھندہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ احباب کو تلقین اور تاکید کرے گی ادائیگی فرمائیں۔

بقیہ صفحہ ۴۶ پر

جماعت احمدیہ گلاسکو کی طرف سے

۶۰ مسلمان روسی سیّاحوں کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

سیّاحوں کو روسی ترجمہ قرآن کے نسخوں کا نادر تحفہ دیا گیا

مکرم محمد احمد انور۔ جرمنی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں ایک انقلاب آفریں واقعہ یہ رونما ہوا ہے کہ روس میں کمیونسٹ نظام کی ناکامی کے بعد وہاں مذہب میں دلچسپی کی ایک نئی رَو چلی ہے اسی طرح دیوار برلن کے منہدم ہونے اور جرمنی کے مشرقی اور مغربی حصّوں کے دوبارہ متحد ہونے کی وجہ سے مشرقی یورپ کے ممالک میں بھی جو پہلے روس کے زیر تسلط و زیر اثر تھے اسلام کا پیغام پہنچانے کی نئی راہیں کھلنی شروع ہوگئی ہیں۔ اُدھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی حال ہی میں دنیا کی جن سو زبانوں میں قرآن مجید کے بعض حصّوں یا مکمل قرآن مجید کا ترجمہ منظر عام پر آیا ہے ان میں روسی زبان میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ بھی شامل ہے۔ روس اور مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک میں اشاعت اسلام کی راہیں کھلنے کے ساتھ ساتھ روسی ترجمہ قرآن کی بروقت تیاری اس امر پر دال ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کہ "ایک وقت آتا ہے کہ روس میں میرے ماننے والے اس کثرت سے پائے جائیں گے کہ وہ ریت کے ذرّوں کی مانند بے حد و بے شمار ہوں گے" کے پورا ہونے کا وقت قریب آرہا ہے اور روس میں اس انقلاب عظیم کے رونما ہونے کی طرح پڑ چکی ہے۔

کمیونسٹ ممالک میں اشاعت اسلام کی جو نئی راہیں کھلنی شروع ہوئی ہیں ان کی نشاندہی اس امر سے بھی ہوئی ہے کہ اب روسی سیّاحوں کے بکثرت یورپ آنے کا سلسلہ چل نکلا ہے اور ان کے یہاں کے عوام اور ان کے نظریات سے روابط دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۹۰ء کے اواخر میں ۱۸۶ روسی سیّاحوں کا ایک گروپ برطانیہ کے شمالی علاقوں کے دورے پر آیا ان میں ساٹھ روسی مسلمان بھی شامل تھے۔ جب یہ سیّاح گلاسکو پہنچے تو جماعت احمدیہ گلاسکو نے ان ۶۰ روسی مسلمانوں کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں انہیں جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہنے کے علاوہ ان میں سے ہر ایک کو قرآن مجید کے روسی ترجمہ کا ایک نسخہ بطور تحفہ عنایت کیا۔ قرآن مجید کا روسی ترجمہ دیکھ کر وہ سیّاح بے انتہا خوش ہوئے اور انہوں نے اسے ایک نادر تحفہ قرار دیا اور کہا کہ قرآن مجید کا روسی ترجمہ خود روس میں ناپید ہے۔ وہاں مسلمان قرآن مجید کے معانی اور مفہوم سمجھے بغیر صرف عربی متن پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے عربی متن کے ساتھ ساتھ اس کا روسی زبان میں ترجمہ نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا اور اگر وہاں یہ عام دستیاب ہونے لگے تو لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور اس طرح قرآن مجید کے انقلاب انگیز اثرات سے فیضیاب ہو سکیں گے۔

گلاسکو کے پریس نے روسی سیّاحوں کے اعزاز میں ترتیب دی گئی جماعت احمدیہ کی اس تقریب کو خاص اہمیت دی جس میں روسی ترجمہ قرآن کا بطور خاص ذکر کیا۔ چنانچہ "ایشین ٹائمز" نے اپنی ۴ر دسمبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں، "ڈی گلاس ویگین" نے اپنی ۵ر دسمبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں۔ "کوریئر" نے اپنی ۳۰ر نومبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں "ایوننگ ٹائمز" نے اپنی ۱۵ر نومبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں، "گارڈین" نے اپنی ۱۶ر نومبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں اور "دی سنڈے پوسٹ" نے اپنی ۲ر دسمبر ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں اس تقریب کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ ان اخباروں کے تراشے مکرم رشید ظفر صاحب نے گلاسکو سے بھجوائے ہیں ان تراشوں کی مدد سے ہی خاکسار نے افادہ احباب کی غرض سے یہ نوٹ ترتیب دیا ہے۔

> حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں
>
> **"میں دو مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کیلئے کرامت ہو"**

مجلس خدام الاحمدیہ کالی کٹ بھارت کا مثالی وقارِ عمل

مجلس خدام الاحمدیہ کالی کٹ (کیرالہ انڈیا) کے ۴۸ خدام نے مؤرخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۹۰ء کو صبح نو بجے سے دوپہر دو بجے تک کالی کٹ شہر کے وسط میں واقع جنرل ہسپتال میں وقارِ عمل کیا۔ وقارِ عمل شروع کرنے سے قبل محترم امیر جماعت احمدیہ کالی کٹ نے اجتماعی دعا کروائی اور خدام الاحمدیہ کا عہد دوہرایا۔ وقارِ عمل کے دوران ہسپتال کے انتہائی ناگفتہ حالت کے DRAINGE SYSTEM کو درست کیا گیا۔ ہسپتال کے چاروں اطراف میں گندگی کے ڈھیر صاف کئے گئے۔ اطراف میں پھیلی ہوئی جھاڑیوں کو صاف کیا گیا۔ ہسپتال کے احاطہ کے اندر بھی گندگی اور جھاڑیوں کو صاف کیا گیا۔ خدام کے اس مثالی وقارِ عمل کو ہسپتال کے عملہ نے بہت سراہا اور خدام کا شکریہ ادا کیا۔ وقارِ عمل کے اختتام پر ہسپتال کے عملہ نے خدام کو مشروبات پیش کئے ——— (مرسلہ وکالتِ تبشیر)

مجلس خدام الاحمدیہ کالی کٹ کے خدام کا وقارِ عمل کے بعد ہسپتال کے عملہ کے ساتھ اجتماعی گروپ فوٹو

بقیہ : ہمبرگ ریجن کی سرگرمیاں

تعلقات عامہ کمیٹی کا تقرّر

مہدی آباد "NAHE" میں خصوصیت سے رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے اور ہمسایہ داروں سے تعلقات کو فروغ دینے کے لئے مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب کی زیرِ قیادت ایک کمیٹی ریجنل امیر صاحب نے تشکیل دی ہے جس کے ممبران مکرم کوملبس خاں صاحب، مکرم حبیب اللہ صاحب طارق اور مکرم ملک گلفام طارق صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اس کمیٹی کے ذمہ مقامی حکام سے روابط بڑھانا اور جماعت کے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنا بھی ہوگا۔

تعلیم القرآن کلاسز

ہمبرگ ریجن میں پانچ جماعتیں ہیں اللہ کے فضل سے پانچ جماعتوں میں تعلیم القرآن کلاسز مقرر ہو رہی ہیں۔ ان کلاسوں میں ۴۰ بچے قرآن کریم سیرت القرآن اردو پڑھ رہے ہیں۔ غیر احمدی بچے بھی زیر تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ ہمبرگ فضل عمر مسجد میں ہفتہ اور اتوار دو دن اردو اور عام دینی معلومات کی کلاس لی جاتی ہے۔ جس میں مختلف عمر اور تعلیم کے ۵۰ بچے شرکت کر رہے ہیں۔ ان کلاسز کو تعلیم دینے کے لئے ماشاء اللہ باقاعدہ تجربہ کار اساتذہ مہیا ہیں۔ جو کہ پاکستان میں باقاعدہ شعبہ تعلیم سے وابستہ رہے ہیں۔

منارۃ المسیح قادیان کی بنیادی اینٹ رکھے جانے کی تاریخ

امتہ الوہاب ضیاء، ڈیوس برگ

۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو بعد نماز جمعہ حضرت المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ہمارے مکرم دوست حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری، مرزا خدا بخش صاحب، شیخ مولا بخش صاحب، قاضی ضیاء الدین صاحب وغیرہ احباب نے عرض کہ منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ حضور کے دستِ مبارک سے رکھی جاوے تو بہت ہی مناسب ہے۔ فرمایا ہمیں تو ابھی تک معلوم بھی نہیں کہ آج اس کی بنیاد رکھی جاوے گی۔ اب آپ اینٹ لے آئے ہیں اس پر دُعا کروں گا اور پھر جہاں میں کہوں وہاں آپ جا کر رکھ دیں۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۰ صفحہ ۴ مؤرخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

چنانچہ حکیم فضل الٰہی صاحب اینٹ لے آئے۔ اعلیٰحضرت نے اس کو ران مبارک پر رکھ لیا اور بڑی دیر تک آپ نے لمبی دعا کی معلوم نہیں کہ آپ نے کیسی کیسی اور کس کس جوش سے دعائیں اسلام کی عظمت و جلال کے اظہار اور اس کی روشنی کے کل اقطاع و اقطار عالم میں پھیل جانے کی، کی ہوں گی۔ وہ وقت قبولیت دعا کا معلوم ہوتا تھا۔ جمعہ کا مبارک دن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ رکھنے سے پہلے اس کے لئے دلی جوش کے ساتھ دعائیں مانگ رہے ہیں۔ دعا کے بعد آپ نے اس اینٹ پر دم کیا اور حکیم فضل الٰہی صاحب کو دی کہ آپ اسے منارۃ المسیح کے مغربی حصہ میں رکھ دیں ....

غرض اس عظیم الشان مینار کی بنیاد خدا کے برگزیدہ مامور اور مسیح مہدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو رکھ دی گئی۔

حاشیہ (ایڈیٹر الحکم)

اِسمعوا صوت آسماء جاء المسیح جاء المسیح

نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

اعلان

ہفت روزہ "البدر" قادیان کا سالانہ چندہ -/۶۰ مارک ہے جو دوست خریدار بننا چاہتے ہیں وہ اپنی جماعت میں -/۶۰ مارک ادا کر دیں اور رسید کی کاپی شعبہ اشاعت کو ارسال فرمائیں۔ نیز مکمل ایڈریس سے بھی مطلع کریں تاکہ اُن کو براہِ راست اخبار مل سکے۔

(شعبہ اشاعت۔ جرمنی)

BOPPARD شہر کے میئر سے ملاقات

مؤرخہ ۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء کو جماعت BOPPARD کے صدر حافظ نصیر احمد بھٹی صاحب اور جنرل سیکریٹری خلیق سلطان انور صاحب نے BOPPARD کے برگاماسٹر سے ملاقات کی اور جماعت کا تفصیلی تعارف پیش کیا نیز جرمن احباب کے ساتھ ایک شام منانے کی غرض سے تعاون کی درخواست اور شرکت کی دعوت بھی دی۔ برگاماسٹر نے اس سلسلے میں ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا اور شرکت کی دعوت بھی قبول فرمائی۔ یہ پروگرام انشاء اللہ مورخہ ۴ مئی کو ہوگا۔ ملاقات تقریباً ۴۰ منٹ جاری رہی۔ اس موقعہ پر صدر صاحب نے دو کتب

۱:- ISLAM FÜR HEUTIGEN MENSCHEN

BY CH- ZAFAULLAH KHAN

۲:- MAN OF GOD

BY LAIN ADAMSON

بھی برگاماسٹر کو پیش کیں۔

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو جنرل سیکریٹری خلیق انور صاحب نے STADT کی طرف سے نئے سال کی پارٹی میں بھی شرکت کی جس کی دعوت برگاماسٹر کی طرف سے پہلے ہی آئی ہوئی تھی اس موقع پر بھی STADT کے لئے تحفہ کے طور پر قرآن پاک بمع جرمن ترجمہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔

روس اور مشرقی یورپ میں تبلیغ اسلام

اور

وقفِ عارضی

مرکز سے موصولہ ہدایات کی روشنی میں ایسے احباب جو کسی وجہ سے مالی استطاعت نہیں رکھتے اور روس یا دیگر مشرقی یورپ کے ممالک میں تبلیغ کے لئے موزوں ہیں، خواہشمند بھی ہیں وقف عارضی کے لئے مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محترم امیر صاحب کی معرفت درخواست دے سکتے ہیں۔

نام، عمر، تعلیم، زبانیں جو بول سکتے ہیں، وقف کا عرصہ اور شروع کرنے کی تاریخ، وہ ملک (مثلاً روس، پولینڈ، بلغاریہ، یوگوسلاویہ، چیکوسلاویکیہ، ہنگری، رومانیہ، البانیہ وغیرہ) جہاں جانا چاہتے ہیں۔

(عبد الرحیم احمد، نیشنل سیکریٹری وقفِ عارضی)

کولون ریجن کی تربیتی کلاس

کولون ریجن کی جماعتوں کی تربیتی کلاس امسال بھی ۲۲ دسمبر تا ۲۸ دسمبر بیت النصر کولون میں منعقد ہوئی۔ جس میں سو سے زائد طلباء و طالبات شامل ہوئے۔ مکرم لئیق احمد منیر مبلغ سلسلہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب، مکرم ارشد مسعود صاحب، مکرم ناصر بشیر صاحب، مکرم منور اختر صاحب، مکرم عظمت علی صاحب اور مکرم عبدالباسط صاحب نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے معیار کبیر کے امتحان میں مکرم جاوید اقبال نے اول پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ مکرم عبدالقدوس صاحب دوم رہے۔ معیار کبیر میں مستورات میں سے مکرمہ رضوانہ احمد اول قرار پائیں۔ دوم اور سوئم انعام مکرمہ فرح خدیجہ اور مکرمہ فرحت ناز خان نے حاصل کئے۔ معیار صغیر میں مکرم عمران عظمت، مکرم لئیق احمد اور ودود الحق صاحب بالترتیب اول، دوم، سوئم رہے۔ اسی طرح مکرمہ ریحانہ احمد، مکرمہ ہما خدیجہ اور مکرمہ عندلیب سائرہ نے معیار صغیر میں اول، دوم اور سوئم پوزیشن حاصل کی۔ محترم چوہدری سعید الدین ریجنل امیر نے آخری روز انعامات تقسیم فرمائے۔

(عظمت علی معاون خصوصی اخبار احمدیہ)

جلسہ سالانہ جرمنی سے متعلق ضروری اعلانات

۱۔ جلسہ سالانہ جرمنی اگست ۱۹۹۱ء کے انتظامات کے ضمن میں احباب جماعت سے خاکسار کی درخواست ہے کہ اگر اُن کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو مسجد نور کے ایڈریس پر لکھ کر بھجوائی جاسکتی ہے۔

۲۔ جو دوست جلسہ سالانہ کے دوران ڈیوٹی دینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواست صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ کو بھجوا سکتے ہیں۔

۳۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں جو دوست کسی ہوٹل یا PENSION میں رہائش اختیار کرنا چاہتے ہوں اُن کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ فرینکفرٹ میں فی بیڈ کرایہ ۲۵ مارک اور ناصر باغ کے مضافات میں ۳۵ سے ۴۵ مارک فی کمرہ کرایہ ہوگا۔ شعبہ رہائش کے ذریعہ ابھی سے ریزرویشن کروائی جاسکتی ہے۔

۴۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹال لگانے کے خواہشمند حضرات اپنی جگہ کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں جلسہ سے دو ماہ قبل تک ضرور دے دیں۔ درخواستیں صدر جماعت کی وساطت سے آنی چاہئیں۔

۵۔ جلسہ سالانہ کے لئے الیکٹرک اور پائپ فٹنگ کا کام جاننے والے دوستوں کی ضرورت ہے۔ ایسے ہنرمند احباب صدر جماعت کی وساطت سے جلد دفتر جلسہ سالانہ کو آگاہ فرمائیں۔

محمد شریف خالد

افسر جلسہ سالانہ - جرمنی

فنی حضرات متوجہ ہوں

ناصر باغ گراس گیراؤ کا وہ تعمیر شدہ حصہ جو چند سال قبل آگ لگ جانے کی وجہ سے جل گیا تھا اُس کی از سر نو تعمیر کا کام جلد شروع ہونے والا ہے۔ تعمیر اور پھر بعد ازاں تعمیر شدہ عمارت میں بہت سا کام وقار عمل کے ذریعہ ہوگا جو کہ ہمارے محبوب امام کی خواہش کے عین مطابق ہے۔ ایسے احباب جو تعمیرات کے کام اور بجلی فٹنگ، پائپ فٹنگ، پلستر، سینٹری و دیگر تعمیراتی امور کا تجربہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنے کوائف (نام، جماعت، عمر، تجربہ اور کتنا وقت دے سکتے ہیں) سے خاکسار کو جلد تحریری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ اس کار خیر میں (جو تاریخ جماعت احمدیہ جرمنی میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا) ان کو موقع دیا جاسکے۔

نازا احمد ناصر

سیکرٹری جائداد - جماعت احمدیہ جرمنی

گیارہواں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا گیارہواں سالانہ اجتماع بہ امید منظوری حضور اقدس ۱۰، ۱۱، ۱۲ مئی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار (انشاءاللہ) ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع سے شمولیت کی درخواست کی گئی ہے۔

۱۔ تمام خدام و اطفال اجتماع کی بھرپور تیاری شروع کر دیں۔ اس سلسلہ میں ماہ مارچ کو سالانہ چندہ اجتماع کی وصولی کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام قائدین اس ماہ کے دوران سو فیصد چندہ اجتماع وصول کر کے مطلع فرمائیں۔

۲۔ اپنی مجلس کے خدام و اطفال کی تجنید بھی اجتماع سے قبل جلد ارسال کریں۔

۳۔ تمام قائدین اپنی مجالس سے اجتماع کے موقع پر ڈیوٹی دینے والے خدام کا نام جلد از جلد ارسال کریں۔

۴۔ وہ تمام احباب جو اجتماع کے موقع پر سٹال لگانا چاہتے ہیں وہ بھی جلد از جلد اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ کو ارسال کریں۔

مبارک عارف

(معتمد خدام الاحمدیہ جرمنی)

ترقی کیجانب ایک اور قدم
نئے عزم اور خدمت کے ولولہ کیساتھ
فرینکفرٹ کا واحد اور جانا پہچانا نام

جو آپ کی خدمت کیلئے ہمہ تن گوش ہیں

گروسری	اخبار
تازہ مٹھائیاں	میگزین
مرغ پلاؤ	آڈیو ویڈیو کیسٹس
شامی کباب	تازہ حلال گوشت سے تیار کردہ خوشذائقہ
پکوڑے سموسے	اور لذیذ کھانے

آپ کی خدمت ——— ہمارا نصب العین

ASC
1974
The Quality Sweet Manufacturers

AKMAL SWEET CENTRE

اکمل
کی مٹھائیوں کی تو
بات ہی کچھ اور ہے

Kaiserstr. 53
6000 Frankfurt/Main
Tel. 069 / 234847 u. 556394

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے مبشر احمد ترین ابن مکرم عبد اللطیف خان مرحوم سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکریٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ کا نکاح عزیزہ نوشین خان بنت میجر ریٹائرڈ عبد الرشید خان حال کراچی سے مبلغ ۵ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۳ ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھایا۔

ہر دو عزیز حضرت انوار حسین خان مرحوم صحابی ۳۱۳ کے پڑپوتا اور پڑپوتی ہیں۔ اسی طرح عزیزم حضرت قاضی محمد عبد اللہ بھٹی مرحوم صحابی ۳۱۳ کے نواسے اور عزیزہ حضرت محمد خان صاحب مرحوم آف کپور تھلہ (دگبھی واٹ) کی پڑنواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور نیک اور پاکیزہ نسل سے نوازے جو ماضی کے بزرگوں کی یاد تازہ کرنے والی ہو۔ آمین۔

(امۃ الوہاب ضیاء آف ڈیوس برگ)

حضور ایدہ اللہ کے نام لکھے جانے والے خطوط

جو خواتین و احباب حضور کی خدمت میں خطوط تحریر فرماتے ہیں وہ اپنا نام اور پتہ خط میں ضرور تحریر فرمایا کریں۔ ذیل میں ایسے خواتین و احباب کی فہرست شائع کی جارہی ہے جن کے خطوط کے جوابات ایڈریس تحریر نہ ہونے کے سبب اُن کو ارسال نہیں کئے جا سکے۔ از راہ مہربانی خاکسار سے رابطہ کرکے اپنا خط حاصل کریں۔

مکرمہ عطیۃ القلیم صاحبہ، مکرم اللہ بخش ارشد صاحب، مکرم آصف نصیر وابلہ صاحب مکرم اظہر احمد سہراب صاحب، مکرمہ فائزہ احمد صاحبہ، مکرم عبد الاحد منیر صاحب مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم ظفر محمود صاحب، مکرم محمود ضیاء الحق صاحب، مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ، مکرمہ محمودہ ضیاء صاحبہ، مکرم مقصود احمد صاحب، مکرم شیر علی ظفر صاحب، مکرمہ شمائلہ ظفر صاحبہ، مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ، مکرمہ فوزیہ ظفر صاحبہ، مکرم سردار قیس الٰہی صاحب، مکرم خالد جاوید چیمہ صاحب، مکرم محمد یعقوب صاحب، مکرم عبد السلام زرگر صاحب، مکرم عبد المنیب صاحب

(عبد الرشید بھٹی۔ جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی)

برلن مشن کی پہلی سالانہ تربیتی کلاس

برلن مشن کی پہلی سالانہ تربیتی کلاس دسمبر ۹۰ء کے آخری عشرہ میں برلن مشن میں منعقد ہوئی۔ کلاس میں مکرم عبد الباسط طارق مبلغ سلسلہ نے سورۃ فاتحہ کا درس دیا اور اس میں پوشیدہ حقائق و معارف، خلفاء اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں بیان کئے بعد ازاں مکرم ابراہیم صاحب نے حدیث کا درس دیا اور مختلف تربیتی موضوعات پر حدیث کی تشریح کرکے احباب کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد مکرم نذیر محمد صاحب نماز با ترجمہ اور فقہی مسائل سکھاتے رہے۔ بچوں کو زبانی اشعار حفظ کروانے کی بھی کوشش کی گئی نیز مکرم ابراہیم صاحب نے مختصر طور پر تاریخ احمدیت کے آغاز کے چند واقعات بھی بتلائے۔ کلاس کے اختتام پر شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں اور اس طرح برلن مشن کی پہلی تربیتی کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

(سلطان احمد اٹھوال۔ معاون خصوصی اخبار احمدیہ)

دعوت الی اللہ میں مشغول ایک انصار بھائی

اپنی رپورٹ میں فرماتے ہیں۔

روزانہ تہجد اور نمازوں میں دعا کرتا ہوں، حضور اقدس کو ہر ماہ دعا کے لئے خط لکھتا ہوں، ہفتہ وار ۲½ گھنٹے تبلیغ کے لئے وقت دیتا ہوں، دو پادریوں کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوئیں، قرآن مجید ڈچ ترجمہ اور دوسرا لٹریچر تقسیم کیا گیا، خدمت خلق کے طور پر ۴ گھنٹے روزانہ سکول لائبریری کو دیتا ہوں، جماعتی دورے، تربیتی کلاس میں لیکچر، داعیان الی اللہ کیمپ میں شمولیت، اپنے گھر میں بچوں کی تربیت کے لئے باقاعدہ وقت دیتا ہوں خدا کرے ہر ناصر باقاعدگی سے دعوت الی اللہ میں مشغول ہو جائے۔ اور اسے اس کے شہر میں پھل نصیب ہوں۔ (قائد تبلیغ انصار اللہ)

حضرت مصلح موعود کا پیغام

"اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم ڈگمگانے سے محفوظ رکھے۔ سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو۔ اسلام کی آواز پست نہ ہو۔ خدا کا نام ماند نہ پڑے۔ قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔ زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں۔ خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔ صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اُس کے ہو۔ آمین۔"

("الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء" قیادت تعلیم انصار اللہ جرمنی)

اعلانات برائے عہدیداران و ممبران مجالس انصار اللہ جرمنی

۱۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ جرمنی کی تاریخ مرتب کی جارہی ہے چنانچہ اس غرض کے لئے تمام ناظمین علاقہ، زعماء اعلیٰ و زعماء کی خدمت میں درخواست

(بقیہ صفحہ ۵۵ پر)

بقیہ : یوم البیعت

کر چکے تھے اور اس طرح آپ کی اس تحقیق پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی گئی۔

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

مشہور مثال ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" مشاہیر اسلام اور اکابرین ملت نے آپ کے ان کارہائے نمایاں کو دیکھ کر خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

- وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔
- ایسے لوگ جن سے مذہبی اور عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔
- مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔
- انہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کے مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا ہے۔ وہ آواز جو قادیان سے اٹھی اور اس آواز پر پہلے دن بیعت کرنے والے صرف چالیس افراد تھے آج ۱۰۰ سال کے بعد یہ آواز گرجتی ہوئی اور بارش کی طرح برستی ہوئی سعادت مندوں کے قلوب کو نورِ ایمان سے منور کرتی ہوئی اکناف عالم میں اپنے وسیع اثرات پیدا کر رہی ہے اور اس کے ثمرات ظاہر و باہر ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام نے بیج فرمایا اور واقعات اور حقائق نے اس کی تصدیق کی۔

"پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ میں بے موسم جاؤں گا"

بقیہ : حضور بطور داعی الی اللہ

ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"۔

(برکات الدعا)

؎ "یاں ممکن انکار زیں اسرار قدرت ہائے حق
قصہ کوتاہ کن بہ بیں از ما دعائے مستجاب"
(مسیح موعودؑ)

بھائیو! ع
"داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار"

اور ؎

"حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد"

والا معاملہ ہے۔

بھائیو! ہم سب اُس وقت تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے جب تک داعی الی اللہ کے کام کے ساتھ ساتھ روزانہ اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکسار کے ساتھ اس کام میں فرشتوں کی امداد کے لئے دعائیں نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

تمام جماعت ہائے احمدیہ جرمنی ۲۳ ؍ مارچ بروز اتوار اپنے ہاں جلسہ مسیح موعودؑ کا اہتمام کریں۔

تمام صدر صاحبان جماعت احمدیہ جرمنی سے درخواست ہے کہ ۲۳ ؍ مارچ بروز اتوار یوم مسیح موعودؑ کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کا پروگرام بنائیں۔ اس روز خصوصی جلسہ کا انعقاد بھی کیا جائے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی جائیں۔

تمام ریجنل امراء صاحبان اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ جو جماعتیں از خود جلسہ کا اہتمام نہ کر سکتی ہوں وہ قریبی بڑی جماعت کے ساتھ مل کر اہتمام کریں۔ جہاں پردہ کی سہولت ہو وہاں خواتین کو بھی اس جلسہ میں مدعو کیا جائے۔

(مسعود احمد جہلمی، مشنری انچارج)

افسوسناک وفات

۱۔ محترمہ رقیہ صادق صاحبہ اہلیہ حضرت مفتی محمد صادق صحابیؓ ۲۸ جنوری کو وفات پاگئیں۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

۲۔ محترم ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب گزشتہ دنوں ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ نوشہرہ (سرحد) کے صدر اور امیر رہے۔ آپ محترم مرزا عبدالسمیع صاحب حال جرمنی اور ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب امیر جماعت اٹک کے بڑے بھائی اور پروفیسر مبارک احمد انصاری آف ربوہ کے خسر تھے۔

۳۔ مکرم رانا محمد صفدر صاحب صدر جماعت WIESBADEN کے والد مکرم چوہدری ارشاد صاحب بعمر ۸۰ سال اپنے گاؤں ضلع بہاولپور میں وفات پاگئے ہیں۔

۴۔ مکرم مظفر احمد خالق کے والد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت چک مراد ضلع بہاولنگر وکٹوریہ ہسپتال بہاولنگر میں وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم مکرم رانا محمد خان امیر ضلع بہاولنگر کے بہنوئی اور علاقے کی بااثر شخصیت تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے (آمین)

آمین

۱۔ عزیزہ جنۃ الاول بنت رانا سعید احمد خان نے بعمر ۶ سال اور عزیزہ اثمار بنت سعادت احمد خان بعمر ۵ سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ دونوں بچیاں مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید کی پڑپوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو سچا خادم دین بنائے اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ (آمین)

۲۔ عزیزہ رافعہ خلیل آف EPENSEN نے تین سال ۱۱ ماہ ۲۳ دن میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

عزیزم فیضان خلیل آف APENSEN نے ۴ سال ۱ ماہ میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ دونوں بچے جڑواں ہیں۔

احباب جماعت دونوں بچوں کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو نیک، دیندار، صالح اور خادم دین بنائے آمین ثم آمین۔

(عبدالمجید خان۔ روٹیلنگن)

"تحریک وقفِ نو" کی مقررہ مدت

۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو ختم ہو رہی ہے

۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقفِ نو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسب سابق وقف اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

۳ اپریل ۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقفِ نو میں شامل ہو سکیں گے۔

(i) جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہو گی ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔

(ii) یا جن کے والدین نے ۳ اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ / بچی کو وقف کریں گے۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ وقفِ نو میں شامل ہو سکیں گے۔

ایسے احباب جن کے اس ۴ سال کے عرصہ میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقفِ نو کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اگر وہ ۳ اپریل ۹۱ء کے بعد ایسے بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے تو وہ وقفِ نو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

۳ اپریل ۸۷ء سے قبل پیدا ہونے والے بچوں کی درخواستیں وقف اولاد کے تحت براہ راست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائی جائیں کیونکہ وقفِ نو میں وہ بچے شامل کئے جا رہے ہیں جو ۳ اپریل ۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

جو احباب وقفِ نو میں شمولیت کے لئے حضور انور کی خدمت میں خط تحریر کریں وہ بچے کا نام، بچے کی والدہ / والد اور دادا کا نام اور پورا پتہ تحریر کریں۔

جن احباب کو وقفِ نو کے فارم بھجوائے گئے ہیں وہ جلد از جلد ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوائیں کیونکہ ان کی وجہ سے ریکارڈ کی تیاری کا کام مکمل نہیں ہو رہا۔

جو احباب اپنے وقف شدہ بچوں کی تصاویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں وہ تصویر کی پشت پر بچے کا نام اور والد کا نام اور پتہ اور حوالہ وقفِ نو معلوم ہو تو ضرور درج کر دیا کریں تاکہ شعبۂ وقفِ نو کو معلوم ہو سکے کہ کس بچے کی تصویر ہے۔

مبارک احمد ساقی۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

دفتر امور عامہ کی گذارشات

محمد عاقل خاں - سیکریٹری امور عامہ

سیکریٹری امور عامہ کو خط لکھنے کے لئے "ناصر باغ گروس گیراؤ" میں موجود دفتر کے پتہ پر براہ راست خط لکھیں تاکہ فوری طور پر مل جائے۔ البتہ جن خطوط یا درخواستوں پر ریجنل امراء کی تصدیق ضروری ہے وہ آپ کی ان کی معرفت ہی بھجوایا کریں۔

تمام خطوط عام ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوایا کریں۔ خطوط کو رجسٹری بالکل نہ کریں۔ چونکہ یہاں رجسٹری وصول کرنے کا بندوبست نہیں ہے اس لئے رجسٹری بغیر تقسیم ہوئے واپس چلی جاتی ہے۔

دفتر امور عامہ روزانہ کھلتا ہے اس لئے تمام قسم کے استفسارات دفتر میں ہی کیا کریں۔ کارکنان یا سیکریٹری امور عامہ کے گھر ٹیلی فون کرنا مناسب نہیں ہے۔

اگر آپ اپنی درخواست مکمل کر کے اور بروقت بھجوائیں گے تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کا سرٹیفکیٹ بروقت عدالت کو بھجوادیا جائے گا۔ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے بعد آپ کو بذریعہ خط اطلاع دی جائے گی لیکن اگر آپ درخواست نامکمل یا دیر سے بھجواتے ہیں اور پھر ٹیلی فون کر کے کام جلدی کرنے کو کہتے ہیں تو اس طرح آپ کی رقم اور ہمارا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ امید ہے آپ تعاون کریں گے۔

بعض احباب کسی ضروری کام سے دفتر میں آتے ہیں یا بعض احباب کو ہم نے بلایا ہوتا ہے اور وہ اپنے ساتھ ایک یا ایک سے زائد افراد کو لاتے ہیں اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جگہ کی کمی کی وجہ سے اور دوسرے کام کی نوعیت کی وجہ سے غیر متعلقہ احباب کا دفتر میں آنا ٹھیک نہیں ہے۔ امید ہے آپ ہماری مجبوری کے پیش نظر اس سلسلہ میں احتیاط برتیں گے اور غیر متعلقہ افراد کو دفتر میں نہیں لائیں گے۔

بعض احباب و خواتین اپنا فائل نمبر یا عدالت کا نام غلط لکھ دیتے ہیں اس طرح ان کا سرٹیفکیٹ ٹھیک مقام پر نہیں پہنچتا۔ اس لئے فائل نمبر بھجواتے وقت احتیاط سے کام لیں (کسی ذمہ دار شخص یا وکیل سے مشورہ کیا جاسکتا ہے)

حصول سرٹیفکیٹ کے لئے نیا درخواست فارم چھپ چکا ہے اور امید ہے کہ صدران جماعت کو بذریعہ ریجنل امیر صاحب یہ فارم مل چکا ہوگا۔ صدران کرام کا یہ فرض ہے کہ ان کے علاقہ میں جو بھی نیا شخص آئے اس کی رہنمائی کریں اور انہیں بتائیں کہ درخواست فارم کس طرح پُر کرنا ہے اور کون کون کاغذات کی ضرورت ہے۔

یہ شکایت بھی ملی ہے کہ بعض صدر صاحبان مشورہ دیتے ہیں کہ احمدیت کے سرٹیفکیٹ کی درخواست اس وقت دی جائے جب پروٹوکول کی اطلاع آئے گی۔ بعض اوقات پروٹوکول کی اطلاع بہت کم نوٹس پر ملتی ہے اس صورت میں سرٹیفکیٹ کا بننا اور وقت پر پہنچنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے دفتر ہذا کا مشورہ ہے کہ درخواست جتنی جلدی ممکن ہو بھجوادیا کریں ورنہ تاخیر کا امکان رہے گا اور نقصان کا خدشہ ہے۔

جماعتی سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے نیا فارم گذشتہ تین ماہ سے چھپ چکا ہے اور مناسب تعداد میں ریجنل امراء کو بھجوایا جاچکا ہے تاکہ وہ اپنے ریجن کے صدران کو بھجوادیں۔ بعض جگہوں سے ابھی تک پرانے فارموں پر درخواستیں آرہی ہیں۔ تمام صدران کا فرض ہے کہ وہ درخواستیں صرف نئے فارم پر بھجوائیں اور اگر ان کے پاس نئے فارم نہ پہنچے ہوں تو اپنے ریجنل امیر صاحب سے طلب کریں۔

صدران سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ درخواست فارم پُر کرنے میں احباب جماعت کی رہنمائی کریں اور درخواست کو چیک کرنے کے بعد اپنے دستخطوں کے ساتھ یا تو خود ریجنل امیر صاحب کو بھجوائیں یا پھر درخواست دہندہ کو ہدایت کریں کہ وہ ریجنل امیر صاحب سے منظور کروانے کے بعد درخواست دفتر امور عامہ واقع ناصر باغ ارسال کریں۔ پرانے فارموں پر آنے والی درخواستیں یا نامکمل درخواستیں واپس بھجوادی جائیں گی۔

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سولہ سال سے کم عمر کے بچوں کے جرمنی آنے کے لئے کسی ویزا کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ان بچوں کے لئے جرمن ویزا یا سفر کے لئے ایجنٹوں کو کثیر رقم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں بعض ایجنٹ حضرات کے (جرمنی میں مقیم) نمائندے بڑی بڑی رقمیں وصول کر رہے ہیں۔ افراد جماعت کو چاہیئے کہ وہ خبردار رہیں اور کسی کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ نیز لین دین کرتے وقت قرآنی حکم کے مطابق تحریر لکھوالیا کریں اور اس تحریر پر گواہوں کے دستخط بھی کروالیا کریں۔

رمضان المبارک اور نمازوں کے اوقات

رمضان المبارک	تاریخ	سحری	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	افطاری	مغرب	عشاء
۱	۱۸ ؍ مارچ	۵—۵۴	۶—۳۴			۱۸—۳۴	۱۸—۴۵	۲۵—۵۵
۲	۱۹ 〃	۵—۵۲	۶—۳۲			۱۸—۳۶	۱۸—۴۲	۲۵—۵۲
۳	۲۵ 〃	۴—۵۹	۶—۲۹			۱۸—۳۷	۱۸—۴۳	۲۵—۵۳
۴	۲۱ 〃	۴—۵۷	۶—۲۷			۱۸—۳۹	۱۸—۴۵	۲۵—۵۵
۵	۲۲ 〃	۴—۵۵	۶—۲۵			۱۸—۴۵	۱۸—۴۶	۲۵—۵۶
۶	۲۳ 〃	۴—۵۳	۶—۲۳			۱۸—۴۲	۱۸—۴۸	۲۵—۵۸
۷	۲۴ 〃	۴—۵۱	۶—۲۱	۱۲-۳۵	۱۶-۵۵	۱۸—۴۴	۱۸—۵۵	۲۵—۱۵
۸	۲۵ 〃	۴—۴۹	۶—۱۹			۱۸—۴۵	۱۸—۵۱	۲۵—۱۱
۹	۲۶ 〃	۴—۴۶	۶—۱۶			۱۸—۴۷	۱۸—۵۳	۲۵—۱۳
۱۵	۲۷ 〃	۴—۴۴	۶—۱۴			۱۸—۴۸	۱۸—۵۴	۲۵—۱۴
۱۱	۲۸ 〃	۴—۴۲	۶—۱۲			۱۸—۵۵	۱۸—۵۶	۲۵—۱۶
۱۲	۲۹ 〃	۴—۴۵	۶—۱۵			۱۸—۵۲	۱۸—۵۸	۲۵—۱۸
۱۳	۳۵ 〃	۴—۳۸	۶—۸			۱۸—۵۳	۱۸—۵۹	۲۵—۱۹
۱۴	۳۱ 〃	۵—۳۵	۷—۵			۱۹—۵۵	۲۵—۵۱	۲۱—۲۱
۱۵	یکم اپریل	۵—۳۳	۷—۳			۱۹—۵۶	۲۵—۵۲	۲۱—۲۲
۱۶	۲ 〃	۵—۳۱	۷—۵۱			۱۹—۵۸	۲۵—۵۴	۲۱—
۱۷	۳ 〃	۵—۲۹	۶—۵۹			۱۹—۵۹	۲۵—۵۵	۲۱—
۱۸	۴ 〃	۵—۲۷	۶—۵۷			۲۵—۵۱	۲۵—۵۷	۲۱—
۱۹	۵ 〃	۵—۲۵	۶—۵۵			۲۵—۵۳	۲۵—۵۹	۲۱—
۲۰	۶ 〃	۵—۲۲	۶—۵۲			۲۵—۵۴	۲۵—۱۵	۲۱—
۲۱	۷ 〃	۵—۲۵	۶—۵۵			۲۵—۵۶	۲۵—۱۲	۲۱—
۲۲	۸ 〃	۵—۱۸	۶—۴۸	۱۳-۳۵	۱۷-۵۵	۲۵—۵۷	۲۵—۱۳	۲۱—
۲۳	۹ 〃	۵—۱۶	۶—۴۶			۲۵—۵۹	۲۵—۱۵	۲۱—
۲۴	۱۵ 〃	۵—۱۴	۶—۴۴			۲۵—۱۵	۲۵—۱۶	۲۱—
۲۵	۱۱ 〃	۵—۱۲	۶—۴۲			۲۵—۱۲	۲۵—۱۸	۲۲—
۲۶	۱۲ 〃	۵—۱۵	۶—۴۵			۲۵—۱۴	۲۵—۲۵	۲۱—
۲۷	۱۳ 〃	۵—۵۸	۶—۳۸			۲۵—۱۵	۲۵—۲۱	۲۱—
۲۸	۱۴ 〃	۵—۵۶	۶—۳۶			۲۵—۱۷	۲۵—۲۳	۲۱—
۲۹	۱۵ 〃	۵—۵۴	۶—۳۴			۲۵—۱۸	۲۵—۲۴	۲۱—

عیدالفطر انشاءاللہ ۱۶ ؍اپریل کو ہوگی

اوقاتِ نماز

یکم تا ۱۷ مارچ ۱۹۹۱ء

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱	۵-۵۰			۱۸-۱۲	۱۹-۳۲
۲	۵-۴۸			۱۸-۱۴	۱۹-۳۴
۳	۵-۴۶			۱۸-۱۶	۱۹-۳۶
۴	۵-۴۴			۱۸-۱۷	۱۹-۳۷
۵	۵-۴۲			۱۸-۱۹	۱۹-۳۹
۶	۵-۴۰			۱۸-۲۱	۱۹-۴۱
۷	۵-۳۸			۱۸-۲۲	۱۹-۴۲
۸	۵-۳۵	۱۳-۲۰	۱۶-۰۰	۱۸-۲۴	۱۹-۴۴
۹	۵-۳۳			۱۸-۲۶	۱۹-۴۶
۱۰	۵-۳۱			۱۸-۲۷	۱۹-۴۷
۱۱	۵-۲۹			۱۸-۲۹	۱۹-۴۹
۱۲	۵-۲۷			۱۸-۳۰	۱۹-۵۰
۱۳	۵-۲۵			۱۸-۳۲	۱۹-۵۲
۱۴	۵-۲۳			۱۸-۳۴	۱۹-۵۴
۱۵	۵-۲۰			۱۸-۳۵	۱۹-۵۵
۱۶	۵-۱۸			۱۸-۳۷	۱۹-۵۷
۱۷	۵-۱۶			۱۸-۳۸	۱۹-۵۸

مختلف شہروں کے اوقات میں فرق

شہروں کے نام	طلوعِ آفتاب	غروبِ آفتاب
BERLIN	-۲۲	-۱۸
BREMEN	-۳	+۳
AACHEN	۱۵	۱۱
BIELEFELD	-۱	-۲
DUISBURG	۷	۸
DÜSSELDORF	۷	۸
HAMBURG	-۸	-۲
HANNOVER	-۶	-۲
STUTTGART	-۱	-۳
MÜNCHEN	-۱۵	-۱۳
ESSEN	۶	۸
DORTMUND	۴	۶
MANNHEIM	۱	-
KÖLN	۶	۷
NÜRNBERG	-۹	-۱۵

(طاہر محمود ۔ سیکرٹری تعلیم)

بقیہ : اعلانات انصار اللہ

ہے کہ براہ کرم اپنی اپنی مجالس کا ریکارڈ جلد از جلد خاکسار کو بھجوائیں اور اس کے ساتھ ہی اپنی عاملہ کی گروپ فوٹو بھی ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ تمام عہدیداران مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے اس سال ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کا ٹارگٹ ۲۰۰ مقرر کیا گیا ہے جبکہ اس وقت تک یہاں کل خریداروں کی تعداد ۸۰ ہے۔ اس لئے براہِ کرم اس ٹارگٹ کو بڑھانے کی کوشش کریں اور جو دوست ماہنامہ کے خریدار بننے کے خواہشمند ہوں تو اپنے حلقے کے سیکرٹری مال سے ۲۰ مارک سالانہ کی رسید بنوا کر (اس کی فوٹو سٹیٹ) خاکسار کو بھجوائیں۔

(عبدالغفور بھٹی ۔ صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)

رپورٹ شعبہ مال مجالس ہائے انصار اللہ مغربی جرمنی

یکم جنوری ۹۰ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء

ریجن	سالانہ بجٹ	وصولی یکم جنوری تا دسمبر ۹۰ء	ماہنامہ انصار اللہ	بقایا قابل وصول
فرینکفرٹ سٹی	۱۰۰۹۷-۹۵	۵۶۷۵-۵۰	۸۵/-	۴۴۲۷-۴۵
فرینکفرٹ	۶۴۴۴-۹۵	۵۶۵۸-۶۷	۸۵/-	۷۶۶-۲۸
کولون	۸۹۹۱-۹۰	۷۱۳۲-۳۵	×	۱۸۵۹-۵۵
میونخ	۱۹۹۵-۰۵	۲۱۶۵-۳۰	×	EXEESS ۱۷۰-۲۵
سٹڈگارٹ	× ×	۵۶۸-۵۵	×	
برلن	۱۰۲۶-۶۵	۱۴۵۹-۰۰	×	× ×
ہمبرگ	۴۱۱۶-۹۸	{۱۲۳۵ ۱۴۴۹	۲۶۸۴-۴۵	۱۴۳۲-۵۳
	۳۲۶۵۳-۴۳	۲۵۳۳۸-۲۷	۱۶۵-۰۰	۹۵۵۳-۸۱

(قیادتِ مال انصار اللہ جرمنی)

قارئین کے خطوط

نئی مجلسِ ادارت اخبارِ احمدیہ قابلِ مبارک باد ہے کہ اُنہوں نے نہ صرف مصلح موعودؓ نمبر شائع کیا بلکہ اس خصوصی شمارہ کا یکم فروری کو ہی احباب کے ہاتھوں میں تھمانے کا انتظام بھی فرمایا۔ جمعہ کے روز جب اعلان ہوا کہ احباب اخبار ساتھ لیتے جائیں یہ بات کئی لوگوں کے لئے حیرانی کا باعث تھی۔ لیکن ایسا ہو جانا قابلِ تحسین ضرور ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم تنقید برائے اعتراض کریں تنقید برائے ترقی ہو تو زیادہ صحت مند تنقید ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کے ممبران کو احسن طور پر کام کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے۔

(محمد احمد انور - ایم اے)

اللہ تعالیٰ اخبار احمدیہ کی نئی انتظامیہ کو اُن کی ذمہ داریاں مبارک کرے۔ ماشاء اللہ اٹھان اور انتخابِ مضامین و مقالہ خصوصی دلچسپ ہے۔ ایک تبدیلی تو بالکل ظاہر ہے کہ ایک ماہ میں دو رسالے موصول ہوئے ہیں۔

(عبد الحق - صدر جماعت PRÜM)

ادارہ کی ذاتی توجہ سے حضرت مولوی عطاء محمد صاحب کے حالات اخبارِ احمدیہ کے شمارہ فروری میں چھپ گئے اور میری دیرینہ آرزو تکمیل کو پہنچی۔ میں اس سلسلہ میں آپ سب کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے مضمون کو اس عمدگی سے سنوارا کہ میری تحریر خوبصورت سانچے میں ڈھل گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجرِ عظیم دے (آمین)

(نسیم احمد طاہر - CRUMSTADT)

آپ کی خدمت میں جماعت بوخم کی طرف سے تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ آپ اخبارِ احمدیہ جرمنی کے کسی شمارہ میں اطفال، خدام، انصار، ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کے عہد شائع فرما دیں۔

(انشاء اللہ ماہ اپریل کے شمارہ میں شائع کر دیئے جائیں گے)

(ادارہ)

(ملک لطیف خالد - صدر جماعت BOCHUM)

فروری کا شمارہ ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔ بہت ہی پیارا اخبار تھا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مزید آپ سب کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ اس اخبار کو پندرہ روزہ اخبار بنا دیں۔

(رانا سعید احمد خان)

ضروری اعلان

یقیناً جماعت احمدیہ جرمنی کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے آقا جماعت احمدیہ جرمنی کی قربانیوں اور خصوصاً مالی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش فرماتے رہتے ہیں جو کہ ہمیں مزید قربانیاں کرنے اور ہمارے استقامت کے جذبہ کو ابھارنے کا باعث ہوتا ہے الحمد للہ۔ جماعت جرمنی کے نیشنل سیکریٹری مال کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ جماعت کے حساب کتاب کو مرکز کی ہدایت کے مطابق رکھا جائے جس کے لئے سیکریٹریانِ مال کے علاوہ مختلف ریجنز میں آڈیٹر بھی مقرر کئے گئے ہیں اور جن کی راہنمائی کے لئے تحریری ہدایات کے علاوہ بونامس سینٹر میں میٹنگز کر کے احباب کی راہنمائی اور ساتھ پھر ان کی مشکلات کو دور کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ خاکسار کو تمام منظور شدہ آڈیٹرز (مقامی و ریجنل) جماعت کے نام اور پتہ جات درکار ہیں تا اِن سے رابطہ رہے اور مرکز اور نیشنل سیکریٹری مال کا شعبہ باحسن طریق پر خدمات بجا لا سکے۔

مہربانی فرما کر تمام صدر صاحبان بشمولیت ذیلی تنظیمات اپنے آڈیٹر کے پتہ جات سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اگر آڈیٹر مقرر نہیں تو مقرر فرما کر مرکز سے منظوری حاصل فرمالیں۔ جزاکم اللہ۔

خاکسار محمد احمد انور

نیشنل آڈیٹر جماعت جرمنی

LANGERKORNWEG ۲۴/۱ ۶۰۹۲ KELSTEBACH

GERMANY ۰۶۱۰۷/۴۲۴۲۸

اعلان

خاکسار ”قرآنِ کریم اور تسخیرِ کائنات“ کے عنوان کے تحت مواد جمع کر رہا ہے۔ قارئین اخبار احمدیہ سے استدعا ہے کہ اگر ان کی نظر سے اس موضوع پر کوئی کتاب، رسالہ یا مسودہ گزرا ہو تو اس سے خاکسار کو آگاہ فرمائیں۔

مرزا عبد الحق

GERBERWEG-۴ ۵۵۴۰ PRÜM

اعلانِ ولادت

برادرم مکرم سلیم احمد طور سیکریٹری مال ہمبرگ ریجن کے چھوٹے بھائی مکرم بشارت احمد طور کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے بچے کا نام وجاہت احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ سلسلہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سُدھر گئے

حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

یارو مسیح پاکؑ کہ تھی جن کی انتظار — رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آکے چلے بھی گئے وہ آہ — ایام سعد اُن کے بسرعت گزر گئے
آمد تھی ان کی یا کہ خدا کا نزول تھا — صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے
وہ پیڑ ہو رہے تھے جو مدت سے چوبِ خشک — پڑتے ہی ایک چھینٹا دلہن سے نکھر گئے
پل بھر میں میل سینکڑوں برسوں کی ڈھل گئی — صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سدھر گئے
پُر کر گئے فلاح سے جھولی مُراد کی — دامانِ آرزو کو سعادت سے بھر گئے
پر تم یونہی پڑے رہے غفلت میں خواب کی — دیکھا نہ آنکھ کھول کے ساتھی کدھر گئے
صد حیف ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا — واحسرتا! کہ جیتے ہی جی تم تو مر گئے

سونگھی نہ بوئے خوش نہ ہوئی دیدِ گُل نصیب
افسوس دن بہار کے یونہی گزر گئے

(کلامِ محمود)

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اور دلکش منظوم کلام

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا — گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا — میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا — میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر — کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی — میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اَب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم — کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند — ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt/M.
Tel. (069) 68 14 85 · Fax (069) 68 65 04 · Telex 41 61 87 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.